بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

آسان
فارسی قواعد

مرتب

قاری غلام ربانی قاسمی

ناشر

دار العلوم سبیل السلام، حیدر آباد

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

29/03/08
۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
سنیچر

آسان فارسی قواعد

مرتب

قاری غلام ربانی قاسمی

ناشر

دار العلوم سبیل السلام، حیدر آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	: **آسان فارسی قواعد**
نام مرتب	: **قاری غلام ربانی قاسمی**
کمپیوٹر کتابت	: محمد احسان اللہ سبیلی
ناشر	: دارالعلوم سبیل السلام، حیدآباد
سن طباعت	:ربیع الاول ۱۴۲۹ھ۔مطابق مارچ ۲۰۰۸ء
تعداد اشاعت	: ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	: 40/=

ملنے کے پتے :

☆ دارالعلوم سبیل السلام، صلالہ بارکس، پوسٹ بالاپور، حیدرآباد۔500005(اے۔پی)
فون:24440450 موبائل 9959897486 ,9247316449

☆ لائبریری مسجد عامرہ، عابڈس، حیدرآباد(اے۔پی)فون نمبر23203668

☆ ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدرآباد،(اے۔پی)24523011

☆ سنابل بک ڈپو۔نزد فائر اسٹیشن مغلپورہ، حیدرآباد(اے۔پی)9347024207

☆ مکتبہ امارت شرعیہ، پوست: پھلواری شریف، پٹنہ(بہار) 801505

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	پیش لفظ	۵
۲	کلمات تبریک	۶
۳	اظہار حقیقت	۷
۴	تقریظ	۸
۵	عرض مؤلف	۹_۱۱
۶	ضروری اصطلاحات	۱۲_۱۳
۷	علم صرف کی تعریف	۱۴
۸	علم صرف کا موضوع	۱۴
۹	علم صرف کی غرض وغایت	۱۴
۱۰	کلمہ کی تعریف	۱۴
۱۱	اسم، فعل، حرف	۱۴
۱۲	زمانہ ماضی، حال، مستقبل	۱۵
۱۳	مصدر و مصدر کے اقسام	۱۵
۱۴	واحد اور جمع	۱۶
۱۵	فعل کے اقسام	۱۷
۱۶	افعال بنانے کے قاعدے	۱۹
۱۷	مثبت، منفی	۲۳
۱۸	ب کے پڑھنے کا طریقہ	۲۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹	فعل منفی و نہی میں فرق	۲۴
۲۰	فعل مضارع کے اقسام	۲۴
۲۱	فعل امر کے اقسام	۲۵
۲۲	فعل نہی کے اقسام	۲۶
۲۳	ایک فعل کا استعمال دوسرے فعل کے معنی میں	۲۶
۲۴	افعال معاون	۲۸
۲۵	افعال ناقصہ	۳۰
۲۶	افعال تامہ	۳۰
۲۷	فعل لازم و متعدی	۳۱
۲۸	طریقۂ تعدیہ	۳۱
۲۹	معروف و مجہول	۳۶
۳۰	صرف کبیر مجہول	۳۶
۳۱	صرف صغیر	۳۸
۳۲	اسم مشتق	۵۷
۳۳	حاصل مصدر	۵۷
۳۴	اسم فاعل	۵۹
۳۵	فاعل اور اسم فاعل میں فرق	۶۰
۳۶	اسم مفعول	۶۱
۳۷	مفعول اور اسم مفعول میں فرق	۶۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸	اسم حال	۶۲
۳۹	اسم آلہ	۶۲
۴۰	حاصل مصدر اسم فاعل قیاسی و سماعی مع مصادر	۶۳
۴۱	اسم مفعول مع مصادر	۷۷
۴۲	اسم حال مع مصادر	۷۸
۴۳	اسم آلہ مع مصادر	۷۹
۴۴	مصادر مرکبہ	۸۰
۴۵	علم نحو کی تعریف	۸۴
۴۶	علم نحو کا موضوع	۸۴
۴۷	علم نحو کی غرض وغایت	۸۴
۴۸	اسم جامد	۸۴
۴۹	معرفہ، نکرہ	۸۴
۵۰	معرفہ کے اقسام	۸۴
۵۱	علم ، ضمیر	۸۴_۸۵
۵۲	اسم اشارہ، اسم موصول	۸۶_۸۷
۵۳	معہود، مضاف، منادیٰ	۸۷
۵۴	نکرہ کے اقسام	۸۸
۵۵	اسم مصغر، اسم مکبر	۸۸
۵۶	اسم صوت، اسم کنایہ	۸۸
۵۷	اسم جمع، اسم منسوب، اسم عدد	۸۸
۵۸	گنتی فارسی	۸۹
۵۹	اسم ذات، اسم صفت	۹۰
۶۰	صفت مشبہ، اسم تفضیل	۹۰
۶۱	مفرد و مرکب	۹۱
۶۲	مرکب اضافی	۹۱
۶۳	مرکب توصیفی	۹۳
۶۴	مرکب امتزاجی	۹۴
۶۵	مرکب غیر امتزاجی	۹۴
۶۶	مرکب غیر امتزاجی کے اقسام	۹۴
۶۷	مرکب مفید	۹۶
۶۸	مفعول مالم یسم فاعلہ	۹۶
۶۹	مفعول کے اقسام	۹۷
۷۰	جملہ کے اقسام	۹۸
۷۱	جملہ انشائیہ کے اقسام	۹۸
۷۲	ترکیبوں کا بیان	۹۹
۷۳	حروف کا بیان	۱۰۵
۷۴	حروف معنوی مفردہ	۱۰۵
۷۵	حروف معنوی مرکبہ	۱۱۳
۷۶	حروف معنوی مرکبہ کے اقسام	۱۱۸
۷۷	حروف ابجد	۱۲۳
۷۸	خاتمہ	۱۲۴
۷۹	آسان فارسی قواعد ایک نظر میں	۱۲۶

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہ واصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

حضرت مولانا حافظ سید ارشد مدنی مدظلہ العالی

ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند وصدر جمعیۃ العلماء ہند

اسلام کے بنیادی علوم عربی زبان میں ہیں، قرآن کریم علوم اسلامیہ کا سرچشمہ ہے، جس کی تفسیر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور اپنی زبان مبارک سے ان معانی کو واضح فرمایا جن کو جبرئیل لے کر آئے تھے، کیونکہ قرآن صرف الفاظ ہی کا نام نہیں ہے بلکہ علمائے امت نے قرآن کی تعریف ''ھو النظم والمعنی جمیعا'' سے فرمائی ہے۔ — ترجمہ

دوسرے دور میں بربناء ضرورت، علماء نے علوم اسلامیہ کو اور زبانوں کے ساتھ ساتھ فارسی زبان میں منتقل کیا اور بہت بڑا ذخیرہ تمام اسلامی علوم کا فارسی زبان میں جمع کر دیا، بڑے بڑے کتب خانے آج بھی فارسی زبان میں اسلامی علوم کی کتابوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

ہمارے ملک میں مغلیہ حکومت کے زمانہ میں بالخصوص فارسی زبان کا بڑا زور رہا، اس کے بعد بھی زبان زندہ رہی لیکن بیس پچیس سال سے شدید اضمحلال پیدا ہوا، یہاں تک کہ موجودہ دور میں تو گویا کہ فقدان ہوگیا، اب نہ کوئی قابل قدر پڑھانے والا ملتا ہے اور نہ پڑھنے والے چونکہ اردو زبان چند زبانوں کا مجموعہ ہے ان میں فارسی تعبیرات اور کلمات کا بڑا عنصر ہے اس لئے، اور اس لئے بھی کہ مدارس اسلامیہ میں پڑھائی جانے والی نحو وصرف کی بڑی قابل قدر کتابیں فارسی زبان میں ہیں، اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ فارسی زبان کو پھر سے زندہ کیا جائے۔

اسی بات کے پیش نظر مولانا قاری غلام ربانی قاسمی نے اس کتاب کو مرتب فرمایا، یہ

کتاب آمد نامہ، تیسر المبتدی، مصدر فیوض، مفتاح القواعد، احسن القواعد اور مختلف کتابوں کی ضرورت کو پورا کرنیوالی ہے۔ اس لئے اللہ کی ذات سے توقع ہے کہ یہ کتاب مقبول ہوگی اور مدارس اسلامیہ کی توجہ کا مرکز بنے گی۔ انشاء اللہ۔ والسلام

سید ارشد مدنی

۲۱/۸/۱۴۲۸ھ ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند وصدر جمعیۃ العلماء ہند

کلمات تبریک

صدر المحدثین زین المحققین حضرت مولانا زین العابدین الاعظمی دامت برکاتہم

صدر شعبہ تخصص فی الحدیث، مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور (یوپی)

الحمد للہ جناب قاری غلام ربانی قاسمی صاحب کی کتاب ''آسان فارسی قواعد'' کا مسودہ میں نے سرسری نظر سے دیکھا اس میں قواعد فارسی کی دونوں قسموں ''صرف'' و ''نحو'' کو جمع کر دیا گیا ہے صرف کا حصہ (۷۳) صفحات میں پھیلا ہوا ہے اور نحو کا حصہ (۴۴) صفحات سے کچھ زائد پر مشتمل ہے آخر میں سب کا خلاصہ دو صفحات میں انتہائی اختصار کے ساتھ مرقوم ہے اس کا عنوان ہے ''آسان فارسی قواعد ایک نظر میں''

کتاب بہت مفید ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ طالبان علوم کو نفع پہونچے اور مصنف جناب قاری غلام ربانی قاسمی صاحب کو جزائے خیر عطا ہو۔ آمین

والسلام

زین العابدین الاعظمی

شعبہ تخصص فی الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۳/۳/۱۴۲۸ھ

۲/اپریل ۲۰۰۷ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اظہار حقیقت

حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب مدظلہ العالی

امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف پٹنہ (بہار)

محترم جناب مولانا قاری غلام ربانی صاحب ایک طویل عرصہ سے فارسی درس و تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں وہ دارالعلوم سبیل السلام کی بنیاد کے وقت سے ہی مولانا محمد رضوان القاسمی رحمہ اللہ کے رفیق رہے اور دارالعلوم سبیل السلام ہی میں ابتداء سے اپنے ذمہ فارسی کا درس رکھا۔

~~انہوں کو~~ طویل تجربات اور زمانہ کے بدلتے حالات نیز طلبہ کی عدم توجہی و سہل پسندی، خاص طور پر اس زمانہ میں فارسی کے ساتھ جو بے اعتنائی برتی جارہی ہے، ان سارے حالات نے انہیں، فارسی کے سلسلے میں کہ وہ کس طرح زندہ وسلامت رہ سکے غور کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ اپنے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ''آسان فارسی قواعد'' کے نام سے کتاب مرتب کردی، موصوف نے فارسی قواعد کا حتی الوسع احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے یہ کوشش کامیاب ہے البتہ اگر اجزاء قواعد کے لئے کچھ مشقیں بھی دی ہوتیں تو زیادہ مفید بن سکتی تھی۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا اضافہ کردیا جائے گا۔ میں نے جگہ جگہ نظر ڈالی بہت ہی سہل وآسان زبان میں کتاب مرتب کی گئی ہے ابتدائی طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے، اللہ تعالیٰ مرتب کو جزاء خیر دے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

والسلام

سید نظام الدین
امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ

۱۷/۶/۱۴۲۸ھ
۳/۷/۲۰۰۷ء

تقریظ

حضرت محترم مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد (اے۔پی)

جامعہ دارالعلوم سبیل السلام کے مؤقر اور بزرگ استاد جناب مولانا قاری وحافظ غلام ربانی قاسمی صاحب زید مجدہ کا مرتب کردہ یہ رسالہ میں نے بغور اور ایک ایک حرف بالاستیعاب پڑھا، ماشاءاللہ، بقدر ضرورت تمام قواعد کا احاطہ ہوگیا ہے، زبان وبیان سہل اور دلنشیں ہے۔

فی زمانہ فارسی سے غفلت اور بے اعتنائی برتی جارہی ہے، جبکہ فارسی قواعد وادب کی جانکاری اردو سے کمال واقفیت کی اساس ہے، جولوگ فارسی وعربی (صرف ونحو) کے قواعد سے آشنا نہیں ہوتے ان کے لئے اردو میں مستعمل ترکیبیں، اشتقاق اور تلفظ خاصا مشکل رہتا ہے۔ اسلئے فارسی کی تعلیم کونظر انداز کردینا قطعی نامناسب ہے۔

زمانہ تغیر پذیر ہے اور ضرورت ایجاد کی ماں ہے، نہ تغیر میں ٹھہراؤ ہے اور نہ اس کے تقاضوں میں کسی حد پر جماؤ ہے، سہل پسندی کے زمانہ میں طلبہ کی طبیعتوں میں بھی سہل پسندی غالب ہورہی ہے، اس لئے ضروری تھا کہ نوآموز طلبہ کی سہل پسندی کو پیش نظر رکھ کر آسان اردو میں بقدر ضرورت تمام ضروری قواعد کو ترتیب دیا جائے، تاکہ طلبہ جلد تر ضبط پر قدرت پاسکیں، امید ہے کہ طلبۂ عزیز اب فارسی کو مشکل نہیں سمجھیں گے اور فارسی زبان سیکھنے کے لئے اپنے دل میں رغبت پائیں گے۔

قاری صاحب کی یہ کتاب بجا طور پر مستحق ہے کہ اسے ابتدائی جماعتوں میں فارسی کے طلبہ کو پڑھائی جائے، میں مکرم مؤلف اور ناشر کو قلبی تبریک وتحسین پیش کرتا ہوں۔

والسلام

محمد مصطفیٰ مفتاحی

۲۰/شعبان/۱۴۲۷ھ

۱۴/ستمبر/۲۰۰۶ء

عرض مؤلف

فارسی زبان کی اہمیت وضرورت:

فارسی زبان، فارس یعنی ہمارے ہمسایہ ملک ایران، افغانستان اور اس سے متصل بعض علاقوں کی زبان ہے، جلال الدین رومی اور ان کی مثنوی، شیخ سعدی شیرازی اور ان کی گلستاں و بوستاں، حافظ شیرازی اور ان کی دیوان حافظ، عمر خیام اور ان کی رباعی، فخر طب بوعلی سینا اور ان کی قانون جیسی مایۂ ناز کتابوں کی زبان ہے، جن کی دنیا میں کبھی دھوم تھی اور جن کا دنیا کی تمام اہم زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور جو صدیوں سے ہندو پاک کے مدارس میں پڑھی اور پڑھائی جاتی رہی ہیں۔

اس کے علاوہ غزنوی، غوری، خلجی، تغلق، لودھی، سوری اور مغل حکمرانوں کی زبان رہی ہے، اردو کی پیدائش اور انگریزی کی آمد سے قبل تک ہندوستان پر حکومت کرنیوالی زبان تھی یہی وجہ ہے کہ ۱۷۸۰ء میں ہندوستان کی سب سے پہلی یونیورسٹی جو انگریز کے ابتدائی دور حکمرانی میں کلکتہ میں قائم ہوئی اس یونیورسٹی کی زبان فارسی زبان ہی تھی (ذریعہ تعلیم) اور آج بھی ہندو پاک کے تمام دینی مدارس، سرکاری اسکولوں، کالجوں اور یونیورسیٹیوں میں فارسی زبان پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انگریزی زبان کے عروج سے قبل تک عربی زبان کے بعد فارسی زبان کو ساری دنیا میں دوسرا مقام حاصل تھا اور آج بھی یہ زبان زندہ ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ زندہ رہے گی۔

فارسی اور اردو :

اردو زبان کا فارسی زبان سے جو چولی دامن کا رشتہ ہے وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہے، اردو زبان کا رسم الخط، فارسی زبان ہی کا رسم الخط ہے، اردو زبان کا جمال وکمال فارسی زبان ہی کی دَین ہے، یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فارسی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں وہ اردو زبان میں درجۂ کمال حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں اس لئے اہل اردو کے لئے فارسی زبان کا پڑھنا اور پڑھانا لازم اور ضروری ہے۔

تقریباً ۳۵/ سال قبل کی بات ہے کہ مخلص محترم حضرت مولانا محمد رضوان القاسمی علیہ الرحمۃ نے جب دارالعلوم سبیل السلام کے قیام کا پروگرام بنایا تو اس علمی قافلہ میں ابتداء ہی سے مجھے شریک سفر بنالیا اور سبیل السلام میں جب فارسی کے درجات قائم ہوئے تو فارسی کے اسباق مجھے تفویض کئے گئے، یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

اس طویل عرصہ کی تدریس کے دوران، میں نے شدت سے محسوس کیا کہ فارسی صرف ونحو کی جو کتابیں بازار میں دستیاب ہیں وہ طلبہ کی ضرورت واستعداد کے اعتبار سے ناکافی ہیں، اس لئے میں نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود پیش نظر کتاب مرتب کی۔ جو تین بابوں، چھ فصلوں اور خاتمہ پر مشتمل ہے پہلا باب میں مصادر، افعال اور اسمائے مشتقات کا بیان ہے، دوسرا باب میں اسم جامد، اس کے اقسام، مفرد، مرکب اور ترکیبوں کا بیان ہے، تیسرا باب میں حروف، اس کے معانی، اس کے اقسام اور خاتمہ کا بیان ہے۔

دوران ترتیب علم اور جملہ انشائیہ کی تقسیم کو بندہ نے جامع نہیں پایا اس لئے علم کی پانچ قسموں کو چھ قسمیں اور انشائیہ کی نو قسموں کو دس قسمیں کر دیا تا کہ دونوں تقسیم جامع ہو جائے۔ اور اسم مشتق کی تقسیم کو مانع نہیں پایا اس لئے اسم ظرف اور اسم تفضیل کو اسم مشتق سے خارج کر کے اسم مشتق کی پانچ ہی قسموں کو بیان کیا کیونکہ اسم ظرف اور اسم تفضیل عربی میں تو اسم مشتق ہیں لیکن فارسی میں یہ دونوں اسم مشتق نہیں اسم جامد ہیں۔ فارسی قواعد کی کتابوں میں جمع بنانے کے قاعدے انتہائی الجھے ہوئے ہیں اس کو بہت حد تک سلجھا کر بیان کیا ہے، اور مصادر مفردہ کے علاوہ مصادر مرکبہ کو بھی بیان کر دیا ہے اور مشکل مقامات اور مشکل مثالوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے تا کہ پڑھنے اور پڑھانے میں آسانی ہو۔

ترتیب کے بعد طلبہ کو اسی کتاب سے اسباق دیئے، جس کا خوشگوار نتیجہ سامنے آیا۔ اب یہ کتاب شائع کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ طلبہ کی ضرورتوں کے لئے کافی ہوگی، اور ان کو صاحب استعداد بنانے میں معاون ثابت ہوگی، جن کتابوں سے میں نے استفادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے مصنفین کے مراتب بلند فرمائے۔

مدرسہ شاہی مرادآباد میں فارسی کے میرے استاد حضرت مولانا مستحسن الدین علیہ الرحمہ تھے جو شفیق اور تجربہ کار مربی تھے، میں نے فارسی کی کتابیں انہی سے پڑھی ہیں، اس کتاب کی ترتیب میں بلاشبہ ان کا فیضان کارفرما ہے، رب کارساز اپنی شان کریمی کے مطابق ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ فرمائے۔

دارالعلوم سبیل السلام کے قابلِ احترام شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحی مدظلہ کا ممنون ومشکور ہوں کہ ہر قدم پر مفید رہنمائی اور مکمل دستگیری فرمائی، برادرِ عزیز مولانا محمد احسان اللہ سبیلی سلمہ کو بھی اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ کمپوزنگ کی عرق ریزی اور جانکاہی اٹھائی۔

رب رحیم وقدیر کی بارگاہ عالی میں اخلاص وتضرع کے ساتھ دست بدعاء ہوں کہ وہ دارالعلوم سبیل السلام کو ہمیشہ چشم بد اور تمام شرور وفتن سے اپنی پناہ میں رکھے اور قیامت تک جملہ علوم وفنون میں اس کی فیاضی اور فیض رسانی جاری رکھے۔

نیز محبِّ محترم حضرت مولانا محمد رضوان القاسمی علیہ الرحمہ بانی وسابق ناظم دارالعلوم سبیل السلام کو کروٹ کروٹ جنت ارزانی فرمائے کہ انہوں نے جب ایک عظیم درسگاہ کی شکل میں علم وہدایت کا چراغ روشن کرنے، دین وملت اور علم وفن کی سلیقہ سے خدمت واشاعت کرنے کی عملی اور کامیاب راہ دکھانے اور اس پر چلنے کا منصوبہ بنایا تو شروع ہی میں مجھے وابستہ کرلیا۔

ع ایں دعاء از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام

قاری غلام ربانی قاسمی

۲۵/شوال/ ۱۴۲۷ھ

۱۸/ نومبر/ ۲۰۰۶ء

بِسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین

ضروری اصطلاحات

حرکات----- حرکت کی جمع ہے، حرکت زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں۔ زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں۔

متحرک----- جس حرف پر زبر، زیر، پیش ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔

مفتوح ----- جس حرف پر زبر ہو اس کو مفتوح کہتے ہیں۔

مضموم ----- جس حرف پر پیش ہو اس کو مضموم کہتے ہیں۔

مکسور ------ جس حرف کے نیچے زیر ہو اس کو مکسور کہتے ہیں۔

سکون------ کسی حرف پر حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں۔ اور سکون کی علامت (ْ) کو جزم کہتے ہیں۔

ساکن ------ جس حرف پر حرکت نہ ہو اس حرف کو ساکن کہتے ہیں۔

تشدید------ ایک حرف کو دو مرتبہ پڑھنے کی علامت (ّ) کو تشدید کہتے ہیں۔

مشدد------- جس حرف کو دو مرتبہ پڑھا جائے اس کو مُشَدَّد کہتے ہیں۔

الف مقصورہ ــ جس الف پر مد نہ ہو اس کو الف مقصورہ کہتے ہیں جیسے اگر میں الف مقصورہ ہے۔

الف ممدودہ ــ جس الف پر مد ہو اس کو الف ممدودہ کہتے ہیں جیسے آمد میں الف ممدودہ ہے۔

تعریف ــــــ وہ بات جس سے کسی چیز یا علم کی پہچان حاصل ہو۔

موضوع ــــــ جس چیز سے کسی علم میں بحث کی جائے۔ جیسے علم صرف کا موضوع کلمہ اور علم طِب کا موضوع انسان کا بدن ہے۔

غرض وغایت۔ وہ مقصد جس کے لئے کوئی چیز حاصل کی جائے۔

محاورات ــــــ محاورہ کی جمع ہے اور محاورہ کہتے ہیں بول چال کی زبان کو اور اُن مخصوص معانی کو جو بول چال میں لغوی معنی سے ہٹ کر مراد لئے جاتے ہیں، جیسے: فارسی میں آب آب شدن ایک محاورہ ہے اور اس کا لغوی معنٰی ہے پانی پانی ہونا اور محاورہ میں معنٰی ہے شرمندہ ہونا۔

اصطلاحات۔ اصطلاح کی جمع ہے اور اصطلاح کہتے ہیں کسی لفظ کا اصلی معنٰی کے علاوہ دوسرا معنٰی مقرر کرنا، جیسے حرکت کے لغوی معنٰی ہلنے کے ہیں اور اصطلاح میں زبر، زیر اور پیش کو حرکت کہتے ہیں۔

لغات ــــــ جمع ہے لغت کی۔ لغت سے مراد زبان ہے، کسی بھی زبان کے الفاظ کے اصلی معانی کو لغوی معنٰی کہتے ہیں، ہر زبان میں اصلی معانی بتانے کے لئے کتابیں مرتب ہوئی ہیں، ان کتابوں کو لغت کی کتاب کہتے ہیں، اردو میں جامع اللغات، فیروز اللغات اور فارسی میں فرہنگ عامرہ، لغات کشوری، لغات کی مشہور کتابیں ہیں، عربی میں مصباح اللغات ایک مشہور متداول کتاب ہے۔

☆☆☆

پہلا باب صَرف فارسی کے بیان میں

علم صرف کی تعریف۔ صرف کے لغوی معنی الٹنے اور پھیرنے کے ہیں اور اصطلاح میں اس علم کو کہتے ہیں جس سے افعال کی گردان، صیغوں اور اسمائے مشتقات کی پہچان حاصل ہو۔

علم صرف کا موضوع۔ علم صرف کا موضوع کلمہ ہے۔

علم صرف کی غرض و غایت۔ علم صرف کی غرض و غایت الفاظ کو صحیح طور سے پہچاننا ہے۔

فصل اوّل

کلمہ اور اس کے اقسام کے بیان میں

کلمہ کی تعریف۔ کلمہ وہ لفظ ہے جو معنی دار ہو جیسے زید، مسجد، مدرسہ اور بے معنٰی لفظ کو مہمل کہتے ہیں، مہمل کے معنی بیکار، جیسے کتاب اتاب میں، اتاب مہمل لفظ ہے

کلمہ کے اقسام۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں، اسم، فعل، حرف

اسم ــــــــ وہ کلمہ ہے جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے کتاب، قلم، دوات، الہ آباد، احمد آباد، حیدر آباد وغیرہ۔

فعل ــــــــ وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آئے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے، فعل کا جو معنی ہوتا ہے وہ کوئی نہ کوئی کام ہی ہوتا ہے، جیسے خواند (اس نے پڑھا) نوشت (اس نے لکھا) آمد (وہ آیا)۔

حرف ــــــ وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے در (میں) از (سے) تا (تک)۔

زمانہ ــــــ زمانہ وقت کو کہتے ہیں اور وقت کی تین قسمیں ہیں، ماضی، حال اور مُستَقبِل۔

زمانہ ماضی ــــ گذرا ہوا زمانہ جیسے نوشتہ بودم (میں نے لکھا تھا) اس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے۔

زمانہ حال ــــ موجودہ زمانہ جیسے می نویسم (میں لکھتا ہوں) اس میں موجودہ زمانہ پایا جاتا ہے۔

زمانہ مستقبل ــــ آنے والا زمانہ جیسے خواہم نوشت (میں لکھوں گا) اس میں آنے والا زمانہ پایا جاتا ہے، زمانہ مستقبل کو زمانۂ استقبال بھی کہا جاتا ہے۔

اسم کے اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

مصدر ــــ وہ اسم ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اور وہ خود کسی لفظ سے نہ نکلا ہو، مگر اس سے فعل نکلتے ہوں، جیسے آمدن، رفتن، کردن۔

فارسی میں مصدر کی علامت (دن) یا (تن) ہے جو مصدر کے اخیر میں آتا ہے جیسے خواندن، گفتن اور اردو میں (نا) جیسے آنا، جانا، کرنا وغیرہ۔

تنبیہ۔ گردن، بدن، خُتن اور رفتن میں دن اور تن ہے، لیکن اس میں کسی کام کا ہونا یا کرنا نہیں پایا جاتا اس لئے یہ الفاظ مصدر نہیں ہیں۔

مصدر کے اقسام ــــ مصدر کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) مصدر اصلی، (۲) مصدر جعلی، (۳) مصدر متصرف، (۴) مصدر مقتضب (۵) مصدر مفرد، (۶) مصدر مرکب،

۱۔مصدر اصلی ۔ وہ مصدر ہے جو ابتداء ہی سے مصدر ہو، جیسے دیدن، رفتن، کردن۔

۲۔مصدر جعلی ۔ وہ مصدر ہے جو کسی دوسری زبان کے لفظ کو فارسی کے مصدر کی علامت (دَن) یا (تَن) کے ساتھ ملا کر بنایا جائے، جیسے طلب سے طلبیدن (مانگنا)

۳۔مصدر مُتَصَرِّف ۔ وہ مصدر ہے جس سے افعال کی تمام گردانیں آتی ہوں، جیسے گفتن، خواندن، کردن۔

۴۔مصدر مُقتَضِب ۔ وہ مصدر ہے جس سے افعال کی تمام گردانیں نہ آتی ہوں، جیسے آختن، آغشتن، افراشتن۔

۵۔مصدر مفرد ۔ وہ مصدر ہے جو تنہا ہو یعنی اس پر کوئی حرف یا اسم نہ بڑھایا گیا ہو، جیسے رفتن، کردن، دیدن۔

۶۔مصدر مرکب ۔ وہ مصدر ہے جو کسی مصدر مفرد پر کوئی اسم یا حرف بڑھا کر بنایا جائے، جیسے خط کشیدن (مٹانا)، برآمدن (نکلنا)، درآمدن (اندر آنا)۔

واحد اور جمع

واحد ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس سے ایک چیز سمجھ میں آئے جیسے مرد، درخت اور جمع ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس سے ایک سے زیادہ چیز سمجھ میں آئے۔ جیسے مرداں، درختاں، درختہا۔

جمع بنانے کے قاعدوں کا بیان

قاعدہ نمبر ۱۔ اسم مفرد ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول، ذی روح ہو یا غیر ذی روح، ہر ایک کے آخر میں (ان) بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے جیسے مرد سے مرداں، زن سے زناں، شیر سے شیراں، درخت سے درختاں،

قاعدہ نمبر ۲۔ اسم مفرد ذوی العقول کا آخری حرف الف یا واو ہو تو ''ی'' زیادہ کر کے ''ان'' بڑھائیں گے جیسے دانا سے دانایاں، خوب رو سے خوب رویاں۔

قاعدہ نمبر۳ــ اسم مفرد ذوی العقول کا آخری حرف ہائے ہوز مختفی ''ہ'' ہوتو ''ہ'' کو گاف سے بدل کر الف نون بڑھائیں گے جیسے بچہ سے بچگاں، خفتہ سے خفتگاں، رفتہ سے رفتگاں۔

قاعدہ نمبر۴ــ اسم مفرد غیر ذوی العقول کا آخری حرف ہائے ہوز مختفی ''ہ'' ہوتو ''ہ'' کے بعد الف بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے جیسے نامہ سے نامہا، خامہ سے خامہا، جامہ سے جامہا اور کبھی جات بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے جیسے نوشتہ سے نوشتہ جات، کارخانہ سے کارخانہ جات پروانہ سے پروانہ جات۔

قاعدہ نمبر۵ــ اسم مفرد غیر ذوی العقول ذی روح ہو یا غیر ذی روح اس کے آخر میں ''ہا'' بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے جیسے اسپ سے اسپہا، جنگ سے جنگہا، سنگ سے سنگہا، ثنا سے ثناہا، بو سے بوہا۔

قاعدہ نمبر۶ــ عربی قاعدے کے مطابق اسم مفرد غیر ذوی العقول کے آخر میں ''ات'' بڑھانے سے بھی جمع بن جاتی ہے جیسے نوازش سے نوازشات، خواہش سے خواہشات، دستور سے دستورات اور کبھی ''ین'' بڑھانے سے جیسے فرمان سے فرامین۔

قاعدہ نمبر۷ــ کبھی کبھی فارسی میں بھی لفظ واحد کی جمع عربی جمع ''افعال'' کے وزن پر آتی ہے جیسے توپ کی جمع اتواپ۔

فعل فاعل اور مفعول

فعل ۔ کام کو کہتے ہیں، **فاعل**ــ کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ **مفعول** ــ جس پر کام واقع ہو جیسے احمد قرآن خواند میں، خواند فعل ہے احمد فاعل اور قرآن مفعول۔

فعل کے اقسام ــــــ فعل کی چھ قسمیں ہیں۔(۱) ماضی، (۲) مضارع، (۳) حال، (۴) مستقبل، (۵) امر، (۶) نہی۔

فعل ماضی ــ اس فعل کو کہتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کوئی کام گذرے ہوئے زمانہ میں ہوا، جیسے آمد (وہ آیا) ، رفت (وہ گیا)

فعل ماضی کے اقسام ـــــ ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔(۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی احتمالی (۶) ماضی تمنائی۔

فعل ماضی مطلق ـ وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، لیکن یہ نہ معلوم ہو کہ زمانہ قریب میں ہوا یا بعید میں، جیسے آمد (وہ آیا) رفت (وہ گیا)

فعل ماضی قریب ـ وہ فعل ہے جس سے قریب کے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، جیسے آمدہ است (وہ آیا ہے) رفتہ است (وہ گیا ہے)

فعل ماضی بعید ـ وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں بہت مدت کا کیا ہوا کام معلوم ہو، جیسے۔ آمدہ بود (وہ آیا تھا) رفتہ بود (وہ گیا تھا)

فعل ماضی استمراری ـ وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا جاری رہنا یا مسلسل ہوتے رہنا معلوم ہو، جیسے می آمد (وہ آتا تھا) می رفت (وہ جاتا تھا)

فعل ماضی احتمالی ـ وہ فعل ہے جس میں گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک پایا جائے، جیسے آمدہ باشد (وہ آیا ہوگا) رفتہ باشد (وہ گیا ہوگا)

فعل ماضی تمنائی ـ وہ فعل ہے جس سے گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو معلوم ہو، جیسے آمدے (وہ آتا) رفتے (وہ جاتا)

فائدہ : ماضی استمراری کو ماضی ناتمام اور ماضی احتمالی کو ماضی شکی اور ماضی تمنائی کو ماضی شرطی بھی کہتے ہیں۔

فعل مضارع ـــ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ موجودہ اور آئندہ دونوں ہی میں پایا جائے، جیسے آید (وہ آتا ہے یا آئے گا)

فعل حال ــ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانہ میں پایا جائے، جیسے می آید (وہ آتا ہے) می رود (وہ جاتا ہے)

فعل مستقبل ــ وہ فعل ہے جس میں آنیوالا زمانہ پایا جائے، جیسے خواہد آمد (وہ آئے گا) خواہد رفت (وہ جائے گا)

فعل امر ــ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب پائی جائے، جیسے بخواں (تو پڑھ)، بدہ (تو دے) بکن (تو کر)

فعل نہی ــ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب پائی جائے، جیسے مخواں (تو مت پڑھ) مدہ (تو مت دے) مکن (تو مت کر)

صیغہ ــــ افعال واسماء کی وہ شکل وصورت جو گردان کرنے سے وجود میں آتی ہے، اس کو صیغہ کہتے ہیں، فارسی میں فعل کے صیغے چھ ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم

افعال بنانے کے قاعدے

فعل ماضی مطلق بنانے کا قاعدہ۔ مصدر کے آخر سے نون گرا کر آخری حرف کو ساکن کر دینے سے فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے اور فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف پر زبر دے کر (ند) بڑھانے سے جمع غائب، یائے معروف (ی) بڑھانے سے واحد حاضر، یائے مجہول اور دال (ید) بڑھانے سے جمع حاضر (م) بڑھانے سے واحد متکلم، یائے مجہول اور میم (یم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں جیسے آمدن سے۔

آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
وہ آیا	وہ سب آئے	تو آیا	تم سب آئے	میں آیا	ہم سب آئے

فعل ماضی قریب بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو زبر دے کر (ہ است) بڑھا دینے سے فعل ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب، (ہ اند) بڑھانے سے جمع غائب، (ہَ) بڑھانے سے واحد حاضر، (ہ اید) بڑھانے سے جمع حاضر، (ہ ام) بڑھانے سے واحد متکلم (ہ ایم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے آمد سے

آمدہ است	آمدہ اند	آمدہَ	آمدیدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم
وہ آیا ہے	وہ سب آئے ہیں	تو آیا ہے	تم سب آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم سب آئے ہیں

فائدہ (۱)۔ فعل ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب کا رسم الخط ای کے بجائے ہَ آتا ہے۔

فائدہ (۲)۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں ست بڑھانے سے ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ اور ست کے بعد ضمیر متصل فاعلی بڑھانے سے ماضی قریب کے باقی صیغے بن جاتے ہیں۔ جیسے

پروردست	پروردستند	پروردستی	پروردستید	پروردستم	پروردستیم
اس نے پالا ہے	انہوں نے پالا ہے	تو نے پالا ہے	تم نے پالا ہے	میں نے پالا ہے	ہم نے پالا ہے

فعل ماضی بعید بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو زبر دے کر (ہ بود) بڑھانے سے فعل ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا، جیسے آمد سے آمدہ بود اور فعل ماضی بعید کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (ند) بڑھانے سے جمع غائب، یائے معروف (ی) بڑھانے سے واحد حاضر، یائے مجہول اور دال (ید) بڑھانے سے جمع حاضر، میم (م) بڑھانے سے واحد متکلم، یائے مجہول اور میم (یم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے آمد سے

آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
وہ آیا تھا	وہ سب آئے تھے	تو آیا تھا	تم سب آئے تھے	میں آیا تھا	ہم سب آئے تھے

فعل ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے شروع میں (می) یا (ہمی) زیادہ کر دینے سے فعل ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے آمد سے

می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
وہ آتا تھا	وہ سب آتے تھے	تو آتا تھا	تم سب آتے تھے	میں آتا تھا	ہم سب آتے تھے

فعل ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو زبر دے کر، ہ اور باشد (ہ باشد) بڑھا دینے سے فعل ماضی احتمالی کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا، جیسے آمد سے آمدہ باشد اور فعل ماضی احتمالی کے صیغہ واحد غائب سے یعنی باشد کی دال دور کر کے (ند) بڑھانے سے جمع غائب، یائے معروف (ی) بڑھانے سے واحد حاضر، یائے مجہول اور دال (ید) بڑھانے سے جمع حاضر، میم (م) بڑھانے سے واحد متکلم اور یائے مجہول اور میم (یم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں، جیسے آمد سے

آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ سب آئے ہونگے	تو آیا ہوگا	تم سب آئے ہوگے	میں آیا ہونگا	ہم سب آئے ہونگے

فعل ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے آخر میں یائے مجہول (ے) بڑھانے سے فعل ماضی تمنائی بن جاتا ہے اور فعل ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں۔(۱) واحد غائب، (۲) جمع غائب، (۳) واحد متکلم جیسے آمد سے

آمدے	آمدندے	آمدمے
وہ آتا	وہ سب آتے	میں آتا

فعل ماضی معطوفہ ــ فعل ماضی کی ایک قسم ماضی معطوفہ بھی ہے، فعل ماضی معطوفہ وہ فعل ماضی ہے جس میں دو فعل ایک ساتھ بذریعہ حرف عطف ذکر کئے جاتے ہیں، اس میں پہلے فعل کا ماضی ہونا لازم ہے، اس ماضی کی گردان نہیں آتی، اس کا صرف ایک ہی صیغہ آتا ہے یعنی صیغہ واحد غائب۔

فعل ماضی معطوفہ بنانے کا قاعدہ ــ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو زبر دیکر (ہ) بڑھا دیں اور ہ کے بعد کسی دوسرے فعل کو لائیں، جیسے خوردہ رفت (کھا کر گیا) اس میں خورد فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب ہے اور (ہ) بمعنیٰ واو حرف عطف ہے اور رفت دوسرا فعل ہے یعنی کھایا اور گیا۔

فعل مضارع کے صیغوں کے بنانے کا قاعدہ۔ مضارع کا واحد غائب بنانے کا کوئی

مقرر قاعدہ نہیں ہے، اس لئے ہر مصدر کے مضارع کا واحد غائب، صَرفِ صَغیر (جس کا بیان آگے آئے گا) میں بیان کر دیا گیا ہے، جس کو زبانی یاد کر لینا ہی انشاء اللہ کافی ہوگا۔ البتہ مضارع کی علامت یہ ہے کہ مضارع کا آخری حرف ہمیشہ دال ساکن ہوتا ہے اور دال ساکن سے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے۔

فعل مضارع کے باقی صیغے، فعل مضارع کے واحد غائب کے اخیر سے دال دور کر کے (ند) بڑھانے سے جمع غائب، یائے معروف (ی) بڑھانے سے واحد حاضر، یائے مجہول اور دال (ید) بڑھانے سے جمع حاضر، (م) بڑھانے سے واحد متکلم، یائے مجہول اور م (یم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں جیسے

کند	کنند	کنی	کنید	کنم	کنیم
وہ کرتا ہے یا کرے گا	وہ سب کرتے ہیں یا کریں گے	تو کرتا ہے یا کرے گا	تم سب کرتے ہو یا کرو گے	میں کرتا ہوں یا کروں گا	ہم سب کرتے ہیں یا کریں گے

فعل حال بنانے کا قاعدہ۔ فعل مضارع کے شروع میں (می) یا (همی) زیادہ کر دینے سے فعل حال بن جائے گا، جیسے

می کند	می کنند	می کنی	می کنید	می کنم	می کنیم
همی کند	همی کنند	همی کنی	همی کنید	همی کنم	همی کنیم
وہ کرتا ہے	وہ سب کرتے ہیں	تو کرتا ہے	تم سب کرتے ہو	میں کرتا ہوں	ہم سب کرتے ہیں

فائدہ۔ می اور همی کبھی فصل کے ساتھ آتی ہے جیسے همی یادم آید زعہد صغر اور کبھی بعد میں آتی ہے جیسے یاد یار مہرباں آید همی۔

فعل مستقبل بنانے کا قاعدہ۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں لفظ (خواہد) بڑھا دینے سے فعل مستقبل کا صیغہ واحد غائب بن جائے گا اور لفظ خواہد کی دال دور کر کے (ند) بڑھا دینے سے جمع غائب، یائے معروف (ی) بڑھانے سے واحد حاضر، یائے مجہول اور دال (ید) بڑھانے سے جمع حاضر، میم (م) بڑھانے سے واحد متکلم،

یائے مجہول اور میم (یم) بڑھانے سے جمع متکلم کے صیغے بن جاتے ہیں جیسے

خواہد کرد	خواہند کرد	خواہی کرد	خواہید کرد	خواہم کرد	خواہیم کرد
وہ کرے گا	وہ سب کریں گے	تو کرے گا	تم سب کرو گے	میں کروں گا	ہم سب کریں گے

مثبت و منفی

فعل مُثبَت ۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے، جیسے آمد (وہ آیا)، رفت (وہ گیا)، خواند (اس نے پڑھا)۔

فائدہ۔ اب تک جتنے افعال اور صیغے گذر چکے ہیں وہ سب مثبت کے تھے۔

فعل منفی ۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جائے، جیسے نہ رفت (وہ نہیں گیا)، نہ خواند (اس نے نہیں پڑھا)، نیامد (وہ نہیں آیا)۔

فعل منفی بنانے کا قاعدہ ۔ منفی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل کے شروع میں نون زیادہ کر دیا جائے، جیسے نگفت، نکرد، نہ خواند، اور اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو یا سے بدلکر، نون زیادہ کر دیں، جیسے ارزید سے نیرزید، افراخت سے نیفراخت۔

فعل امر حاضر بنانے کا قاعدہ۔ فعل مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے یا کو گرا دو اور آخری حرف کو ساکن کر دو امر کا صیغہ واحد حاضر بن جائے گا، جیسے روی سے رو، اور امر کے باقی پانچوں صیغے یعنہ مضارع مثبت کے صیغے ہیں، البتہ فرق کرنے کے لئے امر کے شروع میں کبھی (ب) زیادہ کر دیتے ہیں اور معنی میں فرق تو ہوتا ہی ہے، جیسے

برود	بروند	برو	بروید	بروم	برویم
چاہئے کہ وہ جائے	چاہئے کہ وہ سب جائیں	تو جا	تم سب جاؤ	چاہئے کہ میں جاؤں	چاہئے کہ ہم سب جائیں

اور اگر امر کے شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو (ی) سے بدل کر (ب) زیادہ کر دیں گے، جیسے اندیشد سے

بنیدیشد	بنیدیشند	بنیدیش	بنیدیشید	بنیدیشم	بنیدیشیم
چاہئے کہ وہ سوچے	چاہئے کہ وہ سب سوچیں	تو سوچ	تم سب سوچو	چاہئے کہ میں سوچوں	چاہئے کہ ہم سب سوچیں

ب کے پڑھنے کا طریقہ۔ امر کا پہلا حرف اگر مضموم ہو تو ب مضموم پڑھی جائی گی اور اگر مفتوح و مکسور ہو تو (ب) دونوں حالت میں مکسور ہی پڑھی جائے گی، جیسے بُگن، بَخواں، بِدہ، ب کبھی ماضی مطلق کے شروع میں بھی آتی ہے، وہاں بھی اس کے پڑھنے کا طریقہ یہی ہے، جیسے بگفت، بخواند۔

فعل نہی حاضر بنانے کا قاعدہ۔ فعل امر کے واحد حاضر اور جمع حاضر دونوں صیغوں کے شروع میں میم بڑھا دو تو فعل نہی کے واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغے بن جائیں گے اور فعل نہی کے باقی چاروں صیغے بعینہٖ فعل مضارع منفی کے صیغے ہیں، جیسے رود سے

نہ رود	نہ روند	مرو	مروید	نہ روم	نہ رویم
چاہئے کہ وہ نہ جائے	چاہئے کہ وہ سب نہ جائیں	تو مت جا	تم سب مت جاؤ	چاہئے کہ میں نہ جاؤں	چاہئے کہ ہم سب نہ جائیں

اور اگر فعل نہی کے شروع میں الف متحرک ہو تو الف کو (ی) سے بدل کر حاضر کے دونوں صیغوں پر (میم) اور غائب و متکلم کے چاروں صیغوں پر (نون) بڑھا دیں گے، جیسے اندیشد سے

نیندیشد	نیندیشند	میندیش	میندیشید	نیندیشم	نیندیشیم
چاہئے کہ وہ نہ سوچے	چاہئے کہ وہ سب نہ سوچیں	تو مت سوچ	تم سب مت سوچو	چاہئے کہ میں نہ سوچوں	چاہئے کہ ہم سب نہ سوچیں

فائدہ۔ فعل امر اور فعل نہی کے غائب اور متکلم کے چاروں صیغوں کا اردو ترجمہ، چاہئے کہ یا لازم ہے کہ یعنی دونوں طرح سے کیا جاتا ہے۔

فعل منفی اور فعل نہی میں فرق۔ فعل منفی میں کسی کام کے نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے اور فعل نہی میں کسی کام کے نہ کرنے کی طلب ہوتی ہے، اسی وجہ سے منفی جملہ خبریہ ہوتا ہے اور نہی جملہ انشائیہ۔

فعل مضارع کے اقسام

فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل مضارع مطلق، (۲) فعل مضارع دوامی۔

فعل مضارع مطلق۔ وہ فعل مضارع ہے جس کے معنیٰ میں دوام اور استمرار نہ پایا جائے، جیسے

کنیم	کنم	کنید	کنی	کنند	کند
ہم سب کرتے ہیں یا کریں گے	میں کرتا ہوں یا کروں گا	تم سب کرتے ہو یا کرو گے	تو کرتا ہے یا کریگا	وہ سب کرتے ہیں یا کریں گے	وہ کرتا ہے یا کریگا

فعل مضارع دوامی۔ وہ فعل مضارع ہے جس کے معنی میں دوام اور استمرار پایا جائے، اس کے بنانے کا قاعدہ بہت آسان ہے یعنی فعل ماضی احتمالی کے شروع میں می یا ہمی بڑھا دینے سے فعل مضارع دوامی بن جاتا ہے، جیسے

می کردہ باشیم	می کردہ باشم	می کردہ باشید	می کردہ باشی	می کردہ باشند	می کردہ باشد
ہمی کردہ باشیم	ہمی کردہ باشم	ہمی کردہ باشید	ہمی کردہ باشی	ہمی کردہ باشند	ہمی کردہ باشد
ہم سب کرتے رہتے ہیں یا کرتے رہیں گے	میں کرتا رہتا ہوں یا کرتا رہوں گا	تم سب کرتے رہتے ہو یا کرتے رہو گے	تو کرتا رہتا ہے یا کرتا رہے گا	وہ سب کرتے رہتے ہیں یا کریں گے	وہ کرتا رہتا ہے یا کرتا رہے گا

فعل امر کے اقسام

فعل مضارع کی طرح فعل امر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ فعل امر مطلق اور فعل امر دوامی۔

فعل امر مطلق۔ وہ فعل امر ہے جس کے معنی میں دوام اور استمرار نہ پایا جائے، جیسے

بکنیم	بکنم	بکنید	بکن	بکنند	بکند
چاہئے کہ ہم سب کریں	چاہئے کہ میں کروں	تم کرو	تو کر	چاہئے کہ وہ سب کریں	چاہئے کہ وہ کرے

فعل امر دوامی۔ وہ فعل امر ہے جس کے معنی میں دوام اور استمرار پایا جائے، اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مضارع دوامی کے صیغہ واحد حاضر کے آخر سے یا دور کر دی جائے تو امر دوامی کا صیغہ واحد حاضر بن جائے گا، اور باقی پانچوں صیغے بعینہٖ فعل مضارع دوامی مثبت کے صیغے ہیں جیسے

می کردہ باشیم	می کردہ باشم	می کردہ باشید	می کردہ باش	می کردہ باشند	می کردہ باشد
چاہئے کہ ہم سب کرتے رہیں	چاہئے کہ میں کرتا رہوں	تم کرتے رہو	تو کرتا رہ	چاہئے کہ وہ سب کرتے رہیں	چاہئے کہ وہ کرتا رہے

فائدہ۔ کبھی امر مطلق حاضر کے دونوں صیغوں پر (می) بڑھانے سے امر دوامی حاضر کے دونوں صیغے بن جاتے ہیں، جیسے می کن (تو کرتا رہ) می کنید (تم کرتے رہو)۔

فعل نہی کے اقسام

امر کی طرح نہی کی بھی دو قسمیں ہیں، فعل نہی مطلق، فعل نہی دوامی

فعل نہی مطلق۔ وہ فعل نہی ہے جس کے معنیٰ میں دوام اور استمرار نہ پایا جائے، جیسے

نکند	نکنند	مکن	مکنید	نکنم	نکنیم
چاہئے کہ وہ نہ کرے	چاہئے کہ وہ سب نہ کریں	تو مت کر	تم مت کرو	چاہئے کہ میں نہ کروں	چاہئے کہ ہم سب نہ کریں

فعل نہی دوامی۔ وہ فعل نہی ہے جس کے معنیٰ میں دوام اور استمرار پایا جائے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ امر دوامی کے صیغہ واحد حاضر اور جمع حاضر پر (میم) بڑھا دینے سے نہی دوامی کے صیغہ واحد حاضر اور جمع حاضر بن جائیں گے اور باقی غائب اور متکلم کے چاروں صیغے بعینہٖ مضارع دوامی منفی کے صیغے ہیں، جیسے

نمی کردہ باشد	نمی کردہ باشند	می کردہ مباش	می کردہ مباشید	نمی کردہ باشم	نمی کردہ باشیم
چاہئے کہ وہ نہ کرتا رہے	چاہئے کہ وہ سب نہ کرتے رہیں	تو مت کرتا رہ	تم سب مت کرتے رہو	چاہئے کہ میں نہ کرتا رہوں	چاہئے کہ ہم سب نہ کرتے رہیں

فائدہ۔ نہی حاضر کے دونوں صیغوں پر بھی (می) بڑھانے سے نہی حاضر کے دونوں صیغے بن جاتے ہیں، جیسے می مکن (تو مت کرتا رہ)، می مکنید (تم مت کرتے رہو)۔

ایک فعل کا استعمال دوسرے فعل کے معنیٰ میں

۱۔ فعل ماضی مطلق کبھی مصدر کے معنیٰ میں آتی ہے جیسے خطاست پنجۂ مسکین ناتواں شکست۔ (کمزور مسکین کا پنجہ توڑنا غلطی ہے) اس مثال میں شکست مصدر کے معنیٰ میں ہے۔

۲۔ فعل ماضی مطلق کبھی فعل ماضی استمراری کے معنی میں آتی ہے جیسے ہمیں کام و ناز و طرب داشتند ۔(یہی مقصد اور ناز اور شوق رکھتے تھے) اس مثال میں داشتند فعل ماضی استمراری کے معنیٰ میں ہے۔

۳۔ فعل ماضی مطلق کبھی یقین وتنبیہ کے لئے مستقبل کے معنی میں آتی ہے جیسے اگر زید را کشی ہمہ مصائب راختم نمودی ۔(اگر تو زید کو مار ڈالے تمام مصیبتوں کو دور کر دے گا) اس مثال میں نمودی مستقبل کے معنی میں ہے۔

۴۔ فعل ماضی استمراری جب حرفِ تمنا یا حرف شرط کے ساتھ آئے تو فعل ماضی تمنائی کے معنیٰ میں آتی ہے جیسے مرا اے کاش کہ مادر نمی زاد☆ اگر می زاد پس شیرم نمی داد۔ (کاش کہ مجھ کو ماں نہیں جنتی ۔اگر جنتی تو اس کے بعد دودھ نہیں دیتی) اس مثال میں نمی زاد، می زاد اور نمی داد فعل ماضی تمنائی کے معنی میں ہیں۔

۵۔ فعل ماضی تمنائی جب حرفِ تمنا یا حرفِ شرط کے بغیر آئے تو فعل ماضی استمراری کے معنیٰ میں آتی ہے جیسے شنیدم کہ مردے براہ حجاز☆ بہر خُطوہ کردے دو رکعت نماز، (میں نے سنا کہ ایک آدمی حجاز کے راستہ میں ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا) اس مثال میں کردے فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔

۶۔ فعل مضارع کبھی صرف فعل حال کے معنی میں آتا ہے جیسے گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم، (وہ گناہ کو دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے بردباری سے) اس مثال میں بیند و پوشد صِرف حال کے معنی میں ہے۔

۷۔ فعل مضارع کبھی صرف فعل مستقبل کے معنی میں آتا ہے جیسے وگر ترک خدمت کند لشکری ۔(اور اگر لشکر والا خدمت کو چھوڑ دے گا) اس مثال میں کند صرف مستقبل کے معنی میں ہے۔

۸۔ فعل حال کبھی فعل مستقبل کے معنی میں آتا ہے جیسے آبریشم می خرم و می گردم ،(ریشم خریدوں گا اور واپس آؤں گا) اس مثال میں می خرم و می گردم مستقبل کے معنی میں ہے۔

فصل دوم

افعال معاون وافعال ناقصہ وتامہ کے بیان میں

فعل معاون ۔ وہ فعل ہے جو اصل فعل کے ساتھ مل کر اس کے معنیٰ میں اضافہ کردے، جیسے می توانی رفت (تو جاسکتا ہے) میں رفت فعل ہے اس کے ساتھ می توانی ملا دینے سے سکنا کے معنیٰ کا اضافہ ہوگیا۔

فعل معاون کے پانچ قاعدے ہیں۔

قاعدہ نمبر۱۔ کسی بھی مصدر کے فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں مصدر توانستن سے جونسا فعل اور صیغہ چاہو بنا کر لگادو، فعل معاون بن جائے گا جیسے

(۱) توانست خورد۔ وہ کھاسکا۔ فعل ماضی مطلق، صیغہ واحد غائب۔

(۲) توانستہ است خورد۔ وہ کھاسکا ہے۔ فعل ماضی قریب، صیغہ واحد غائب۔

(۳) توانستہ بود خورد۔ وہ کھاسکا تھا۔ فعل ماضی بعید، صیغہ واحد غائب۔

(۴) می توانست خورد۔ وہ کھاسکتا تھا۔ فعل ماضی استمراری، صیغہ واحد غائب۔

(۵) توانستہ باشد خورد۔ وہ کھاسکا ہوگا۔ فعل ماضی احتمالی، صیغہ واحد غائب۔

(۶) توانستے خورد۔ وہ کھاسکتا۔ فعل ماضی تمنائی، صیغہ واحد غائب۔

(۷) تواند خورد۔ وہ کھاسکتا ہے یا کھاسکے گا۔ فعل مضارع، صیغہ واحد غائب۔

(۸) می تواند خورد۔ وہ کھاسکتا ہے۔ فعل حال، صیغہ واحد غائب۔

فائدہ ۔ تواند اور می تواند بغیر دال کے تواں اور می تواں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد اور دشمن کہ بتیر می تواں دوخت۔

قاعدہ نمبر۲۔ کسی بھی مصدر کے فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں مصدر

بائستن سے جونسا فعل اور صیغہ چاہو بنا کر لگادو، فعل معاون بن جائے گا جیسے

(۱) بائست رفت۔ جانا پڑا۔ فعل ماضی مطلق، صیغہ واحد غائب

(۲) بائستہ است رفت۔ جانا پڑا ہے۔ فعل ماضی قریب، صیغہ واحد غائب

(۳) بائستہ بود رفت۔ جانا پڑا تھا۔ فعل ماضی بعید، صیغہ واحد غائب

(۴) می بائست رفت۔ جانا پڑتا تھا۔ فعل ماضی استمراری، صیغہ واحد غائب

(۵) بائستہ باشد رفت۔ جانا پڑا ہوگا۔ فعل ماضی احتمالی، صیغہ واحد غائب

(۶) بائستے رفت۔ جانا پڑتا۔ فعل ماضی تمنائی، صیغہ واحد غائب

فائدہ۔ مستقبل کے لئے فعل معاون کے صیغے علحدہ نہیں آتے۔ مضارع کے ہی صیغے مستقبل کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں جیسے احمد تواند خورد (احمد کھا سکے گا)

کبھی تو انستن کے فعل کے بعد ''کہ'' بڑھا کر مضارع کا صیغہ لاتے ہیں جیسے

او نہ تواند کہ برود (وہ نہیں جا سکتا ہے)

قاعدہ نمبر۳۔ کسی مصدر کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں باید لگادو جیسے

باید خورد	باید کرد	باید خواند
کھانا چاہئے	کرنا چاہئے	پڑھنا چاہئے

فائدہ۔ تواند اور شاید اکثر ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے ساتھ اور کبھی مصدر کے ساتھ بھی آتے ہیں جیسے نتواں بستن جوی، اور انداختن نہ شاید۔

قاعدہ نمبر۴۔ مصدر گرفتن کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں کوئی مصدر لگادو جیسے

باریدن گرفت	خوردن گرفت	خواندن گرفت
برسنے لگا	کھانے لگا	پڑھنے لگا

قاعدہ نمبر۵۔ مصدر آغازیدن کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں کوئی مصدر لگادو جیسے

باریدن آغاز ید	خوردن آغاز ید	خواندن آغاز ید
برسنے لگا	کھانے لگا	پڑھنے لگا

فائدہ ۔ فارسی میں مصدر معاون پانچ ہیں۔ ۱۔توانستن، ۲۔ بائستن، ۳۔گرفتن، ۴۔آغازیدن، ۵۔یارستن۔

افعال ناقصہ

افعال جمع ہے فعل کی اور ناقصہ مؤنث ہے ناقص کی اور ناقص ادھورا اور نامکمل کو کہتے ہیں اور اس فعل کو فعل ناقص اس لئے کہتے ہے کہ اس فعل کا نہ فاعل ہوتا ہے اور نہ مفعول، فاعل کی جگہ اسم ہوتا ہے اور مفعول کی جگہ خبر ہوتی ہے جیسے شد زید دانا میں، شد فعل ناقص ہے اور زید اس کا اسم ہے اور دانا اس کی خبر۔

مصادر ناقصہ۔ جس طرح فعل ناقص ہوتا ہے اسی طرح مصدر بھی ناقص ہوتا ہے، جس مصدر کے معنیٰ میں ہونا پایا جائے وہ مصدر ناقص ہوتا ہے جیسے بودن، شودن، شدن، گردیدن، گشتن۔

فائدہ ۔ شدن، شودن، ہمیشہ فعل ناقص ہوتا ہے اور بودن، گردیدن، گشتن کبھی ناقص اور کبھی تام ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہست، نیست اور کبھی است بھی جب ہست کے معنیٰ میں ہو تو فعل ناقص ہوتے ہیں۔

فعل ناقص کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔

ہست	ہستند	ہستی	ہستید	ہستم	ہستیم
نیست	نیستند	نیستی	نیستید	نیستم	نیستیم

افعال تامہ

افعال جمع ہے فعل کی اور تامہ مؤنث ہے تام کی اور تام کے معنی پورا مکمل، اور اس فعل کو فعل تام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ فعل صرف فاعل سے یا فاعل اور مفعول دونوں سے مل کر

مکمل ہوتا ہے، فعل تام کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ فعل لازم۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل تو ہوتا ہے مگر مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے حامد رفت، میں رفت فعل لازم ہے، حامد اس کا فاعل ہے اور مفعول کی اس میں ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ فعل متعدی۔ وہ فعل ہے جس میں فاعل اور مفعول دونوں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے احمد قرآن خواند، میں خواند فعل متعدی ہے، احمد فاعل ہے اور قرآن مفعول ہے۔

فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں، متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول۔ متعدی بیک مفعول جو ایک مفعول کا محتاج ہو اور متعدی بدو مفعول جو دو مفعول کا محتاج ہو۔

لازم اور متعدی کی پہچان۔ لازم اور متعدی کی پہچان یہ ہے کہ جس مصدر کے ماضی مطلق کے اردو ترجمہ میں (نے) آئے تو وہ مصدر اور اس کے افعال متعدی ہوں گے جیسے زد زید (زید نے مارا) اور جس مصدر کے فعل ماضی مطلق کے اردو ترجمہ میں (نے) نہ آئے تو وہ مصدر اور اس کے افعال لازم ہوں گے۔ جیسے حامد آمد (حامد آیا) مگر آوردن، بردن، ربودن اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ کیوں کہ یہ تینوں مصادر متعدی ہونے کے باوجود ان کے ماضی مطلق کے اردو ترجمہ میں (نے) نہیں آتا ہے۔

فائدہ: ناقص اور تام کے اعتبار سے مصادر کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مصدر ناقص (۲) مصدر لازم (۳) مصدر متعدی (۴) مصدر متعدی المتعدی (۵) مصدر مشترک۔

طریق تعدیہ۔ یہ دو لفظوں سے مرکب ہے، طریق یعنی طریقہ، تعدیہ یعنی متعدی بنانا۔ لازم کو متعدی اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنانے کو طریق تعدیہ کہتے ہیں۔

مصدر لازم کو متعدی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر لازم کے امر حاضر کے آخری حرف کو زبر دے کر انیدن بڑھا دو جیسے ترسیدن کا امر حاضر ترس ہے اور انیدن بڑھانے سے ترسانیدن ہوا، اور جب متعدی کو متعدی المتعدی یعنی متعدی بیک مفعول کو بدو مفعول بنانا چاہو تو متعدی کے امر حاضر پر زبر دے کر، انیدن بڑھا دو جیسے ترسانیدن کا امر حاضر ترساں ہے اور انیدن بڑھانے سے ترسانانیدن ہوا۔ ترسیدن (ڈرنا) مصدر لازم، ترسانیدن (ڈرانا) مصدر متعدی، ترسانانیدن (ڈروانا) متعدی المتعدی ہے اور کبھی اس مقصد کے لئے انیدن کے علاوہ اندن کو بھی کام میں لایا جاتا ہے، جیسے ترس سے ترساندن۔

ان مصادر کا بیان جو لازم سے متعدی اور متعدی سے متعدی المتعدی بنائے گئے ہیں۔

مصدر لازم	معنی	مصدر متعدی	معنی	متعدی المتعدی	معنی
پوئیدن	دوڑنا	پویانیدن	دوڑانا	پویانانیدن	دوڑوانا
تپیدن	تڑپنا	تپانیدن	تڑپانا	تپانانیدن	تڑپوانا
ترسیدن	ڈرنا	ترسانیدن	ڈرانا	ترسانانیدن	ڈروانا
جستن	کودنا	جہانیدن	کودانا	جہانانیدن	کودوانا
جنبیدن	ہلنا	جنبانیدن	ہلانا	جنبانانیدن	ہلوانا
جوشیدن	ابلنا	جوشانیدن	ابالنا	جوشانانیدن	ابلوانا
چسپیدن	چپکنا	چسپانیدن	چپکانا	چسپانانیدن	چپکوانا
چکیدن	ٹپکنا	چکانیدن	ٹپکانا	چکانانیدن	ٹپکوانا
چمیدن	ٹہلنا	چمانیدن	ٹہلانا	چمانانیدن	ٹہلوانا
خروشیدن	شور کرنا	خروشانیدن	شور کرانا	خروشانانیدن	شور کروانا
خسپیدن	سونا	خسپانیدن	سُلانا	خسپانانیدن	سلوانا
خوابیدن	سونا	خوابانیدن	سُلانا	خوابانانیدن	سلوانا
خلیدن	چبھنا	خلانیدن	چبھانا	خلانانیدن	چبھوانا
خمیدن	جھکنا	خمانیدن	جھکانا	خمانانیدن	جھکوانا
خندیدن	ہنسنا	خندانیدن	ہنسانا	خندانانیدن	ہنسوانا
خیسیدن	بھیگنا	خیسانیدن	بھگانا	خیسانانیدن	بھگوانا

مصدر لازم	معنی	مصدر متعدی	معنی	متعدی المتعدی	معنی
خموشیدن	چپ رہنا	خموشانیدن	چپ کرنا	خموشانانیدن	چپ کرانا
درخشیدن	چمکنا	درخشانیدن	چمکانا	درخشانانیدن	چمکوانا
دویدن	دوڑنا	دوانیدن	دوڑانا	دوانانیدن	دوڑوانا
زخشیدن	چمکنا	رخشانیدن	چمکانا	رخشانانیدن	چمکوانا
رسیدن	پہنچنا	رسانیدن	پہنچانا	رسانانیدن	پہنچوانا
رقصیدن	ناچنا	رقصانیدن	نچانا	رقصانانیدن	نچوانا
رمیدن	بھاگنا	رمانیدن	بھگانا	رمانانیدن	بھگوانا
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجانیدن	آزردہ کرنا	رنجانانیدن	آزردہ کرانا
روئیدن	اگنا	رویانیدن	اگانا	رویانانیدن	اگوانا
رَستن، رَہیدن	چھوٹنا	رہانیدن	چھڑانا	رہانانیدن	چھڑوانا
شکوخیدن	ٹھوکر کھانا	شکوخانیدن	ٹھوکر کھلانا	شکوخانانیدن	ٹھوکر کھلوانا
شوریدن	شور کرنا	شورانیدن	شور کرانا	شورانانیدن	شور کروانا
طپیدن	تڑپنا	طپانیدن	تڑپانا	طپانانیدن	تڑپوانا
گذشتن	گذرنا	گذرانیدن	گذارنا	گذرانانیدن	گذروانا
لغزیدن	پھسلنا	لغزانیدن	پھسلانا	لغزانانیدن	پھسلوانا
نِشستن	بیٹھنا	نشینانیدن	بیٹھانا	نشینانانیدن	بیٹھوانا
ہراسیدن	ڈرنا	ہراسانیدن	ڈرانا	ہراسانانیدن	ڈروانا
پریدن	اڑنا	پرانیدن	اڑانا	پرانانیدن	اڑوانا
دمیدن	اگنا	دمانیدن	اگانا	دمانانیدن	اگوانا
بوئیدن	سونگھنا	بویانیدن	سونگھانا	بویانانیدن	سونگھوانا

ان مصادر کا بیان جو متعدی سے متعدی المتعدی بنائے گئے ہیں

مصدر متعدی	معنی مصدر متعدی	متعدی المتعدی	معنی متعدی المتعدی
آمرزیدن	بخشنا	آمرزانیدن	بخشانا
افشردن	نچوڑنا	افشرانیدن	نچوڑوانا
اندوختن	جمع کرنا	اندوزانیدن	جمع کرانا
انگیختن	اٹھانا	انگیزانیدن	اٹھوانا
سوختن	جلنا، جلانا	سوزانیدن	جلوانا
برشتن	بھوننا	بریانیدن	بھنوانا
بیختن	چھاننا	بیزانیدن	چھنوانا
پروردن	پالنا	پرورانیدن	پلوانا
پیچیدن	لپیٹنا	پیچانیدن	لپیٹوانا
جستن	ڈھونڈنا	جویانیدن	ڈھونڈوانا
چریدن	چرنا	چرانیدن	چرانا
چشیدن	چکھنا	چشانیدن	چکھانا
خوردن	کھانا	خورانیدن	کھلانا
دادن	دینا	دہانیدن	دلانا
دریدن	پھاڑنا	درانیدن	پھڑوانا
دوختن	سینا	دوزانیدن	سلانا

مصدر متعدی	معنی مصدر متعدی	متعدی المتعدی	معنی متعدی المتعدی
دوشیدن	دوہنا	دوشانیدن	دوہوانا
رُفتن، رُوفتن	جھاڑو دینا	روبانیدن	جھاڑو دلانا
سپوختن	چبھونا	سپوزانیدن	چبھوانا
شپلیدن	نچوڑنا	شپلانیدن	نچوڑوانا
شپیلیدن	سیٹی بجانا	شپیلانیدن	سیٹی بجوانا
فروختن	بیچنا	فروشانیدن	بیچوانا
فشردن	نچوڑنا	فشرانیدن	نچوڑوانا
فہمیدن	سمجھنا	فہمانیدن	سمجھانا
کردن	کرنا	گنانیدن	کرانا
کندیدن	کھودنا	کندانیدن	کھدوانا
کوفتن	کوٹنا	کوبانیدن	کوٹوانا
گستردن	بچھانا	گسترانیدن	بچھوانا
لیسیدن	چاٹنا	لیسانیدن	چٹانا
مکیدن	چوسنا	مکانیدن	چوسانا
نوشتن	لکھنا	نویسانیدن	لکھانا
نوشیدن	پینا	نوشانیدن	پلانا
پرہیز یدن	پرہیز کرنا	پرہیزانیدن	پرہیز کرانا
افروختن	روشن کرنا	افروزانیدن	روشن کرانا
آویختن	لٹکنا، لٹکانا	آویزانیدن	لٹکوانا
پوشیدن	پہننا، پہنانا، چھپانا	پوشانیدن	پہنوانا، چھپوانا

معروف اور مجہول

فاعل کے مذکور ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ معروف اور مجہول۔

معروف۔ اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو جیسے زید گفت (زید نے کہا) اس میں زید فاعل ہے اور معلوم ہے۔

تنبیہ۔ اب تک جس قدر صیغے گذر چکے ہیں وہ سب معروف کے تھے۔

مجہول۔ اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے گفتہ شد (وہ کہا گیا) اس میں گفتہ شد فعل مجہول ہے کیونکہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔

فعل مجہول بنانے کا قاعدہ۔ جس مصدر کا فعل مجہول بنانا ہو اس کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر (ہ) زیادہ کر کے جو نسا فعل اور صیغہ بنانا ہو وہ مصدر شدن سے بنا کر اس کے آخر میں لگا دو ہر ایک مصدر کا فعل مجہول بن جائے گا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صرف کبیر مجہول

صرفِ کبیر (بڑی گردان) یعنی فعل کے تمام صیغوں کی گردان کو صرفِ کبیر کہتے ہیں۔

فعل مجہول	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
فعل ماضی مطلق مجہول	کردہ شد	کردہ شدند	کردہ شدی	کردہ شدید	کردہ شدم	کردہ شدیم
فعل ماضی قریب مجہول	کردہ شدہ است	کردہ شدہ اند	کردہ شدہ ای	کردہ شدہ اید	کردہ شدہ ام	کردہ شدہ ایم
فعل ماضی بعید مجہول	کردہ شدہ بود	کردہ شدہ بودند	کردہ شدہ بودی	کردہ شدہ بودید	کردہ شدہ بودم	کردہ شدہ بودیم

فعل مجہول	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
فعل ماضی استمراری مجہول	کردہ می شد	کردہ می شدند	کردہ می شدی	کردہ می شدید	کردہ می شدم	کردہ می شدیم
فعل ماضی احتمالی مجہول	کردہ شدہ باشد	کردہ شدہ باشند	کردہ شدہ باشی	کردہ شدہ باشید	کردہ شدہ باشم	کردہ شدہ باشیم
فعل ماضی تمنائی مجہول	کردہ شدے	کردہ شدندے			کردہ شدمے	
فعل مضارع مجہول	کردہ شَود	کردہ شوند	کردہ شوی	کردہ شوید	کردہ شوم	کردہ شویم
فعل حال مجہول	کردہ می شود	کردہ می شوند	کردہ می شوی	کردہ می شوید	کردہ می شوم	کردہ می شویم
فعل مستقبل مجہول	کردہ خواہد شد	کردہ خواہند شد	کردہ خواہی شد	کردہ خواہید شد	کردہ خواہم شد	کردہ خواہیم شد
فعل امر مجہول	کردہ بشود	کردہ بشوند	کردہ بشو	کردہ بشوید	کردہ بشوم	کردہ بشویم
فعل نہی مجہول	کردہ نشود	کردہ نشوند	کردہ مشو	کردہ مشوید	کردہ نشوم	کردہ نشویم

تنبیہ۔ فعل مجہول فعل متعدی سے بنتا ہے، فعل لازم سے کبھی نہیں بنتا ہے۔

☆☆☆

صرف صغیر

صرف صغیر (چھوٹی گردان) یعنی فعل کے صیغہ واحد غائب کی گردان کو صرف صغیر کہتے ہیں۔

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
آغازیدن	شروع کرنا	آغازید	آغازد	بیاغاز	میاغاز
آفریدن	پیدا ہونا، پیدا کرنا	آفرید	آفریند	بیافریں	میافریں
آشامیدن	پینا	آشامید	آشامد	بیاشام	میاشام
آماسیدن	سوجنا	آماسید	آماسد	بیاسام	میاسام
آگاہیدن	خبردار ہونا، جتانا	آگاہید	آگاہد	بیاگاہ	میاگاہ
آرامیدن	آرام کرنا، آرام دینا	آرامید	آرامد	بیارام	میارام
آرمیدن	آرام کرنا	آرمید	آرامد	بیارام	میارام
آزاریدن	ستانا	آزارید	آزارد	بیازار	میازار
آزردن	ستانا، آزردہ ہونا	آزرد	آزارد	بیازار	میازار
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغید	آروغد	بیاروغ	میاروغ
آراستن	سنوارنا	آراست	آراید	بیارای	میارای
آزمودن	آزمانا	آزمود	آزماید	بیازمای	میازمای
آموختن	سیکھنا، سیکھانا	آموخت	آموزد	بیاموز	میاموز
آموزیدن	سیکھنا، سیکھانا	آموزید	آموزد	بیاموز	میاموز
آمرزیدن	بخشنا	آمرزید	آمرزد	بیامرز	میامرز
آمیختن	ملنا، ملانا	آمیخت	آمیزد	بیامیز	میامیز
آمیزیدن	ملنا، ملانا	آمیزید	آمیزد	بیامیز	میامیز
آسودن	آرام پانا	آسود	آساید	بیاسای	میاسای

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
آسائیدن	آرام پانا	آسائید	آساید	بیاسا	میاسا
آویختن	لٹکنا، لٹکانا، لپٹنا	آویخت	آویزد	بیاویز	میاویز
آشُفتن	فریفتہ ہونا، برہم ہونا	آشفت	آشوبد	بیاشوب	میاشوب
آشُوفتن	فریفتہ ہونا، برہم ہونا	آشوفت	آشوبد	بیاشوب	میاشوب
آشوبیدن	فریفتہ ہونا، پریشان ہونا	آشوبید	آشوبد	بیاشوب	میاشوب
آلودن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلود	آلاید	بیالای	میالای
آلائیدن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلائید	آلاید	بیالای	میالای
آمدن	آنا	آمد	آید	بیای	میای
افراختن	بلند کرنا	افراخت	افرازد	بیفراز	میفراز
افرازیدن	بلند کرنا	افرازید	افرازد	بیفراز	میفراز
افروختن	روشن کرنا	افروخت	افروزد	بیفروز	میفروز
افروزیدن	روشن کرنا	افروزید	افروزد	بیفروز	میفروز
ارزیدن	بکنا، برابر ہونا	ارزید	ارزد	بیرز	میرز
افزودن	بڑھنا، بڑھانا	افزود	افزاید	بیفزای	میفزای
افزائیدن	بڑھنا، بڑھانا	افزائید	افزاید	بیفزای	میفزای
انداختن	ڈالنا، پھینکنا	انداخت	اندازد	بینداز	میننداز
اندازیدن	ڈالنا، پھینکنا	اندازید	اندازد	بینداز	میننداز
افگندن	ڈالنا، پھینکنا	افگند	افگند	بیفگن	میفگن
اندوختن	جمع کرنا	اندوخت	اندوزد	بیندوز	میندوز
اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزید	اندوزد	بیندوز	میندوز

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
اَفشُردن	نچوڑنا	افشرد	افشرد،افشارد	بیفشر،بیفشا	میفشر،میفشار
اَنبارَدن	پاٹنا،ڈھیر کرنا	انبارد	انبارَد	بینبار	مینبار
اَنباشتن	پاٹنا،ڈھیر کرنا	انباشت	انبارد	بینبار	مینبار
انگاردن	جاننا	انگارد	انگارَد	بینگار	مینگار
انگاشتن	جاننا	انگاشت	انگارد	بینگار	مینگار
اَفشاندن	جھاڑنا،جھڑکنا	افشاند	افشانَد	بیفشاں	میفشاں
اَنگیختن	اٹھنا،اٹھانا	انگیخت	انگیزد	بینگیز	مینگیز
انگیزیدن	اٹھنا،اٹھانا	انگیزید	انگیزد	بینگیز	مینگیز
اُفتادن	گرنا پڑنا،اتفاق پڑنا	افتاد	افتد	بیفت	میفت
اوفتادن	گرنا پڑنا،اتفاق پڑنا	اوفتاد	اوفتد	بیفت	میفت
آگندن	بھرنا	آگند	آگنَد	بیاگن	میاگن
آمودن	بھرنا،سنوارنا	آمود	آماید	بیامای	میامای
آمادن	بھرنا،سنوارنا	آماد	آماید	بیامای	میامای
آمائیدن	بھرنا،سنوارنا	آمائید	آماید	بیامای	میامای
اِستادن	کھڑا ہونا	استاد	استد	بیست	میست
اِیستادن	کھڑا ہونا	ایستاد	ایستد	بیست	میست
آختن	تلوار کھینچنا	آخت	آخد	بیاخ	میاخ
آوَردن	لانا	آورد	آورَد	بیاور	میاور
آوَریدن	حملہ کرنا	آورید	آورید	بیاوریں	میاوریں
اَندیشیدن	سوچنا	اندیشید	اندیشد	بیندیش	میندیش

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
آہیختن	کھینچنا	آہیخت	آہیزد	بیاہیز	میاہیز
آہیزیدن	کھینچنا	آہیزید	آہیزد	بیاہیز	میاہیز
اُفسُردن	ٹھٹھرنا، بجھانا	افسرد	افسرَد	بیفسر	میفسر
اُستُردن	مونڈنا، صاف کرنا	استرد	استرَد	بیستر	میستر
انجامیدن	تمام ہونا	انجامید	انجامد	بینجام	مینجام
آغشتن	آلودہ ہونا	آغشت			
افراشتن	بلند کرنا	افراشت			
انبودن	ایک دوسرے پر جلنا	انبود			
		ب			
بخشودن	رحم کرنا، بخشش کرنا	بخشود	بخشاید	بخشا	مبخشا
بخشائیدن	رحم کرنا، بخشش کرنا	بخشائید	بخشاید	بخشا	مبخشا
بخشیدن	بخشنا، دینا	بخشید	بخشد	بخش	مبخش
بختن	چھاننا	بیخت	بیزد	ببیز	مبیز
بیزیدن	چھاننا	بزید	بیزد	ببیز	مبیز
باختن	کھیلنا، ہارنا	باخت	بازد	بباز	مباز
بازیدن	کھیلنا، ہارنا	بازید	بازد	بباز	مباز
بافتن	بننا	بافت	بافد	بباف	مباف
بافیدن	بننا	بافید	بافد	بباف	مباف
بالیدن	بڑھنا	بالید	بالد	ببال	مبال
باریدن	برسنا	بارید	بارد	ببار	مبار

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
بوسیدن	چومنا، پرانا ہونا	بوسید	بوسد	ببوس	مبوس
بوئیدن	بو دینا، مہکنا، سونگھنا	بوئید	بوید	ببوئے	مبوئے
بَستن	باندھنا	بست	بندد	بِبَند	مبند
بُردن	لے جانا	برد	بَرَد	ببر	مبر
بُریدن	کاٹنا	برید	بُرَد	بُبُر	مُبُر
بودن	ہونا	بود	بُوَد، باشد	بباش	مباش
بِرِشتن	بھوننا	برشت	بریَد		
بَایستن	چاہنا	بایست	باید		

پ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
پَرداختن	خالی کرنا، مشغول ہونا	پرداخت	پردازد	بپرداز	مپرداز
پردازیدن	فارغ ہونا، سنوارنا	پردازید	پردازد	بپرداز	مپرداز
پیوَستن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوست	پیوندد	بپیوند	مپیوند
پیوَندِیدن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوندید	پیوندد	بپیوند	مپیوند
پاشیدن	چھڑکنا	پاشید	پاشد	بپاش	مپاش
پالودن	صاف کرنا	پالود	پالاید	بپالای	مپالای
پالائیدن	صاف کرنا	پالائید	پالاید	بپالای	مپالای
پاریدن	پھاڑنا، ٹکڑے کرنا	پاریدہ	پارد	بپار	مپار
پالیدن	ڈھونڈنا	پالید	پالد	بپال	مپال
پائیدن	ٹھہرنا، دیر تک رہنا	پائید	پاید	بپای	مپای
پرہیزیدن	بچنا، پرہیز کرنا	پرہیزید	پرہیزد	بپرہیز	مپرہیز

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
پُرسیدن	پوچھنا	پرسید	پرسد	بپرس	مپرس
پَسَندیدن	پسند کرنا	پسندید	پسندد	بپسند	مپسند
پَنْدِیدن	نصیحت کرنا	پندید	پندد	بپند	مپند
پیچیدن	پھیرنا	پیچید	پیچد	بپیچ	مپیچ
پیمودن	ناپنا	پیمود	پیماید	بپیمای	مپیمای
پختن	پکانا	پخت	پزد	بپز	مپز
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرفت	پذیرد	بپذیر	مپذیر
پرستیدن	پوجنا	پرستید	پرستد	پرست	مپرست
پریدن	اڑنا	پرید	پرد	بپر	مپر
پُریدن	بھرنا	پُرید	پُرد	بپُر	مپُر
پَروَردن	پالنا	پرورد	پروَرد	بپرور	مپرور
پوشیدن	چھپانا، ڈھانپنا، پہننا	پوشید	پوشد	بپوش	مپوش
پوئیدن	دوڑنا	پوئید	پوید	بپوی	مپوی
پنداشتن	جاننا، بوجھنا	پنداشت	پندارد	بپندار	مپندار
پیراستن	سنوارنا، چھانٹنا	پیراست	پیراید	بپیرای	مپیرای
پدرُودن	ہانکنا، نکالدینا	پدرود	پدرُوَد	بپدرُو	مپدرُو
پژوهیدن	ڈھونڈنا، فکر کرنا	پژوهید	پژوهد	بپژوه	مپژوه
پژمُردن	کمھلانا	پژمرد	پژمرَد		

ت

تافتن	چمکنا، بٹنا	تافت	تابد	بتاب	متاب

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
تابیدن	پھیرنا، چمکنا	تابید	تابد	بتاب	متاب
تاختن	دوڑنا، دوڑانا	تاخت	تازد	بتاز	متاز
تازیدن	دوڑنا، دوڑانا	تازید	تازد	بتاز	متاز
تَراشیدن	چھیلنا	تراشید	تراشد	بتراش	متراش
تَرابیدن	رِسنا	ترابید	تراود	بتراو	متراو
تَراویدن	رِسنا	تراوید	تراود	بتراو	متراو
تَپیدن	تڑپنا	تپید	تپد	بتپ	متپ
تَرقِیدن	پھٹنا	ترقید	ترقد	بترق	مترق
تَرکِیدن	پھٹنا	ترکید	ترکد	بترک	مترک
تَرِیدن	کھینچنا	ترید	ترد	بتر	متر
تَنِیدن	تننا	تنید	تند	بتن	متن
تَرسیدن	ڈرنا	ترسید	ترسد	بترس	مترس
تُرُنجیدن	آزردہ ہونا، گنجلک پڑنا	ترنجید	ترنجد	بترنج	مترنج
تُوانستن	سکنا، طاقت رکھنا	توانست	تواند	بتواں	متواں
تَفتَن	تپنا، گرم ہونا	تفت	تفتد	بتفت	متفت
تَفتِیدن	گرم ہونا	تفتید	تفتد	بتفت	متفت
تَفسِیدن	گرم ہونا	تفسید	تفسد	بتفس	متفس

ج

جَنگیدن	لڑنا	جنگید	جنگد	بجنگ	مجنگ
جُنبِیدن	ہلنا	جنبید	جنبد	بجنب	مجنب

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
جوشیدن	ابلنا	جوشید	جوشد	بجوش	مجوش
جوئیدن	ڈھونڈنا	جوئید	جوید	بجوی	مجوی
جُستن	ڈھونڈنا	جست	جوید	بجوی	مجوی
جَستن	کودنا	جست	جہد	بجہہ	مجہہ
جَہیدن	کودنا	جہید	جَہد	بجہہ	مجہہ

چ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
چَخِیدن	لڑنا	چخید	چخد	بخ	مخ
چکیدن	ٹپکنا	چکید	چکد	بچک	مچک
چمیدن	ٹہلنا، لچکنا، جھکنا	چمید	چمد	بچم	مچم
چَرِیدن	چرنا	چرید	چرد	بچر	مچر
چَشِیدن	چکھنا	چشید	چشد	بچش	مچش
چلیدن	چلنا	چلید	چلد	بچل	مچل
چِیدن	چننا	چید	چیند	بچیں	مچیں
چَسپیدن	لپٹنا، چپکنا	چسپید	چسپد	بچسپ	مچسپ
چربیدن	غالب ہونا	چربید	چربد	بچرب	مچرب

خ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
خواندن	پڑھنا، بلانا	خواند	خواند	بخواں	مخواں
خواستن	چاہنا	خواست	خواہد	بخواہ	مخواہ
خَرامیدن	ٹہلنا	خرامید	خرامد	بخرام	مخرام

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
خائیدن	چبانا	خائید	خاید	بخای	مخای
خاریدن	کھجلانا	خارید	خارد	بخار	مخار
خَراشیدن	چھیلنا	خراشید	خراشد	بخراش	مخراش
خاستن	اٹھنا	خاست	خیزد	بخیز	مخیز
خِیستن	اٹھنا	خیست	خیزد	بخیز	مخیز
خُفتن	سونا	خفت	خوابد	بخواب	مخواب
خوابیدن	سونا	خوابید	خوابد	بخواب	مخواب
خُسپیدن	سونا	خسپید	خسپد	بخسپ	مخسپ
خَروشیدن	شور کرنا	خروشید	خروشد	بخروش	مخروش
خَریدن	مول لینا	خرید	خرد	بخر	مخر
خَزِیدن	گھسنا	خزید	خزد	بخز	مخز
خموشیدن	چپ رہنا	خموشید	خموشد	بخموش	مخموش
خَندیدن	ہنسنا	خندید	خندد	بخند	مخند
خوشیدن	سوکھنا	خوشید	خوشد	بخوش	مخوش
خِیدن	خم دینا	خید	خِید	بخی	تخی
خمیدن	جھکنا، ٹیڑھا ہونا	خمید	خمد	بخم	تخم
خوردن	کھانا	خورد	خورَد	بخور	مخور
خَلیدن	چبھنا	خلید	خلد	بخل	مخل
خِیسیدن	بھیگنا	خیسید	خیسد	بخیس	مخیس
خُنبیدن	تالی بجانا	خنبید	خنبد	بخنب	مخنب

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
خستن	زخمی ہونا، زخمی کرنا	خست	خستد	بخست	مخست

د

دادن	دینا	داد	دہد	بدہ	مدہ
دانستن	جاننا	دانست	داند	بداں	مداں
داشتن	رکھنا	داشت	دارد	بدار	مدار
دَرَخشیدن	چمکنا	درخشید	درخشد	بدرخش	مدرخش
دَرَفشیدن	کانپنا	درفشید	درفشد	بدرفش	مدرفش
دَرَائیدن	آواز کرنا	درائید	درايد	بدرای	مدرائی
دَریدن	پھاڑنا	درید	درد	بدر	مدر
دَلیدن	دلنا	دلید	دلد	بدل	مدل
دیدَن	دیکھنا	دید	بیند	ببیں	مبیں
دُوشیدن	دوہنا	دوشید	دوشد	بدوش	مدوش
دُژدیدن	چرانا	دزدید	دزدد	بدزد	مدزد
دَویدن	دوڑنا	دوید	دود	بدو	مدو
دُوختن	سینا	دوخت	دوزد	بدوز	مدوز
دُوزیدن	سینا	دوزید	دوزد	بدوز	مدوز
دَمیدن	پھونکنا، جمنا، نکلنا	دمید	دمد	بدم	مدم
دُرُودن	کھیت کاٹنا	درود	دُرُوَد	بدرو	مدرو
دُرْوِیدَن	کھیت کاٹنا	درويد	دُرُوَد	بدرو	مدرو

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی

ر

راندن	ہانکنا، چلانا	راند	راند	براں	مراں
رَزِیدن	رنگنا	رزید	رزد	برز	مرز
رَسیدن	پہنچنا	رسید	رسد	برس	مرس
رَفتن	جانا، چلنا	رفت	رود	برو	مرو
رَنْدِیدن	رندہ کرنا	رندید	رندد	برند	مرند
رَنْجِیدن	آزردہ ہونا	رنجید	رنجد	برنج	مرنج
رُفتن	جھاڑو دینا	رفت	روبد	بروب	مروب
رُوفتن	جھاڑو دینا	روفت	روبد	بروب	مروب
رُوبیدن	جھاڑو دینا	روبید	روبد	بروب	مروب
رَخْشِیدن	چمکنا	رخشید	رخشد	برخش	مرخش
رَقْصِیدن	ناچنا	رقصید	رقصد	برقص	مرقص
رَمِیدن	بھاگنا	رمید	رمد	برم	مرم
رَسْتَن	چھوٹنا	رست	رَہْ	بره	مره
رَہیدن	چھوٹنا	رہید	رہد	بره	مره
رِسْتن	کاتنا	رست	ریسد	بریس	مریس
رِشْتَن	کاتنا	رشت	ریسد	بریس	مریس
رِیسیدن	کاتنا	ریسید	ریسد	بریس	مریس
رُستن	جمنا، اگنا	رست	روید	بروی	مروی
رُوئیدن	جمنا، اگنا	روئید	روید	بروی	مروی

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
رُبودن	لے بھاگنا	ربود	رُباید	برباى	مرباى
ریختن	گرانا، بٹانا	ریخت	ریزد	بریز	مریز
ریزیدن	گرانا، بٹانا	ریزید	ریزد	بریز	مریز
ریدن	پائخانہ کرنا	رید	رید، ریند	بری	مری
ریستن	پائخانہ کرنا	ریست	ریسد	بریس	مریس

ز

زادن	جننا	زاد	زاید	بزای	مزای
زائیدن	جننا	زائید	زاید	بزای	مزای
زاریدن	رونا	زاریید	زارد	بزار	مزار
زوبیدن	رسنا، بچہ پیدا ہونا	زوبید	زوبد	بزوب	مزوب
زیستن	جینا	زیست	زید	بزی	مزی
زَدَن	مارنا	زد	زند	بزن	مزن
زِدُوْدَن	کھرچنا، صاف کرنا	زدود	زداید	بزدای	مزدای
زِدَائیدن	کھرچنا، صاف کرنا	زدائید	زداید	بزدای	مزدای
زِیْبیدن	زیب دینا	زیبید	زیبد	بزیب	مزیب

ژ

ژاژیدن	بیہودہ بکنا، بکواس کرنا	ژاژید	ژاژد	بژاژ	مژاژ
ژولیدن	بکھرنا، الجھنا	ژولید	ژولد	بژول	مژول

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی

س

ساختن	بنانا، موافقت کرنا	ساخت	سازد	بساز	مساز
سِگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالید	سگالد	بسگال	مسگال
سائیدن	گھسنا، پیسنا	سائید	ساید	بسای	مسای
سودن	گھسنا، پیسنا	سود	ساید	بسای	مسای
سِتَدن	لینا	ستد	ستَد		
سِتاندن	لینا	ستاند	ستانَد	بستاں	مستاں
سُپُردن	سونپنا	سپرد	سپارد	بسپار	مسپار
سِپردن	پامال کرنا، راہ چلنا	سِپُرد	سِپَرد	بسپر	مسپر
سُتردن	مونڈنا، چھلنا	سُتُرْد	سترد	بستر	مستر
سِتیزیدن	لڑنا	ستیزید	ستیزد	بستیز	مستیز
سَرائیدن	گانا	سرائید	سراید	بسرای	مسرای
سُرُودن	گانا	سرود	سراید	بسرای	مسرای
سِتائیدن	تعریف کرنا	ستائید	ستاید	بستای	مستای
سُتُودن	تعریف کرنا	ستود	ستاید	بستای	مستای
سِرِشتن	گوندھنا	سرشت	سرِیشد	بسریش	مسریش
سَزِیدن	لائق ہونا	سزید	سزد	بسز	مسز
سَنجیدن	تولنا	سنجید	سنجد	بسنج	مسنج
سُرْفِیدن	کھانسنا	سرفید	سرفد	بسرف	مسرف
سُفتن	پرونا	سفت	سفتد	بسفت	مسفت

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
سُوختن	جلنا، جلانا، روشن کرنا	سوخت	سوزد	بسوز	مسوز
سُنبیدن	سوراخ کرنا	سنبید	سنبد	بسنب	مسنب
سَپُوختن	چبھونا، نکالنا	سپوخت	سپوزد	بسپوز	مسپوز
سَپُوزیدن	چبھونا، نکالنا	سپوزید	سپوزد	بسپوز	مسپوز
سجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجید	سجد	بسج	مسج

ش

شناختن	پہچاننا	شناخت	شناسد	بشناس	مشناس
شائستن	لائق ہونا	شائست	شاید	بشای	مشای
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشید	شاشد	بشاش	مشاش
شِتافتن	دوڑنا	شتافت	شتابد	بشتاب	مشتاب
شِتابیدن	دوڑنا	شتابید	شتابد	بشتاب	مشتاب
شمیدن	سونگھنا	شمید	شمد	بشم	مشم
شپُلیدن	نچوڑنا، سیٹی بجانا	شپلید	شپلد	بشپل	مشپل
شپیلیدن	نچوڑنا، سیٹی بجانا	شپیلید	شپیلد	بشپیل	مشپیل
شِگافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شگافت	شگاند	بشگاف	مشگاف
شِگفُتن	کھلنا	شگفت	شگُفد		
شُدَن	ہونا، جانا	شد	شود	بشو	مشو
شُوُدن	ہونا، جانا	شود	شود	بشو	مشو
شُستن	دھونا	شست	شوید	بشوی	مشوی
شُوئیدن	دھونا	شوئید	شوید	بشوی	مشوی

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
شِکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکست	شکند	بشکن	مشکن
شُمُردن	گننا، جاننا	شمرد	شمرد، شمارد	بشمر، بشمار	مشمر، مشمار
شُوریدن	شور کرنا	شورید	شورد	بشور	مشور
شِکِیبیدن	صبر کرنا	شکیبید	شکیبد	بشکیب	مشکیب
شَنُودن	سننا، سونگھنا	شنود	شنود	بشنو	مشنو
شَنِیدن	سننا، سونگھنا	شنید	شنود	بشنو	مشنو
شَنُفتن	سننا، سونگھنا	شنفت	شنود	بشنو	مشنو
شُکُوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہید	شکوہد	بشکوہ	مشکوہ
شِکُوخیدن	گھوڑے کا الف ہونا	شکوخید	شکوخد	بشکوخ	مشکوخ
شِیُفتن	فریفتہ ہونا	شیفت	شیود، شیبد	بشیو، بشیب	مشیو، مشیب

ط

طَلَبیدن	مانگنا، بلانا، چاہنا	طلبید	طلبد	بطلب	مطلب
طَپیدن	تڑپنا	طپید	طپد	بطپ	مطپ
طَرازیدن	نقش کرنا	طرازید	طرازد	بطراز	مطراز

غ

غُرِیدن	شور کرنا	غرید	غرد	بغر	مغر
غَرِیُویدن	شور کرنا	غریوید	غریود	بغریو	مغریو

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
غَلْطِیْدن	لڑھکنا	غلطید	غلطد	بغلط	مغلط
غَارتیدن	لوٹنا	غارتید	غارتد	بغارت	مغارت
غُنُوْدن	اونگھنا	غنود	غنود	بغنو	مغنو

ف

فَراختن	بلند کرنا	فراخت	فرازد	بفراز	مفراز
فِراشتن	بلند کرنا	فراشت	فرازد	بفراز	مفراز
فِروختن	بیچنا	فروخت	فروشد	بفروش	مفروش
فَروشیدن	بیچنا	فروشید	فروشد	بفروش	مفروش
فَروزیدن	روشن کرنا	فروزید	فروزد	بفروز	مفروز
فُسُردن	بجھنا، بجھانا	فسرد	فسرَد	بفسر	مفسر
فَرسودن	گھسنا، پرانا ہونا	فرسود	فرساید	بفرسای	مفرسای
فَرسَائیدن	گھسنا، پرانا ہونا	فرسائید	فرساید	بفرسای	مفرسای
فَلْخودن	کپاس اوٹنا	فلخود	فلخد	بفلخ	مفلخ
فَلْخیدن	کپاس اوٹنا	فلخید	فلخاید	بفلخای	مفلخای
فِرستادن	بھیجنا	فرستاد	فرستد	بفرست	مفرست
فازیدن	جمائی لینا	فازید	فازد	بفاز	مفاز
فُزُودن	زیادہ کرنا، زیادہ ہونا	فزود	فزاید	بفزای	مفزای
فَرمُودن	فرمانا	فرمود	فرماید	بفرمای	مفرمای
فَشاردن	نچوڑنا	فشارد	فشارَد	بفشار	مفشار

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
فُشُردن	نچوڑنا	فشرد	فشرد،فشارد	بفشر،بفشار	مفشر،مفشار
فَہمِیدن	سمجھنا	فہمید	فہمد	بفہم	مفہم
فِرِیفتن	فریب کھانا،فریب دینا	فریفت	فریبد	بفریب	مفریب

ک

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
کاستن	گھٹنا،گھٹانا	کاست	کاہد	بکاہ	مکاہ
کاہیدن	گھٹنا،گھٹانا	کاہید	کاہد	بکاہ	مکاہ
کاشتن	بونا	کاشت	کارد	بکار	مکار
کاریدن	بونا	کارید	کارد	بکار	مکار
کافتن	کھودنا	کافت	کاود	بکاو	مکاو
کاویدن	کھودنا	کاوید	کاود	بکاو	مکاو
کوفتن	کوٹنا،ٹھوکنا	کوفت	کوبد	بکوب	مکوب
کوبیدن	کوٹنا،ٹھوکنا	کوبید	کوبد	بکوب	مکوب
کفتن	پھٹنا	کفت	کفد	بکف	مکف
کفیدن	پھٹنا	کفید	کفد	بکف	مکف
کشادن	کھلنا،کھولنا	کشاد	کشاید	بکشای	مکشای
کشودن	کھلنا،کھولنا	کشود	کشاید	بکشای	مکشای
کشتن	مارڈالنا	کشت	کشد	بکش	مکش
کشیدن	کھینچنا	کشید	کشد	بکش	مکش
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشید	کوشد	بکوش	مکوش
کردن	کرنا	کرد	کند	بکن	مکن

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
کَنْدن	کھودنا	کَند	کَنَد	بکَن	مکَن
کَنْدیدن	کھودنا	کَندید	کَندد	بکَند	مکَند

م

مالیدن	ملنا	مالید	مالد	بمال	ممال
ماندن	رہنا، مشابہ ہونا	ماند	مانَد	بماں	مماں
مَکیدن	چوسنا	مکید	مکد	بمک	ممک
مُردن	مرنا	مرد	میرد	بمیر	ممیر
مِیختن	پیشاب کرنا	میخت	میزد	بمیز	ممیز
مِیزیدن	پیشاب کرنا	میزید	میزد	بمیز	ممیز

ن

نَواختن	نوازنا	نواخت	نوازد	بنواز	منواز
نَوازیدن	نوازنا	نوازید	نوازد	بنواز	منواز
نِگاشتن	لکھنا، نقش کرنا	نگاشت	نگارد	بنگار	منگار
نِگاریدن	لکھنا، نقش کرنا	نگارید	نگارد	بنگار	منگار
نازیدن	ناز کرنا، فخر کرنا	نازید	نازد	بناز	مناز
نِیازیدن	عاجزی کرنا	نیازید	نیازد	بنیاز	منیاز
ناویدن	ٹیڑھا ہونا، جھکنا	ناوید	ناود	بناو	مناو
نالیدن	رونا، شور کرنا	نالید	نالد	بنال	منال
نامیدن	نام رکھنا	نامید	نامد	بنام	منام

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
نِہادن	رکھنا	نہاد	نہد	بنہ	منہ
نَوِشتن نَبِشتن	لکھنا لکھنا	نوشت نبشت	نویسد	بنویس	منویس
نَوَشتن	لپیٹنا	نوشت	نوردد	بنورد	منورد
نَوَردیدن	لپیٹنا	نوردید	نوردد	بنورد	منورد
نِشَستن	بیٹھنا	نشست	نشیند	بنشیں	منشیں
نِگَریستن	دیکھنا	نگریست	نگرد	بنگر	منگر
نُمودن	دکھلانا، کرنا	نمود	نماید	بنمائے	منمائے
نُوشیدن	پینا	نوشید	نوشد	بنوش	منوش
نِیُوشیدن	سننا	نیوشید	نیوشد	بنیوش	منیوش
نِکُوہیدن	برا کہنا	نکوہید	نکوہد	بنکوہ	منکوہ
نُہُفتن	چھپنا، چھپانا	نہفت			

و

وَرزِیدن	اختیار کرنا، مشق کرنا	ورزید	ورزد	بورز	مورز
وَزِیدن	ہوا چلنا	وزید	وزد	بوز	موز
وَرغَلَانِیدن	بہکانا، بھگانا	ورغلانید	ورغلاند	بورغلاں	مورغلاں

ہ

ہَراسیدن	ڈرنا	ہراسید	ہراسد	بہراس	مہراس
ہازیدن	دیکھنا	ہازید	ہازد	بہاز	مہاز
ہِشتن	چھوڑنا	ہشت	ہلد	بہل	مہل

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	نہی
ہِلِیدن	چھوڑنا	ہلید	ہلد	بہل	مہل

ی

یارَستن	سکنا، طاقت رکھنا	یارست	یارد	بیار	میار
یافتن	پانا	یابد	یابد	بیاب	میاب

☆☆☆

فصل سوم

اسم مشتق کے بیان میں

اسم مشتق۔ مصدر کے بعد اسم کی دوسری قسم اسم مشتق ہے اور اسم مشتق وہ اسم ہے جو فعل سے نکلے اور اس سے کوئی دوسرا لفظ نہ نکلے، فارسی میں اسم مشتق کی پانچ قسمیں ہیں، (۱) حاصل مصدر، (۲) اسم فاعل، (۳) اسم مفعول، (۴) اسم حال، (۵) اسم آلہ۔

۱۔ **حاصل مصدر۔** وہ اسم مشتق ہے جو مصدر کے معنی سے سمجھ میں آنے والے کام یا کیفیت کو بتلائے، جیسے گفتن سے گویائی، رفتن سے روش، خواستن سے خواہش۔

حاصل مصدر بنانے کے قاعدے۔ حاصل مصدر بنانے کا قاعدہ سماعی ہے جو کئی طریقوں سے بنائے جاتے ہیں۔

۱۔ اکثر امر کے واحد حاضر کے آخری حرف کو زیر دے کر (ش) بڑھانے سے جیسے گزار سے گزارش، پرور سے پرورش، رنج سے رنجش۔

۲۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں (الف) بڑھانے سے جیسے پوی سے پویا، چر سے چرا۔

۳۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں (ہ) بڑھانے سے جیسے خند سے خندہ، بوس سے بوسہ۔

۴۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں (الف اور کاف) بڑھانے سے جیسے پوش سے پوشاک۔

۵۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں (آئی) بڑھانے سے جیسے پذیر سے پذیرائی، یار سے یارائی۔

۶۔ کبھی امر کا واحد حاضر ہی حاصل مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے سوز، گداز، آروغ۔

۷۔ کبھی امر کے دو واحد حاضر الف کے ساتھ ملکر جیسے روارو، دوادو، کشاکش۔

۸۔ کبھی امر کے دو واحد حاضر واو کے ساتھ مل کر جیسے سوز وساز، گیرودار، پیچ وتاب

۹۔ کبھی امر اور نہی کے واحد حاضر آپس میں مل کر جیسے دارومدار، خواہ مخواہ، کش مکش۔

۱۰۔ کبھی امر کا واحد حاضر کسی اسم سے مل کر جیسے دسترس۔

۱۱۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں (ی) بڑھانے سے جیسے خموش سے خموشی۔

۱۲۔ کبھی ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب تنہا حاصل مصدر کا کام دیتا ہے جیسے ساخت۔

۱۳۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (گی) لگانے سے جیسے ماندگی، آزردگی، بالیدگی۔

۱۴۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (نی) بڑھانے سے جیسے آمد سے آمدنی۔

۱۵۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (الف) اور (ر) بڑھانے سے جیسے گفتار، رفتار، دیدار، نمودار۔

۱۶۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں کوئی اسم بڑھانے سے، جیسے دست برد، دست داد، کارکرد۔

۱۷۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں کوئی حرف بڑھانے سے، جیسے بازگشت، فروگذاشت، برداشت، دریافت۔

۱۸۔ کبھی ایک ہی مصدر کے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب امر کے واحد حاضر سے مل کر بنتا ہے جیسے گفتگو، جستجو۔

۱۹۔ کبھی ایک مصدر کے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب دوسرے مصدر کے امر کے واحد حاضر سے مل کر بنتا ہے، جیسے زدوکوب، خفت وخیز۔

۲۰۔ کبھی دو مصدروں کے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کو ملانے سے بنتا ہے، جیسے گفت وشنید، نشست وبرخاست۔

۲۔ **اسم فاعل**۔ وہ اسم مشتق ہے جو فعل سے نکلے اور فعل کے کرنے والے کی ذات کو بتلائے۔ جیسے کنندہ، خوانندہ، دانندہ۔

اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں: قیاسی اور سماعی

اسم فاعل قیاسی۔ وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر اور متعین ہے، یعنی امر کے صیغہ واحد حاضر کے آخری حرف کو زیر دے کر (ندہ) بڑھا دینے سے اسم فاعل قیاسی بن جاتا ہے، جیسے کن سے کنندہ (کرنے والا) خوان سے خوانندہ (پڑھنے والا) داں سے داننده (جاننے والا)۔

فائدہ : اسم فاعل قیاسی میں امر کا آخری حرف (ی) ہو تو (ی) کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے زی سے زندہ۔

اسم فاعل سماعی۔ وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر اور متعین نہیں ہے، کئی طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

۱۔ کبھی امر کا صیغہ واحد حاضر کسی اسم سے مل کر بنتا ہے، جیسے جہاں آرا (دنیا کو سنوارنے والا)

۲۔ کبھی امر کے صیغہ واحد حاضر کے آخر میں الف زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے دانا، بینا، گویا

۳۔ کبھی امر کے واحد حاضر میں (گار) لگانے سے بنتا ہے، جیسے پرہیزگار، آمرزگار۔

۴۔ کبھی امر کے واحد حاضر پر کوئی اسم بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے دلنواز، گردن فراز، دل کشا۔

۵۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (ا، ر) بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے خریدار۔

۶۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (گار) لگانے سے بنتا ہے، جیسے پروردگار۔

۷۔ کبھی دو اسموں سے مل کر بنتا ہے، جیسے ماہ رخ، نرگس چشم، سکندر شکوہ۔

۸۔ کبھی اسم جامد کے شروع میں (با) لگانے سے بنتا ہے، جیسے باخدا، باحیا، بامروت۔

۹۔ کبھی اسم جامد کے آخر (ور) لگانے سے بنتا ہے، جیسے نامور، جانور، تاجور، سخنور، ہنرور۔

۱۰۔ کبھی اسم جامد کے آخر (گار) لگانے سے بنتا ہے، جیسے خدمت گار، گنہگار۔

۱۱۔ کبھی اسم جامد کے آخر (مند) لگانے سے بنتا ہے، جیسے دردمند، خردمند، دانشمند، حاجتمند۔

۱۲۔ کبھی اسم جامد کے آخر (چی) لگانے سے بنتا ہے، جیسے خزانچی، نقارچی، توپچی، باورچی۔

۱۳۔ کبھی اسم جامد کے آخر (دار) لگانے سے بنتا ہے، جیسے قلعدار، سپہدار، سردار، دلدار۔

۱۴۔ کبھی اسم جامد کے آخر (آور) لگانے سے بنتا ہے، جیسے دلاور، زورآور، نامآور۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق۔ فاعل وہ شخص، ذات یا شئ ہے جس سے فعل کا صدور یا وقوع ہو، جیسے زید خورد اور زید مرد میں، اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اپنی اشتقاقی

حیثیت سے فعل کو وجود میں لانے والے کو بتلائے، جیسے کنندہ (کرنیوالا) خوانندہ (پڑھنے والا) نویسندہ (لکھنے والا)

۳۔ اسم مفعول۔ وہ اسم مشتق ہے جو فعل سے نکلے اور جس شخص یا شئ پر فعل واقع ہو اس کو بتلائے، اسم مفعول کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) قیاسی (۲) سماعی

اسم مفعول قیاسی۔ وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر اور متعین ہے یعنی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو زبر دے کر (ہ) بڑھا دو جیسے گفت سے گفتہ (کہا ہوا) خورد سے خوردہ (کھایا ہوا) خوان سے خواندہ (پڑھا ہوا)

اسم مفعول سماعی۔ وہ اسم مفعول ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر اور متعین نہیں ہے۔ وہ کئی طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

۱۔ امر کے صیغہ واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم لگانے سے بنتا ہے، جیسے پائمال (پاؤں سے روندا ہوا)

۲۔ کبھی امر کے واحد حاضر کے آخر میں الف بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے پذیرا (قبول کیا ہوا)

۳۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں (ار) بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے گرفتار (پکڑا ہوا)

۴۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے شروع میں کوئی اسم بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے نیم پخت (آدھا پکا ہوا)

۵۔ کبھی اسم مفعول قیاسی پر کسی اسم کے بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے ناز پروردہ، سایہ پروردہ۔

۶۔ کبھی اسم مفعول قیاسی کی (ہ) حذف کر دی جاتی ہے، جیسے خداداد، غبار آلود، دریابرد۔

۷۔ کبھی دو اسموں سے مل کر بنتا ہے، جیسے شہر بدر (جلاوطن) گوہر نثار۔

مفعول اور اسم مفعول میں فرق۔ مفعول وہ ذات یا شئ ہے جس پر کسی کام کرنے والے کا کام واقع ہو، جیسے خواندم آسان فارسی قواعد، میں آسان فارسی قواعد مفعول ہے

اور اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے خواندہ (پڑھا ہوا) نوشتہ (لکھا ہوا)

اسم فاعل واسم مفعول کی جمع بنانے کا قاعدہ۔ اسم فاعل واسم مفعول کے آخری حرف (ہ) کو گاف سے بدل کر الف نون زیادہ کر دو ہر ایک کی جمع بن جائے گی جیسے خواننده سے خوانندگاں (پڑھنے والے) اور خواندہ سے خواندگاں (پڑھے ہوئے)

۴۔ **اسم حال۔** وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول یا دونوں کے کام کے وقت کی حالت معلوم ہو، جیسے حامد خنداں آمد (حامد ہنستا ہوا آیا) اس میں خنداں اسم حال ہے، کیوں کہ وہ فاعل کی حالت کو بتلا رہا ہے، ویدم محمود را گریاں (میں نے محمود کو روتا ہوا دیکھا) اس مثال میں گریاں اسم حال ہے، کیوں کہ وہ مفعول کی حالت کو بتلا رہا ہے۔

اسم حال بنانے کا قاعدہ۔ امر کے واحد حاضر کے آخر میں الف نون بڑھانے سے اسم حال بن جاتا ہے، جیسے خند سے خنداں (ہنستا ہوا) گری سے گریاں (روتا ہوا)۔

فائدہ۔ اسم مفعول جب جملہ میں فاعل یا مفعول کی حالت بیان کریں تو وہ بھی اسم حالیہ ہوتے ہیں، جیسے زدم زید را استادہ وغیرہ۔

۵۔ **اسم آلہ۔** وہ اسم مشتق ہے جو کام کے ذریعہ کو بتلائے یعنی کام کے اوزار کو اسم آلہ کہتے ہیں، جیسے استرہ، قلم تراش۔

اسم آلہ بنانے کا قاعدے۔ اسم آلہ دو طریقوں سے بنائے جاتے ہیں (۱) امر کے واحد حاضر کے اخیر میں (ہ) بڑھانے سے بنتا ہے جیسے استر سے استرہ (۲) امر کے واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم لانے سے بنتا ہے جیسے کفگیر، سرپوش۔

☆☆☆

حاصل مصدر، اسم فاعل قیاسی وسماعی مع مصادر

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
آغازیدن	شروع کرنا	آغاز	شروع	آغازندہ	
آفریدن	پیدا کرنا	آفرینش	پیدائش، ظہور	آفرینندہ	جہاں آفریں
آشامیدن	پینا	آشام	پی	آشامندہ	خون آشام
آماسیدن	سوجنا	آماس	سوجن	آماسندہ	
آگاہیدن	خبردار ہونا، جتانا	آگاہ، آگاہی	خبردار، خبرداری	آگاہندہ	خدا آگاہ
آرامیدن	آرام کرنا، آرام دینا	آرام، آرامش	سُکھ، چین	آرامندہ	دل آرام
آزاریدن	ستانا	آزار، آزردگی	دکھ، تکلیف	آزارندہ	دل آزار
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغ	ڈکار	آروغندہ	
آراستن	سنوارنا	آرائش	سجاوٹ	آرائندہ	جہاں آرا
آزمودن	آزمانا	آزمائش	جانچ، امتحان	آزمائندہ	کار آزما
آموزیدن	سیکھنا، سکھانا	آموزش	سکھائی	آموزندہ	ادب آموز
آمرزیدن	بخشنا	آمرزش	بخشش	آمرزندہ	آمرزگار
آمیزیدن	ملنا، ملانا	آمیزش	ملاوٹ	آمیزندہ	مردم آمیز
آسودن	آسودہ ہونا	آسودگی	سکھ، چین	آسائندہ	
آسائیدن	آرام کرنا	آسائش	سکھ، چین	آسائندہ	
آویختن	لٹکنا، لٹکانا، لپٹنا	آویزش	لٹک، لپٹ	آویزندہ	دل آویز
آشفتن	پریشان ہونا، پریشان کرنا	آشفتگی	فریفتہ، پریشانی	آشوبندہ	شہر آشوب
آشوبیدن	پریشان ہونا، پریشان کرنا	آشوب	گھبراہٹ، بدحواسی	آشوبندہ	شہر آشوب

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
آلودن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلودگی	گندگی، ناپاکی	آلائندہ	
آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلائش	گندگی، ناپاکی	آلائندہ	
آمدن	آنا	آمدنی	آمدنی، کمائی	آئندہ	
ارزیدن	قیمت پانا، برابر ہونا	ارزاں، ارزانی	قیمت، ستاپن	ارزندہ	کم ارز
افزودن	بڑھنا، بڑھانا	افزود	بڑھت، بڑھوتری	افزائندہ	روزافزوں
افزائیدن	بڑھنا، بڑھانا	افزائش	بڑھت، بڑھوتری	افزائندہ	نورافزای
انداختن	ڈالنا، پھینکنا	انداز	ڈال، پھینک	اندازندہ	تیرانداز
اندازیدن	ڈالنا، پھینکنا	اندازہ	تخمینہ، قیاس	اندازندہ	تیرانداز
افگندن	ڈالنا، پھینکنا	افگندگی	ڈال، پھینک	افگنندہ	شیرافگن
افشردن	نچوڑنا	افشار	نچوڑ	افشارندہ	
انباردن	پاٹنا، ڈھیر کرنا	انبار	پاٹ، ڈھیر	انبارندہ	
انپاشتن	پاٹنا، ڈھیر کرنا	اپناشت	پاٹ، ڈھیر	انبارندہ	
انگاردن	جاننا	انگار	جانکاری	انگارندہ	
افشاندن	جھاڑنا، چھڑکنا	افشاں	جھڑاون، چھڑکاؤ	افشانندہ	غلہ افشاں
انگیزیدن	اٹھانا	انگیز، انگیزش	اٹھان، برداشت	انگیزندہ	فتنہ انگیز
افتادن	گر پڑنا، اتفاق پڑنا	افتاد، افتادگی	مصیبت، اتفاق	افتندہ	
آگندن	بھرنا	آگندگی	بھرائی، بھراوٹ	آگندہ	
اِستادن	کھڑا ہونا	استادگی	کھڑا	استندہ	
اندیشیدن	سوچنا	اندیشہ	سوچ فکر، کھٹکا	اندیشندہ	دوراندیش
انجامیدن	آخر ہونا، تمام ہونا	انجام	آخر، انتہا	انجامندہ	

ب

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
بخشودن	رحم کرنا	بخشش	رحم، انعام	بخشاینده	
بخشائیدن	بخشش کرنا	بخشائش	مہربانی	بخشائنده	
بزیدن	چھاننا	بیزش	چھنائی	بیزنده	پارچہ بیز
باختن	کھیلنا، ہارنا	باخت	کھیل، ہار	بازنده	قمار باز
بازیدن	کھیلنا، ہارنا	بازی	کھیل، ہار	بازنده	قمار باز
بافتن	بننا	بافت	بنائی، بناوٹ	بافنده	نور باف
بالیدن	بڑھنا، بڑھانا	بالیدگی، بالش	بڑھاؤ، بڑھاوا	بالنده	
باریدن	برسنا، برسانا	بارش، باریدگی	مینھ، برسات	بارنده	اشکبار
بوسیدن	چومنا، پرانا ہونا	بوسہ، بوسیدگی	چومہ، پرانا پن	بوسنده	زمین بوس
بوئیدن	بو دینا، مہکنا، سونگھنا	بوئے	بو، مہک، سونگھ	بوئنده	بویا
بستن	باندھنا	بندوبست، بندش	انتظام، بندھن	بندنده	شکستہ بند
بُردن	لے جانا	برد	لے جا	بَرنده	نامہ بَر
بریدن	کاٹنا	بُرش	کٹائی، پھانک	بُرنده	
بودن	ہونا، رہنا	بود باش	رہن سہن	باشنده	خوش باش

پ

پرداختن	مشغول ہونا، سنوارنا	پرداخت	مشغولیت، سنوار	پردازنده	چہرہ پرداز
پردازیدن	خالی کرنا، سنوارنا	پرداز	خالی، سجاوٹ	پردازنده	چہرہ پرداز
پیوندیدن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوند	جوڑ، ٹکڑا	پیوندنده	

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
پاشیدن	چھڑکنا، بکھیرنا	پاش	چھڑکاؤ، بکھراؤ	پاشندہ	گہرپاش
پالائیدن	صاف کرنا	پالائش	صفائی	پالاینده	
پاریدن	اڑنا، پھاڑنا، ٹکڑے کرنا	پاریدگی	اڑن، پھٹن، ٹکڑا	پارندہ	
پائیدن	ٹھہرنا، دیر تک رہنا	پائیدگی	ٹھہراؤ	پائندہ	دیرپائے
پرہیزیدن	پرہیز کرنا، بچنا	پرہیز	بچ، بچاؤ	پرہیزندہ	
پرسیدن	پوچھنا	پرسش	پوچھ	پرسندہ	
پسندیدن	پسند کرنا	پسند، پسندیدگی	پسند	پسندندہ	مشکل پسند
پندیدن	نصیحت کرنا	پند	نصیحت	پندندہ	
پیچیدن	پھیرنا، لپیٹنا	پیچش، پیچ	مروڑ، نام بیماری	پیچندہ	سرپیچ
پیمودن	ناپنا	پیمائش	ناپ	پیمائندہ	بادپیما
پختن	پکانا	پُزش	پکائی، پکوان	پزندہ	نان پز
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرائی	قبولیت	پذیرندہ	پذیرا، پوزش پذیر
پرستیدن	پوجنا	پرستش	پوجا، عبادت	پرستندہ	پرستار، بت پرست
پریدن	اڑنا	پرواز	اڑان	پرندہ	
پروردن	پالنا	پرورش	پال پوس	پرورندہ	پروردگار، غریب پرور
پوشیدن	چھپانا، پہننا	پوشش	لباس، پہناوا	پوشندہ	خطاپوش
پوئیدن	دوڑنا	پویش	دوڑ	پوئندہ	پویا
پنداشتن	جاننا، بوجھنا	پندار	سمجھ بوجھ	پندارندہ	
پیراستن	سنوارنا، چھانٹنا	پیرائش	سجاوٹ، چھنائی	پیرائندہ	باغ پیرا
پژوہیدن	ڈھونڈنا، فکر کرنا	پژوہش	دھونڈ، فکر	پژوہندہ	حق پژوہ

ت

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
تابیدن	بل دینا، پھیرنا، چمکنا	تاب، تابش	طاقت، چمک	تابندہ	عالم تاب
تازیدن	دوڑنا، دوڑانا	تازش، ترکتاز	دوڑ بھاگ	تازندہ	یکہ تاز
تراشیدن	چھیلنا، کاٹنا	تراش	چھیل، کاٹ	تراشندہ	موتراش
ترابیدن	رِسنا، ٹپکنا	تراوش	رِساؤ، ٹپکاؤ	تراوندہ	
تپیدن	تڑپنا، گرم ہونا	تپش	تڑپ، گرمی	تپندہ	
ترسیدن	ڈرنا	ترس	ڈر	ترسندہ	خداترس
توانستن	سکنا، طاقت رکھنا	تواں، توانائی	سکت، طاقت	تواننده	توانا

ج

جنبیدن	ہلنا	جنبش	حرکت	جنبندہ	
جوشیدن	ابلنا	جوش، جوشش	ابال	جوشندہ	
جوئیدن	ڈھونڈنا	جویائی	ڈھونڈ، تلاش	جوئندہ	جویا
جُستن	ڈھونڈنا	جستجو	ڈھونڈ، تلاش	جوئندہ	جویا
جَستن، جہیدن	کودنا	جَست	کود، چھلانگ	جہندہ	

چ

چکیدن	ٹپکنا	چکیدگی، چکش	ٹپکن، ٹپکاؤ	چکندہ	
چمیدن	ٹہلنا، لچکنا	چمش	ٹہل، لچک	چمندہ	
چشیدن	چکھنا	چاشنی	چکھائی	چشندہ	نمک چش

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
چیدن	چننا	چیں	چنائی، شکن، بل	چیندہ	خوشہ چیں
چسپیدن	لپٹنا، چپکنا	چسپیدگی	لپٹ، چپک	چسپندہ	دلچسپ
چربیدن	غالب ہونا	چرب	غلبہ	چربندہ	

خ

خواستن	چاہنا	خواہش	چاہت، آرزو	خواہندہ	خیرخواہ
خرامیدن	ٹہلنا	خرام	ٹہل، نرم رفتار	خرامندہ	خوش خرام
خاریدن	کھجلانا	خارش	کھجلی	خارندہ	پشت خار
خراشیدن	چھیلنا	خراش	چھیلائی	خراشندہ	سمع خراش
خاستن	اٹھنا	خیز	اٹھان، موج، لہر	خیزندہ	سحر خیز
خفتن	سونا	خفت	سونائی	خوابندہ	
خوابیدن	سونا	خواب	نیند، سپنا	خوابندہ	
خریدن	مول لینا	خرید	مول	خرندہ	خریدار، ارزاں خر
خموشیدن	چپ رہنا	خموشی	چپ، چپی	خموشندہ	
خندیدن	ہنسنا	خندہ	ہنسی	خندندہ	
خمیدن	جھکنا، ٹیڑھا ہونا	خمیدگی	جھکاؤ، ٹیڑھاپن	خمندہ	
خوردن	کھانا	خورش	خوراک، طعام	خورندہ	
خلیدن	چبھنا	خلش	چبھن، خصومت	خلندہ	
خستن	زخمی ہونا، زخمی کرنا	خستگی	زخمی، زخمی پن	خستندہ	

د

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
دادن	دینا	داد، دہش	فیاضی، شاہ خرچی	دہندہ	نان دہ
دانستن	جاننا	دانش	عقلمندی	دانندہ	دانا، حساب داں
داشتن	رکھنا	داشت	رکھ رکھاؤ	دارندہ	مالدار
درخشیدن	چمکنا	درخش	چمک، روشنی، بجلی	درخشندہ	
دیدن	دیکھنا	دید بینش	نگاہ، دکھائی	بنیندہ	بینا، حق بیں
دزدیدن	چرانا	دزد، دزدی	چور، چوری	دزدندہ	آب دزد
دوختن	سینا	دوخت	سلائی	دوزندہ	خیمہ دوز
دمیدن	پھونکنا، چمکنا، جمنا،	دم	پھونک، چمک	دمندہ	
دُرُودن	کھیت کاٹنا	درود	کھیت کی کٹائی	درونده	

ر

رسیدن	پہنچنا	رسائی	پہنچ	رسندہ	رسا، فریادرس
رفتن	جانا، چلنا	رفتار، روش	چال، چلن، طریقہ	روندہ	گرم رو
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجش	رنج، دکھ	رنجندہ	زود رنج
رُفتن، روفتن	جھاڑو دینا	رُفت، روفت	جھاڑ، پوچھ	روبندہ	خاکروب
رقصیدن	ناچنا	رقص	ناچ	رقصندہ	
رمیدن	بھاگنا	رم	بھاگ	رمندہ	
رَستَن	چھوٹنا	رست، رستگاری	چھوٹ، چھٹکارا	رہندہ	رستگار
رہیدن	چھوٹنا	رہا، رہائی	آزاد، آزادی	رہندہ	رہا

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
روئیدن	اگنا، جمنا	روئیدگی	اگاوٹ	روینده	خودرو
ربودن	لے بھاگنا	ربودگی	اچکاپن	رباینده	دل ربا
ریزیدن	گرانا، بٹانا	ریزش	گراوٹ	ریزنده	عرق ریز

ز

زائیدن	جننا	زائیدگی	جنائی، پیدائش	زاینده	حادثہ زائے
زاریدن	رونا	زار، زاری	رو، رونائی	زارنده	
زدن	مارنا	زد، زنش	مار، پیٹ	زننده	شمشیر زن
زدائیدن	کھرچنا، صاف کرنا	زدائش	کھرچن، صفائی	زداینده	غم زدائے

ژ

ژولیدن	بکھرنا، الجھنا	ژولیدگی	بکھراؤ، الجھاؤ	ژولنده	

س

ساختن	بنانا، موافقت کرنا	ساخت، سازش	بناوٹ، موافقت	سازنده	زرہ ساز
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگال، سگالش	اندیشہ، فکر، خیال	سگالنده	خیر سگال
سائیدن	گھسنا، پیسنا	سائیدگی	گھسائی، پسائی	سائیده	سرمہ سا
ستدن ستاندن	لینا	ستد	لین	ستاننده	کشورستاں
سُپُردن	سونپنا، حوالہ کرنا	سپارش	سونپ، حوالہ	سپارنده	جاں سپار
سُتردن	مونڈنا، چھیلنا	سترگی	مونڈ، چھیلن	سُترنده	

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
ستیزیدن	لڑنا	ستیزہ	لڑائی، جھگڑا	ستیزندہ	
ستائیدن	تعریف کرنا	ستائش	تعریف	ستایندہ	
سرشتن	گوندھنا	سرشت	گوندھائی، فطرت	سرشندہ	
سزیدن	لائق ہونا	سزا	لیاقت، بدلہ	سزندہ	
سفتن	پرونا	سفت	پرو، چھیدائی	سفتندہ	
سوختن	جلنا، جلانا، روشن کرنا	سوخت	جلن، روشنی	سوزندہ	دل سوز
سپوزیدن	چبھونا، نکالنا	سپوزش	چبھن	سپوزندہ	

ش

شناختن	پہچاننا	شناخت شناسائی	پہچان، جان پہچان	شناسندہ	شناسا، حق شناس
شائستن	لائق ہونا	شائستگی	لائق، مناسب	شایندہ	
شتابیدن	دوڑنا	شتاب	دوڑ	شتابندہ	
شگافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شگاف	پھٹن، دراڑ	شگافندہ	خاراشگاف
شِگفتن	کھلنا	شگفت	کشادگی		
شستن	دھونا	شست‌شو	دھلائی	شوینده	
شکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکست، شکن	ٹوٹ، پھوٹ، ہار	شکنندہ	بت شکن
شمردن	گننا، جاننا	شمار	گنتی	شمارندہ	اختر شمار
شوریدن	شور کرنا	شورش	فتنہ، فساد	شورندہ	
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبائی	صبر	شکیبندہ	
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہ	بزرگی، شان	شکوہندہ	

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
شکوخیدن	گھوڑے کا الف ہونا ٹھوکر کھانا	شکوخ	ٹھوکر	شکوخندہ	
شنودن	سننا	شنود	سنائی	شنوندہ	شنوا
شنیدن	سننا	شنوائی	سنائی	شنوندہ	سخن شنوا

ط

طلبیدن	مانگنا، بلانا، چاہنا	طلب	مانگ، بلاوا	طلبندہ	طلبگار
طپیدن	بیقرار ہونا	طپش	بیقراری، گرمی	طپندہ	
طرازیدن	نقش کرنا	طراز	نقش	طرازندہ	صورت طراز

غ

غارتیدن	لوٹنا	غارت	لوٹ	غارتندہ	
غنودن	اونگھنا	غنودگی	اونگھ، نیند	غنوندہ	

ف

فروختن	بیچنا	فروخت	بکری، بکائی	فروشندہ	حلوہ فروش
فشردن	نچوڑنا	فشر	نچوڑ	فشرندہ	جگر فشر
فشاردن	نچوڑنا	فشار	نچوڑ	فشارندہ	جگر فشار
فرسودن	گھسنا، پرانا ہونا	فرسودگی	پرانا پن	فرسائندہ	
فزودن	زیادہ کرنا، زیادہ ہونا	فزائش	زیادہ، زیادتی	فزایندہ	
فرمودن	فرمانا	فرمان، فرمائش	حکم، مطالبہ	فرمایندہ	کارفرما

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
فهمیدن	سمجھنا	فہم	سمجھ بوجھ	فہمندہ	سخن فہم
فریفتن	فریب کھانا، فریب دینا	فریب	دھوکہ، دغا، مکر	فریبندہ	ابلہ فریب

ک

کاستن	گھٹنا، گھٹانا	کاست	گھٹاؤ، کمی	کاہندہ	
کاہیدن	گھٹنا، گھٹانا	کاہش	گھٹاؤ، کمی	کاہندہ	
کاشتن	بونا	کاشت	بوائی، کھیتی	کارندہ	
کاویدن	کھودنا	کاوش	کھود، کرید	کاوندہ	
کوفتن	کوٹنا، ٹھوکنا	کوفت	کٹائی، ٹھوکائی	کوبندہ	
کفیدن	پھٹنا	کفیدگی	پھٹن	کفندہ	
کشادن	کھلنا، کھولنا	کشادگی، کشایش	کھلاپن، فراخی	کشایندہ	مشکل کشا
کشودن	کھلنا، کھولنا	کشود، کشائش	کھلاپن، وسعت	کشایندہ	مشکل کشا
کشتن	مارڈالنا	کشت	مار، قتل	کشندہ	دشمن کش
کشیدن	کھینچنا	کشش	کھچاوٹ	کشندہ	گردن کش
کردن	کرنا	کردار	طرز عمل	کنندہ	نصیحت کن
کِشتن	بونا	کِشت	بوائی، کھیتی		

گ

گدازیدن	گلنا، پگھلنا گلانا، پگھلانا	گداز	گلائی، پگھلائی پگھلاہٹ	گدازندہ	جگرگداز

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
گواریدن	ہضم ہونا	گوارش	ہضم، پچائی	گوارندہ	
گذاشتن	چھوڑنا	گذارش	ادائے احوال	گذارندہ	
گذشتن	گذرنا	گذشت	پیچھے، بعد	گذرندہ	
گزاردن	ادا کرنا	گزارش	ادائے احوال	گزارندہ	نمازگزار
گزیدن	قبول کرنا	گزینش	قبول، قبولیت	گزیندہ	خلوت گزیں
گزیدن	کاٹنا، ڈنک مارنا	گزیدگی	کاٹ، ڈنک	گزندہ	مردم گزا، لب گزا
گرائیدن	خواہش کرنا	گرایش	خواہش، میل	گرایندہ	
گرویدن	رغبت کرنا	گرویدگی	رغبت	گروندہ	
گردیدن گشتن	پھرنا، ہونا	گردش، گشت	چکر، پھیرا، پھرائی	گردندہ	گردان، گوچہ گرد
گریزیدن	بھاگنا	گریز	بھاگ، فرار	گریزندہ	
گریستن	رونا	گریہ	رونائی، رقت	گریندہ	
گرفتن	پکڑنا، قبول کرنا	گرفت	پکڑ، اعتراض	گیرندہ	دامن گیر
گنجیدن	سمانا	گنجائش	سمائی، وسعت	گنجندہ	
گفتن	کہنا	گفتار، گویائی	بات، بولی	گویندہ	گویا

ل

لافیدن	فضول بکنا	لاف	بکواس، ڈینگ	لافندہ	
لرزیدن	کانپنا	لرزش	کپکپی، تھرتھری	لرزندہ	
لغزیدن	پھسلنا	لغزش	پھسلن، غلطی	لغزندہ	

م

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
مالیدن	ملنا	مالش	مَل، ملائی	مالندہ	
ماندن	رہنا، مشابہ ہونا	ماندگی	تھکن	مانندہ	شادماں
مکیدن	چوسنا	مکیدگی	چوس، چوسائی	مکندہ	

ن

نوازیدن	نوازنا	نوازش	عنایت، مہربانی	نوازندہ	بندہ نواز
نگاریدن	لکھنا، نقش کرنا	نگارش	لکھائی، نقش	نگارندہ	صورت نگار
نازیدن	ناز کرنا، فخر کرنا	نازش	ناز، فخر	نازندہ	
نالیدن	رونا، شور کرنا	نالش	رونائی، شکایت	نالندہ	
نوشتن	لکھنا	نوشت	لکھائی، تحریر	نویسندہ	خوش نویش
نوردیدن	لپیٹنا	نورد	لپیٹ، تہ، طے	نوردندہ	رہ نورد
نشستن	بیٹھنا	نشست	بیٹھک	نشیندہ	خاک نشیں
نگریستن	دیکھنا	نگرانی	دیکھ، بھال	نگرندہ	
نمودن	دکھلانا، کرنا	نمود، نمائش	دکھاوا، میلہ، تماشہ	نمایندہ	نمودار
نوشیدن	پینا	نوش	پی	نوشندہ	مے نوش
نیوشیدن	سننا	نیوش	سنائی	نیوشندہ	سخن نیوش
نِکوہیدن	برا کہنا	نکوہش	برائی، ملامت	نکوہندہ	

و

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
ورزیدن	اختیار کرنا، مشق کرنا	ورزش	اختیار، مشق	ورزندہ	
وزیدن	ہوا چلنا	وزش	ہوا، سرسراہٹ	وزندہ	

ہ

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
ہراسیدن	ڈرنا	ہراس	ڈر، خوف	ہراسندہ	

ی

مصدر	معنی مصدر	حاصل مصدر	معنی حاصل مصدر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی
یارَستن	سکنا، طاقت رکھنا	یارائی	سکت، طاقت	یارندہ	
یافتن	پانا	یافت	کمائی، آمدنی	یابندہ	

☆☆☆

اسم مفعول مع مصادر

مصدر	معنی مصدر	اسم مفعول
آختن	تلوار کھینچنا	آختہ
آزمودن	آزمانا	آزمودہ
آفریدن	پیدا کرنا	آفریدہ
ارزیدن	بکنا، برابر ہونا	ارزیدہ
افروختن	روشن کرنا	افروختہ
انباردن	پاٹنا، ڈھیر کرنا	انبارده
اندودن	لیپنا، ملمع کرنا	اندودہ
اندائیدن	لیپنا، ملمع کرنا	اندائیدہ
باریدن	برسنا	باریدہ
بخشیدن	بخشنا، رحم کرنا	بخشیدہ
بوسیدن	چومنا، پرانا ہونا	بوسیدہ
پائیدن	ٹھہرنا	پائیدہ
پروردن	پالنا	پروردہ
پسندیدن	پسند کرنا	پسندیدہ
پیمودن	ناپنا	پیمودہ
تراویدن	رِسنا	تراویدہ
تُوانستن	سکنا، طاقت رکھنا	توانستہ
چریدن	چرنا	چریدہ
خاریدن	کھجلانا	خاریدہ

مصدر	معنی مصدر	اسم مفعول
خواندن	پڑھنا	خواندہ
دانستن	جاننا	دانستہ
دمیدن	پھونکنا	دمیدہ
ربودن	لے بھاگنا	ربودہ
رشتن	کاتنا	رشتہ
روئیدن	اگنا	روئیدہ
زائیدن	جننا	زائیدہ
ساختن	بنانا، موافقت کرنا	ساختہ
ستائیدن	تعریف کرنا	ستائیدہ
سرشتن	گوندھنا	سرشتہ
سودن	گھسنا	سودہ
شوریدن	شور کرنا	شوریدہ
گریختن	بھاگنا	گریختہ
مالیدن	ملنا	مالیدہ
نہادن	رکھنا	نہادہ
نوشتن	لکھنا	نوشتہ
نوشیدن	پینا	نوشیدہ
ہراسیدن	ڈرنا	ہراسیدہ
یارستن	سکنا	یارستہ
یافتن	پانا	یافتہ

اسم حال مع مصادر

مصدر	معنی مصدر	اسم حال
افتادن	گر پڑنا	افتاں
افروزیدن	روشن کرنا	افروزاں
باریدن	برسنا	باراں
بریدن	کاٹنا	براں
پاشیدن	چھڑکنا	پاشاں
پرسیدن	پوچھنا	پرساں
پوئیدن	دوڑنا	پویاں
پریدن	اڑنا	پراں
پیچیدن	لپیٹنا	پیچاں
تابیدن	چمکنا	تاباں
تپیدن	تڑپنا	تپاں
ترسیدن	ڈرنا	ترساں
جنبیدن	ہلنا	جنباں
جوشیدن	ابلنا	جوشاں
جوئیدن	ڈھونڈنا	جویاں
چسپیدن	چپکنا	چسپاں
چکیدن	ٹپکنا	چکاں
چمیدن	ٹہلنا	چماں
خندیدن	ہنسنا	خنداں
خروشیدن	شور کرنا	خروشاں

مصدر	معنی مصدر	اسم حال
خزیدن	گھسنا	خزاں
خموشیدن	چپ رہنا	خموشاں
خواندن	پڑھنا	خواناں
خواستن	چاہنا	خواہاں
خرامیدن	ٹہلنا	خراماں
دویدن	دوڑنا	دواں
درخشیدن	چمکنا	درخشاں
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجاں
رمیدن	بھاگنا	رماں
رقصیدن	ناچنا	رقصاں
رفتن	جانا، چلنا	رواں
سوختن	جلنا، جلانا	سوزاں
ستیزیدن	لڑنا	ستیزاں
شتابیدن	دوڑنا	شتاباں
شائستن	لائق ہونا	شایاں
کشیدن	کھینچنا	کشاں
گفتن	کہنا	گویاں
گریستن	رونا	گریاں
لرزیدن	کانپنا	لرزاں
نازیدن	ناز کرنا	نازاں

اسم آلہ مع مصادر

مصدر	معنی	اسم آلہ	معنی اسم آلہ
استردن	مونڈنا	استرہ	استرہ
پیمودن	ناپنا	پیمانہ	ناپنے کا آلہ
تابیدن	پھیرنا، چمکنا	تابہ	توا
دمیدن	پھونکنا، جمنا	دمہ	دھونکنی
رندیدن	رندہ کرنا	رندہ	رندنے کا اوزار
سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبہ	برما
کوبیدن	کوٹنا، ٹھوکنا	کوبہ	مونگری
مالیدن	ملنا	مالہ	کرنی
مالیدن	ملنا	رومال	رومال
پوشیدن	ڈھانپنا، چھپانا	پاپوش	جوتا
پوشیدن	ڈھانپنا، چھپانا	سرپوش	ڈھکنا
بستن	باندھنا	تہبند	لنگی
تراشیدن	چھیلنا	قلم تراش	چاقو
راندن	ہانکنا، چلانا	مگس راں	مرچھل
رفتن، روفتن	جھاڑو دینا	جاروب	جھاڑو
زدن	مارنا	بادزن	پنکھا
کردن	کرنا	مداد پاک کن	ربڑ
گرفتن	پکڑنا	کفگیر	ڈوئی
گرفتن	پکڑنا	آتش گیر	چمٹا
نمودن	دکھلانا، کرنا	قطب نما	سمت بنانے کا آلہ

مصادرِ مرکبہ

مصدر مرکب	معنی	مصدر مرکب	معنی	مصدر مرکب	معنی
برآمدن	نکلنا، بلند ہونا	ازپادرآوردن	عاجز کرنا	کاربستن	عمل کرنا
درآمدن	داخل ہونا	بدست آوردن	حاصل کرنا	رخنہ بستن	اصلاح کرنا
سرآمدن	ختم ہونا	برافتادن	دور ہونا، نابود ہونا	صورت بستن	حاصل ہونا
بسرآمدن	غالب آنا	درافتادن	بحث کرنا، جھگڑنا	درپوشیدن	دروازہ بند کرنا
برسرآمدن	غالب آنا	بدست افتادن	حاصل ہونا	چشم پوشیدن	اغماز کرنا، تغافل کرنا
بازآمدن	لوٹ آنا، واپس آنا	دست افشاندن	وجد کرنا، رقص کرنا	سرپیچیدن	کسی کام سے انکار کرنا
فراآمدن	نزدیک آنا، ظاہر ہونا	آستیں افشاندن	رد کرنا، بخشنا	گردن پیچیدن	کسی کام سے انکار کرنا
فرازآمدن	نزدیک آنا، ظاہر ہونا	در زیر پائے کسے افتادن	عاجزی کرنا	برانگشت پیچیدن	مشہور کرنا، یاد رکھنا
فرودآمدن	اترنا			برتافتن	پھیرنا، اٹھانا
واآمدن	لوٹ آنا، واپس آنا	براندختن	اکھاڑنا، اٹھانا	سرتافتن	اعراض کرنا، انکار کرنا
بدست آمدن	حاصل ہونا	طرح انداختن	بنیاد ڈالنا	عناں تافتن	اعراض کرنا، انکار کرنا
بجاں آمدن	تنگ ہونا، رنجیدہ ہونا	سپر انداختن	عاجز ہونا، ہار ماننا	برچیدن	اٹھانا، دور کرنا
برآوردن	نکالنا، اٹھانا، بلند کرنا	سپر افگندن	عاجز ہونا، ہار ماننا	بازچیدن	اٹھانا، دور کرنا
درآوردن	داخل کرنا	بازاستادن	کسی کام سے لوٹنا	سفرہ چیدن	دسترخوان بچھانا
گردآوردن	ہلاک کرنا	برآشفتن	غصہ ہونا	برخاستن	کھڑا ہونا، چلا جانا
بسرآوردن	فتح کرنا	بربستن	حاصل کرنا	برخوردن	فائدہ مند ہونا
سربرآوردن	سر اٹھانا	باربستن	سفر کرنا	درخوردن	ملنا، آمنے سامنے ہونا
فرودآوردن	اتارنا	کمر بستن	آمادہ ہونا	واخوردن	ملنا، آمنے سامنے ہونا

مصدر مرکب	معنی
باز خوردن	ملنا، آمنے سامنے ہونا
فرو خوردن	غصہ پینا، برداشت کرنا
بچشم خوردن	نظر لگانا، حسد کرنا
بگوش خوردن	سننا
آب دادن	جانوروں کو پانی پلانا
آتش دادن	غصہ دلانا، چھوڑ دینا
باز دادن	کھولنا، پھیرنا
وا دادن	کھولنا، پھیرنا
بر باد دادن	نیست و نابود کرنا
دست دادن	حاصل ہونا
دست بہم دادن	حاصل ہونا
از دست دادن	ضائع کرنا
سر دادن	داغنا
برداشتن	اٹھانا، بلند کرنا
برپائے داشتن	قائم رکھنا
چشم داشتن	امید رکھنا
چشم براہ داشتن	انتظار کرنا
گوش داشتن	کان لگانا، متوجہ ہونا
گوش فرا داشتن	کان لگانا، متوجہ ہونا

مصدر مرکب	معنی
سر چیزے داشتن	کسی چیز کی خواہش کرنا
چشم دوختن	امید نہ رکھنا
دیدہ بر دوختن	امید نہ رکھنا
وا دیدن	غور سے دیکھنا
بچشم خود دیدن	یقین کے ساتھ دیکھنا
ملک راندن	حکومت کرنا
فرا رسیدن	نزدیک پہنچنا
فرا رسیدن	نزدیک پہنچنا
چشم رسیدن	نظر لگنا
بسر رسیدن	فتح ہونا
آب رفتن	بے عزت ہونا
بر باد رفتن	نیست و نابود ہونا
فرا رفتن	نزدیک جانا
فرو رفتن	معدوم ہونا، مرجانا
درخود فرو رفتن	حیران ہونا
آب ریختن	بے عزت کرنا
آبرو ریختن	بے عزت کرنا
خون ریختن	قتل کرنا

مصدر مرکب	معنی
سر قلیا آتش ریختن	چلم بھرنا
تن زدن	راضی ہونا
تخت زدن	تخت بچھانا
چشمک زدن	پلک مارنا
چشم براہ زدن	راہ دیکھنا
چیں بر پیشانی زدن	پیشانی پر شکن ڈالنا
خشت زدن	اینٹ بنانا
خیمہ زدن	خیمہ کھڑا کرنا
دامن برزدن	دامن اٹھانا
رقم زدن	لکھنا
راہ زدن	لوٹنا
رگ زدن	فصد کھولنا
لقمہ زدن	کھانا کھانا
ساغر زدن	شراب پینا
آبلہ زدن	پھپھولا نکالنا
بوسہ زدن	بوسہ دینا
سخن زدن	بات کہنا

مصدر مرکب	معنی
سرزدن	واقع ہونا
سرپازدن	انکار کرنا
سروازدن	انکار کرنا
شاخ زدن	ڈالی کاٹنا
شیرازہ زدن	شیرازہ باندھنا
طبل زدن	نقارہ بجانا
عشق زدن	عشق ظاہر کرنا
قلم زدن	قلم کھینچنا
چشم برہم زدن	پلک مارنا
برشکستن	رنجیدہ ہونا
خمار شکستن	خمار دور کرنا
زلف شکستن	خم دینا
عنا شکستن	اعراض کرنا
نامہ شکستن	خط لپیٹنا
برشدن	اوپر جانا
بازشدن	لوٹنا
واشدن	کھلنا
فراشدن	آگے جانا
فروشدن	نیست ہونا

مصدر مرکب	معنی
بسر شدن	آخر ہونا
بدست شدن	حاصل ہونا
برطرف شدن	علیحدہ ہونا
دل بازشدن	دل کھلنا
غنچہ بازشدن	کلی کھلنا
بگوش شدن	یقیناً سننا
برکردن	بلند کرنا، اٹھانا
بدست کردن	حاصل کرنا
برباد کردن	نیست ونابود کرنا
بازکردن	کھولنا، جدا کرنا
واکردن	کھولنا، جدا کرنا
درفرازکردن	دوازہ بند کرنا
سرکردن	شروع کرنا
کارکردن	اثر کرنا
برکشیدن	دور کرنا، نکالنا
بازکشیدن	پرہیز کرنا، جدا کرنا
بام کشیدن	پرہیز کرنا، جدا کرنا
واکشیدن	پرہیز کرنا، جدا کرنا
دست کشیدن	پرہیز کرنا

مصدر مرکب	معنی
دست بازکشیدن	پرہیز کرنا
خط کشیدن	مٹانا
قلم درکشیدن	مٹانا
سرکشیدن	نافرمانی کرنا
گردن کشیدن	نافرمانی کرنا
زبان درکشیدن	چپ رہنا
دم درکشیدن	چپ رہنا
ابروبہم کشیدن	رنجیدہ ہونا، اعراض کرنا
روئے درہم کشیدن	رنجیدہ ہونا، اعراض کرنا
سفرہ خوان کشیدن	دسترخوان بچھانا
برکندن	اکھاڑنا
دست کندن	ہاتھ دانتوں سے کاٹنا
دنداں کندن	خلال کرنا
برگرفتن	اٹھانا، جدا کرنا
بگوش گرفتن	قبول کرنا
پاگرفتن	قیام کرنا

مصدر مرکب	معنی	مصدر مرکب	معنی	مصدر مرکب	معنی
پیش گرفتن	اختیار کرنا	ناخن گرفتن	ناخن کترنا	پشت دست گزیدن	افسوس کرنا
باز گرفتن	پھیرنا، باز رکھنا	برگشتن	لوٹنا، واپس ہونا	درماندن	عاجز ہونا
واگرفتن	پھیرنا، باز رکھنا	بازگشتن	لوٹنا، واپس ہونا	فروماندن	عاجز ہونا
چشم گرفتن	اغماز کرنا	برگردیدن	لوٹنا، واپس ہونا	بازماندن	پیچھے رہ جانا
دست گرفتن	مدد کرنا	بازگردیدن	لوٹنا، واپس ہونا	واماندن	پیچھے رہ جانا
در برگرفتن	پہننا، پہنانا	سرگشتن	پریشان ہونا	برنہادن	دور کرنا، سونا
ازسر گرفتن	شروع کرنا	واگشتن	کھلنا، کھلنا	تہمت نہادن	تہمت لگانا
سرخویش گرفتن	باہر جانا	لب گزیدن	افسوس کرنا	سرنہادن	اطاعت قبول کرنا
فرا گرفتن	سیکھنا، یاد کرنا	فروہشتن	لٹکانا	دست یافتن	غالب ہونا
انجام گرفتن	ختم ہونا	دریافتن	معلوم کرنا		

دوسرا باب نحو فارسی کے بیان میں

علم نحو کی تعریف۔ نحو کا لغوی معنیٰ ''طریقہ'' ہے اور اصطلاح میں علم نحو اس علم کو کہتے ہیں جس سے ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے جوڑنے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع۔ اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے اور کلام کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

علم نحو کی غرض وغایت۔ اس علم کی غرض وغایت کلام کی لفظی اور معنوی غلطیوں سے بچنا ہے۔

فصل اول

اسم جامد اور اس کے اقسام کے بیان میں

اسم جامد۔ مصدر اور اسم مشتق کے بعد اسم کی تیسری قسم اسم جامد ہے۔

اسم جامد اس اسم کو کہتے ہیں جو نہ کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی لفظ بنے۔

اسم جامد کے اقسام۔ اسم جامد کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ

وہ اسم جامد ہے جو کسی متعین شخص یا چیز کے لئے بولا جائے جیسے محمود، دلی، لال قلعہ۔

معرفہ کے اقسام۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں، (۱) علم، (۲) ضمیر، (۳) اسم اشارہ، (۴) اسم موصول، (۵) معہود، (۶) اِن پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف، (۷) منادیٰ۔

۱۔ علم۔ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کا نام ہو، جیسے دھلی، دیوبند، حیدرآباد وغیرہ۔ علم کی چھ قسمیں ہیں

(۱) اصلی۔ جو نام ابتدا میں رکھا گیا ہو اور کبھی بدلا نہ گیا ہو، جیسے۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وغیرہ۔

(۲) عرفی۔ عرف یا عرفی وہ نام ہے جو اصل نام کے علاوہ ہو اور اصل سے زیادہ مشہور ہو، جیسے کمال الدین عرف کلن، جمال الدین عرف جمن۔

(۳) **کنیت**۔ جس میں اب، ام یا ابن کی اضافت ہو جیسے ابوسلمہ، ام سلمہ، ابن عباس۔

(۴) **تخلص**۔ وہ اسم ہے جسے شاعر اپنے اصلی نام کے علاوہ کوئی دوسرا مختصر نام خود رکھ لیتے ہیں، جیسے غالب، سعدی، جامی وغیرہ۔

(۵) **خطاب**۔ جو بڑے آدمیوں یا قوم کی طرف سے کسی کو دیا جائے، جیسے شیخ الہند، شیخ الاسلام، شمس العلماء وغیرہ۔

(۶) **لقب**۔ وہ اسم ہے جس سے کسی قسم کا وصف یا عظمت ظاہر ہو، جیسے جہاں گیر لقب ہے نورالدین بادشاہ کا اور عالمگیر لقب ہے اورنگ زیب بادشاہ کا۔

۲۔ ضمیر۔ وہ اسم ہے جو غائب، حاضر یا متکلم کے لئے بنایا جائے، فعل کے چھے صیغوں کی طرح ضمیر کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں، واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

ضمائر۔ ضمیر کی جمع ضمائر ہے، ضمائر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **ضمیر منفصل**۔ او، آنہا، تو، شما، من، ما۔ یہ ضمیریں اسم اور فعل دونوں ہی سے الگ آتی ہیں، اسی لئے ان ضمیروں کو ضمیر منفصل کہتے ہیں۔

فائدہ (۱) واحد غائب کے لئے او کی جگہ وے اور جمع غائب کے لئے آنہا کی جگہ آناں اور اوشاں بھی آتی ہیں۔

فائدہ (۲) واحد حاضر کی ضمیر تو کے بعد اگر را آئے تو، تو کا واو حذف ہو کر تُرا اور واحد متکلم کی ضمیر من کے بعد اگر را آئے تو من کا نون حذف ہو کر مَرا بن جاتا ہے۔

(۲) **ضمیر متصل فاعلی**۔ ند، ی، ید، م، یم۔ یہ ضمیریں صرف فعل سے ملکر آتی ہیں اور ہمیشہ فاعلی ہوتی ہیں اسی لئے ان ضمیروں کو ضمیر متصل فاعلی کہتے ہیں۔ جیسے آمد، آمدند، آمدی، آمدید، آمدم، آمدیم۔

ضمیر متصل فاعلی کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **ضمیر بارز**۔ وہ ضمیر ہے جس کے لئے فعل میں کوئی لفظ موجود ہو جیسے آمدی میں (ی)

۲۔ **ضمیر مستتر**۔ وہ ضمیر ہے جس کے لئے فعل میں کوئی لفظ موجود نہ ہو اور ضمیر کے

فائدہ : ضمیر مستتر صرف تین صیغوں میں پائی جاتی ہے، ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب میں، امر و نہی کے صیغہ واحد حاضر میں۔

(۳) ضمیر متصل مفعولی واضافی ۔ش، شاں، ت، تاں، م، ماں۔ یہ ضمیریں جب فعل کے ساتھ ملکر آتی ہیں تو مفعولی ہوتی ہیں جیسے دادش، دادشاں، دادت، دادتاں، دادندم، دادماں۔ اور جب اسم سے مل کر آتی ہیں تو اضافی ہوتی ہیں جیسے غلامش، غلام شاں، غلامت، غلام تاں، غلامم، غلام ماں۔

فائدہ (۱): کبھی ضمیروں کی جگہ الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے ضمیر غائب کے لئے موصوف، مذکور، ضمیر حاضر کے لئے قبلہ، حضور، ضمیر متکلم کے لئے بندہ، مخلص۔

فائدہ (۲): کسی کلمہ کا آخری حرف گول ۃ نہ ہو تو (ست) بغیر الف کے آئے گا، جیسے۔ زید غلام ست اور اگر کلمہ کا آخری حرف گول ۃ ہو تو است الف کے ساتھ آئے گا، جیسے گفتہ است۔

فائدہ (۳): کسی کلمہ کا آخری حرف گول ۃ ہو اور اس کے بعد ضمیر متصل فاعلی آئے تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے درمیان میں الف زیادہ کر دیتے ہیں جیسے گفتہ اند، گفتہ ای، گفتہ اید، گفتہ ام، گفتہ ایم۔

فائدہ (۴): جب کسی جملہ میں ایک صیغہ کی دو ضمیریں آئیں، ایک فاعلی اور دوسری اضافی تو ضمیرِ اضافی کا ترجمہ خود یا خویشتن کرنا چاہئے، جیسے تو کتابت را چہ کردی؟ (تو نے اپنی کتاب کیا کی؟)

۳۔ اسم اشارہ۔ وہ اسم معرفہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، فارسی میں اسم اشارہ دو ہیں، نزدیک کے لئے این اور دور کے لئے آں، ایں کی جمع اینان، اینہاں اور آں کی جمع آناں، آنہاں آتی ہے۔ اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

فائدہ (۱): اسم اشارہ بعید آں، اور واحد غائب کی ضمیر او، میں یہ فرق ہے کہ اسم اشارہ میں محسوس چیزوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور غائب کی ضمیر میں معنی کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

فائدہ (۲): چناں کی اصل چوں آں ہے، چوں حرف تشبیہ اور آں اسم اشارہ ہے، اور چنیں کی اصل چوں ایں ہے چوں حرف تشبیہ اور ایں اسم اشارہ ہے۔

۴۔اسم موصول۔ ایسا اسم معرفہ ہے کہ اس کے بعد جب تک ایک جملہ نہ لایا جائے وہ ناتمام رہتا ہے، اور اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں، جیسے جو کل آیا تھا وہ زید کا بھائی ہے، اس مثال میں ''جو'' اسم موصول ہے، اور کل آیا تھا صلہ ہے۔ فارسی کے اسمائے موصولہ یہ ہیں۔ ہر کہ، ہر آنکہ، آنکہ، آنا کہ، اشخاص کے لئے اور ہر چہ، آنچہ، ہر آنچہ، اشیاء کے لئے۔ علاوہ ازیں اگر کسی اسم نکرہ کے آخر یائے مجہول آئے اور اس کے بعد لفظ کہ ہو تو وہ بھی اسم موصول بن جائے گا جیسے مرد یکہ، شخصیکہ اور جس اسم نکرہ پر لفظ آں ہو اور اس کے بعد کہ ہو تو وہ بھی اسم موصول ہو جائے گا جیسے آنکس کہ مرا در ہم داد آمد۔

۵۔معہود۔ اسم نکرہ ہو اور اس کا کوئی خاص فرد ذہن یا خارج میں متعین ہو تو وہ معہود کہلاتا ہے۔ اس طرح معہود کی دو قسمیں ہیں (۱) معہود ذہنی (۲) معہود خارجی۔

معہود ذہنی۔ وہ اسم نکرہ ہے جس کا کوئی فرد متکلم یا مخاطب کے ذہن میں متعین ہو جیسے لفظ دوست اسم نکرہ ہے، اب اگر کوئی شخص لفظ دوست بولے اور اس سے اپنے ذہن میں کسی خاص شخص مثلاً محمود کو لے تو یہ معہود ذہنی کہلائے گا۔

معہود خارجی۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے خارج میں کوئی شخص معین مراد لیا جائے۔ جیسے لفظ خلیل سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات مراد لی جائے۔

۶۔مضاف۔ وہ اسم نکرہ ہے جو معرفہ کی ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو وہ بھی معرفہ کہلائے گا، جیسے غلام زید، کتاب من، اسپ ایں وغیرہ۔

۷۔منادیٰ۔ جس کو پکارا جائے اس کو منادی کہتے ہیں اور جس حرف سے پکارا جائے اس کو حرف ندا کہتے ہیں، فارسی میں حرف ندا دو ہیں (اے) اور (الف)۔ اے منادیٰ کے

شروع میں آتا ہے، جیسے اے زید اور الف منادیٰ کے آخر میں، جیسے کریما۔ ان دو کے علاوہ یا اور ایا بھی حرف ندا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

نکرہ ۔

وہ اسم جامد ہے جو کسی غیر متعین شخص یا چیز کے لئے بولا جائے جیسے انسان، قلم، کتاب۔

اسم نکرہ کے اقسام ۔ اسم نکرہ کی بھی سات قسمیں ہیں (۱) اسم مصغر (۲) اسم مکبر (۳) اسم صوت (۴) اسم کنایہ (۵) اسم جمع (۶) اسم منسوب (۷) اسم عدد۔

۱۔ اسم مصغر ۔ وہ اسم نکرہ ہے جو اپنے مسمیٰ کی چھوٹائی کو ظاہر کرے جیسے دریچہ، مشکیزہ، مردک وغیرہ۔

۲۔ اسم مکبر ۔ وہ اسم نکرہ ہے جو اپنے مسمیٰ کی بڑائی کو بیان کرے، جیسے شاہراہ، (بڑا راستہ) شاہباز، (بہادر) خرگاہ (بڑا خیمہ) وغیرہ۔

۳۔ اسم صوت ۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے کسی کی آواز نقل کی جائے، جیسے کوکو، فاختہ کی آواز وغیرہ۔

۴۔ اسم کنایہ ۔ وہ اسم نکرہ ہے جس سے اس کا حقیقی مسمی مخاطب کے سوا کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے، جیسے چنیں، چناں، چنداں وغیرہ۔

۵۔ اسم جمع ۔ وہ اسم نکرہ ہے جو جمع نہ ہو لیکن اس میں جمع کا معنی پایا جائے۔ جیسے جماعت، مجلس، محفل وغیرہ۔

۶۔ اسم منسوب ۔ وہ اسم نکرہ ہے جو کسی جگہ، جماعت، مذہب، شخص، یا خاندان وغیرہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو، جیسے اسلامی، ہندوستانی، حنفی وغیرہ۔

۷۔ اسم عدد ۔ وہ اسم نکرہ ہے جو اپنے مسمی کی گنتی کو بتلائے جیسے تین کتابیں، اس میں لفظ تین عدد ہے اور لفظ کتابیں معدود ہے۔

گنتی فارسی

یک	بست و یک	چہل و یک	شصت و یک	ہشتاد و یک
دو	بست و دو	چہل و دو	شصت و دو	ہشتاد و دو
سہ	بست و سہ	چہل و سہ	شصت و سہ	ہشتاد و سہ
چہار	بست و چہار	چہل و چہار	شصت و چہار	ہشتاد و چہار
پنج	بست و پنج	چہل و پنج	شصت و پنج	ہشتاد و پنج
شش	بست و شش	چہل و شش	شصت و شش	ہشتاد و شش
ہفت	بست و ہفت	چہل و ہفت	شصت و ہفت	ہشتاد و ہفت
ہشت	بست و ہشت	چہل و ہشت	شصت و ہشت	ہشتاد و ہشت
نو	بست و نو	چہل و نو	شصت و نو	ہشتاد و نو
دہ ـ ۱۰	سی ـ ۳۰	پنجاہ ـ ۵۰	ہفتاد ـ ۷۰	نود ـ ۹۰
یازدہ	سی و یک	پنجاہ و یک	ہفتاد و یک	نود و یک
دوازدہ	سی و دو	پنجاہ و دو	ہفتاد و دو	نود و دو
سیزدہ	سی و سہ	پنجاہ و سہ	ہفتاد و سہ	نود و سہ
چہاردہ	سی و چہار	پنجاہ و چہار	ہفتاد و چہار	نود و چہار
پانزدہ	سی و پنج	پنجاہ و پنج	ہفتاد و پنج	نود و پنج
شانزدہ	سی و شش	پنجاہ و شش	ہفتاد و شش	نود و شش
ہفدہ	سی و ہفت	پنجاہ و ہفت	ہفتاد و ہفت	نود و ہفت
ہژدہ	سی و ہشت	پنجاہ و ہشت	ہفتاد و ہشت	نود و ہشت
نوزدہ	سی و نو	پنجاہ و نو	ہفتاد و نو	نود و نو
بست ـ ۲۰	چہل ـ ۴۰	شصت ـ ۶۰	ہشتاد ـ ۸۰	صد ـ ۱۰۰
	ہزار	لک	صد لک	
	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	

اسم ذات واسم صفت

معنی کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم ذات ۔ وہ اسم ہے جس سے کسی شی کی صرف ذات سمجھی جائے، اچھائی یا بُرائی سمجھ میں نہ آئے، جیسے دلی، دیوار، درخت۔

(۲) اسم صفت ۔ وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی اچھائی یا بُرائی یا کوئی اور وصف سمجھا جائے، جیسے نیک، بد، بلند، پست، دانا، بینا، سیاہ، سرخ۔ اس صفت کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) صفت مشبہ ۔ وہ صفت ہے جو موصوف میں ہمیشہ پائی جائے، جیسے ایں طفل ذہین است، ایں پیر عاقل است، ان مثالوں میں لڑکا کو ہمیشہ ذہین کہا جائیگا، اور بوڑھا کو ہمیشہ عاقل کہا جائے گا۔

(۲) اسم تفضیل ۔ وہ اسم ہے جو اپنے موصوف میں صفت کی زیادتی کو بتلائے، اور اس کے تین درجے ہیں، ادنی، اوسط، اعلیٰ۔ جیسے حامد ذہین است، میں ذہین حامد کی ادنیٰ درجہ کی صفت ہے اور اس کو تفضیل نفسی بھی کہتے ہیں، اور حامد از محمود ذہین تر است، میں ذہین تر حامد کی اوسط درجہ کی صفت ہے اور اس کو تفضیل جزئی بھی کہتے ہیں، اور حامد ذہین ترین است، میں ذہین ترین حامد کی اعلیٰ درجہ کی صفت ہے اور اس کو تفضیل کلی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ۔ مصادر تمام کے تمام اسم ذات ہیں اور اسم مشتق تمام کے تمام اسم صفت اور جامد ذات اور صفت دونوں ہوتے ہیں۔

☆☆☆

فصل دوم

مفرد اور مرکب کے بیان میں

مفرد۔ وہ کلمہ ہے جو اکیلا ہو کسی دوسرے لفظ سے ملا ہوا نہ ہو جیسے روز، شب، ماہ۔

مرکب۔ وہ کلمہ ہے جو دو کلموں یا اس سے زیادہ سے مل کر بنے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں،

(۱) مرکب مفید، (۲) مرکب غیر مفید۔

مرکب غیر مفید

نامکمل بات کو غیر مفید کہتے ہیں۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب امتزاجی (۴) مرکب غیر امتزاجی۔

(۱) مرکب اضافی۔ وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے آبِ دریا۔

مضاف۔ وہ اسم ہے جس کی نسبت کسی دوسرے اسم کی طرف کی جائے۔

مضاف الیہ۔ وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی نسبت کی گئی ہو۔

اضافت۔ دو اسموں کے درمیان جو نسبت پائی جاتی ہے اس کو اضافت کہتے ہیں۔

علامتِ اضافت۔ دو اسموں کے درمیان جو نسبت ہوتی ہے، اس نسبت کے اظہار کے لئے جو علامت آتی ہے، اس علامت کو اضافت کہتے ہیں۔

علامتِ اضافت کی تعداد۔ فارسی میں علامت اضافت سات ہیں (۱) کسرہ، یہ علامت کثرت سے آتی ہے، جیسے کتابِ احمد، قلمِ محمود، دواتِ حامد (۲) فتحہ، یہ علامت صرف اس وقت آتی ہے جب ضمیر متصل کے واحد غائب کی ضمیر (ش)، واحد حاضر کی ضمیر (ت) اور واحد متکلم کی ضمیر (م) مضاف الیہ ہو، جیسے غلامش، غلامت، غلامم (۳) ہمزہ، یہ علامت اسوقت آتی ہے جب مضاف کا آخری حرف ہائے مختفی ہو، جیسے نامۂ او، خامۂ تو، جامۂ من۔ (۴) یائے مجہول مع ہمزہ، یہ علامت اسوقت آتی ہے جب مضاف کا آخری حرف الف یا واو ہو، جیسے خدائے جہاں،

مانگنے والا) (۶) از، جیسے کتاب از احمد (احمد کی کتاب) (۷) را، اس علامت کے وقت مضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مضاف بعد میں، جیسے وزیر را پسر بود (وزیر کا لڑکا تھا)

اردو میں علامتِ اضافت گیارہ ہیں، کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نی، نے، میں، سے۔ کا، را، نا۔ واحد مذکر کے لئے، جیسے غلام او (اس کا غلام) غلام تو (تیرا غلام) غلام خود (اپنا غلام)۔ کے، رے، نے۔ جمع مذکر کے لئے، جیسے غلامان او (اس کے غلام) غلامان تو (تیرے غلام) غلامان خود (اپنے غلام)۔ کی، ری، نی۔ مؤنث کے لئے چاہے وہ واحد ہو یا جمع، جیسے کتاب او (اس کی کتاب) کتاب تو (تیری کتاب) کتاب خود (اپنی کتاب)۔ میں اور سے بہت کم آتے ہیں مگر آتے ضرور ہیں، جیسے مال از بہر آسائش عمر ست (مال زندگی میں آرام کے لئے ہے) اور فریبِ دشمن مخور، وغرور مداح مخر (دشمن سے دھوکہ مت کھا، تعریف کرنے والے سے غرور مت خرید) ان دونوں مثالوں میں اضافت کی علامت کا ترجمہ میں اور سے، سے کیا گیا ہے۔

اضافت کی قسمیں۔ اضافت کی تین قسمیں ہیں (۱) اضافت مستوی، (۲) اضافت مقلوبی، (۳) فک اضافت۔

(۱) اضافت مستوی۔ اضافت مستوی کا معنیٰ سیدھی اضافت، اس اضافت میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، جیسے رسولِ خدا، اس میں مضاف پہلے ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔

(۲) اضافت مقلوبی۔ اضافت مقلوبی کا معنیٰ الٹی اضافت، اس اضافت میں مضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مضاف بعد میں اور اضافت کی علامت کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے جہاں پناہ (دنیا کی پناہ) اس میں مضاف الیہ پہلے ہے اور مضاف بعد میں اور علامت اضافت کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۳) فک اضافت۔ کبھی اضافت مستوی میں بھی کسرہ نہیں لاتے ہیں اور اس کسرہ نہیں لانے کو فک اضافت کہتے ہیں جیسے نور محمد، شاہجہاں، سرچشمہ، سرخیل، صاحبدل وغیرہ۔

مرکب اضافی کی تقسیم۔ مرکب اضافی کی معنیٰ کے اعتبار سے دس قسمیں ہیں۔

۱۔ بیانی۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف کی اصلیت کا بیان ہو جیسے خاتم طلا۔

۲۔ **تملیکی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف، مضاف الیہ کی ملک ہو جیسے اسپ احمد۔
۳۔ **تخصیصی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف خاص ہو، جیسے برادر محمود۔
۴۔ **توضیحی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف کی وضاحت پائی جائے، جیسے شہر کوفہ۔
۵۔ **تشبیہی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مشبہ بہ کی اِضافت مشبہ کی طرف کی گئی ہو، جیسے شیشۂ دل (دل کا شیشہ) یعنی شیشہ جیسا دل، دل مشبہ ہے اور شیشہ مشبہ بہ۔
۶۔ **ظرفی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو، جیسے آبِ چاہ۔
۷۔ **ابنی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں ابن کی اضافت اب کی طرف ہو، جیسے احمدِ حامد،
۸۔ **اقترانی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں شمولیت کے معنی پایا جائے، جیسے نامۂ عنایت۔
۹۔ **مجازی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف خیالی ہو، مقصود مضاف الیہ ہو، جیسے سرہوش۔
۱۰۔ **ملابستی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس میں مضاف کو مضاف الیہ سے کچھ مناسبت ہو، جیسے مدرسۂ ما۔

فائدہ ۔ تخصیصی اور توضیحی میں فرق یہ ہے کہ تخصیصی میں مضاف، مضاف الیہ کا جز ہوتا ہے، جیسے دستِ احمد، میں دست، احمد کا جز ہے۔ اور توضیحی میں مضاف، مضاف الیہ کا کل ہوتا ہے، جیسے شہر کوفہ میں شہر، کوفہ کا کل ہے۔

(۲) مرکب توصیفی ۔ وہ مرکب ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے، جیسے آب سرد۔

موصوف ۔ وہ اسم ہے جس کی اچھائی یا بُرائی بیان کی جائے۔

صفت ۔ اچھائی یا برائی کو صفت کہتے ہیں۔

علامت مرکب توصیفی ۔ اس کی تین علامتیں ہیں (۱) کسرہ جیسے کلاہِ نو (۲) ہمزہ، جیسے جامۂ نو (۳) یائے مجہول مع ہمزہ جیسے دانائے کامل۔

مرکب توصیفی کے اقسام ۔ مرکب توصیفی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) صفت مستوی ۔ وہ مرکب توصیفی ہے جس میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں جیسے نان گرم۔

(۲) صفت مقلوبی ۔ وہ مرکب توصیفی ہے جس میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں۔ اور اس میں علامت حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے نیک مرد۔

فائدہ۔ موصوف اگر جمع ہو تو اس کی صفت مفرد ہی آئے گی، جیسے چشمان سیاہ۔

(۳) مرکب امتزاجی۔ وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو کلمے ملکر ایک ہو جائیں، جیسے گفتگو، جستجو، دلپسند وغیرہ۔

۴۔ مرکب غیر امتزاجی۔ وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو کلمے مل کر بھی جدا جدا معلوم ہوں۔

مرکب غیر امتزاجی کے اقسام

۱۔ مرکب عددی۔ جو دو عدد سے مل کر بنے۔ عدد گنتی کو کہتے ہیں جیسے بست و یک۔

۲۔ مرکب تعدادی۔ جو عدد اور معدود سے مل کر بنے۔ عدد گنتی کو کہتے ہیں اور معدود گنی ہوئی چیز کو، جیسے سہ مرد، میں سہ عدد ہے اور مرد معدود۔

۳۔ مرکب تمیزی۔ جو ممیّز اور تمیز سے مل کر بنے ممیّز جس کی پوشیدگی اور ابہام کو دور کی جائے اور تمیز پوشیدگی دور کرنے والے لفظ کو کہتے ہیں جیسے دہ من جو، میں دہ من ممیّز ہے اور جَو تمیز ہے۔

۴۔ مرکب اشاری۔ جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے جیسے ایں کتاب، میں ایں اسم اشارہ ہے اور کتاب مشار الیہ۔

۵۔ مرکب موصولی۔ جو اسم موصول اور صلہ سے مل کر بنے جیسے ہر کہ می آید، میں ہر کہ اسم موصول ہے اور می آید صلہ۔

تنبیہ۔ کاف صلہ اور کاف بیانیہ میں فرق یہ ہے کہ کاف صلہ کا ترجمہ جو یا جس ہوتا ہے اور کاف بیانیہ کا ترجمہ کہ، ہی ہوتا ہے۔

۶۔ مرکب تفسیری۔ جو مفسَّر اور مفسِّر سے مل کر بنے، مفسَّر ظاہر کئے ہوئے کو اور مفسِّر ظاہر کرنے والے کو کہتے ہیں جیسے زید یعنی برادر احمد آمد، میں زید، مفسَّر ہے، یعنی، حرف تفسیر، اور برادر احمد مفسِّر ہے۔

۷۔ مرکب حالی۔ جو حال اور ذوالحال سے مل کر بنے۔ حال وہ اسم یا جملہ ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اور جس کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں۔ جیسے زید دواں آمد (زید دوڑتا ہوا آیا) میں دواں حال ہے اور زید ذوالحال۔

۸۔ مرکب جاری۔ جو جار اور مجرور سے مل کر بنے، جیسے در خانہ، میں در حرف جار اور خانہ مجرور ہے۔

۹۔مرکب عطفی۔ جومعطوف علیہ اور معطوف سے مل کر بنے، معطوف علیہ جو حرف عطف سے پہلے ہو اور معطوف جو حرف عطف کے بعد ہو جیسے زید و بکر آمدند، میں زید معطوف علیہ ہے، واو حرفِ عطف اور بکر معطوف ہے۔

۱۰۔مرکب تاکیدی۔ جو تاکید اور مؤکد سے مل کر بنے، تاکید مضبوط کرنے کو اور مؤکد مضبوط کئے ہوئے کو کہتے ہیں۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی۔

تاکید لفظی۔ جو لفظوں کی تکرار سے بنے، جیسے زید مرد است مرد۔ اس میں پہلا مرد مؤکد ہے اور دوسرا مرد تاکید۔

تاکید معنوی۔ جو کلمۂ تاکید سے بنے، جیسے جملہ مردماں آمدند، میں جملہ تاکید ہے اور مردماں مؤکد۔

۱۱۔مرکب تشبیہی۔ جو مشبہ اور مشبہ بہ سے مل کر بنے، مشبہ جس کو تشبیہ دیں اور مشبہ بہ جس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے، حرفِ تشبیہ، جس حرف کے ذریعہ تشبیہ دیں، جیسے زید در دلاوری چوں شیر است۔ اس مثال میں زید مشبہ ہے شیر مشبہ بہ ، چوں حرف تشبیہ اور دلاوری وجہ تشبیہ۔

۱۲۔مرکب استثنائی۔ جو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مل کر بنے۔ مستثنیٰ منہ جس سے کچھ نکالا گیا ہو اور مستثنیٰ جس کو نکالا گیا ہو، حرف استثنا جس حرف کے ذریعہ نکالا گیا ہو اور استثنا نکالنے کو کہتے ہیں،

مرکب استثنائی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) استثناء متصل۔ جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہوں جیسے قوم آمد مگر زید۔ اس میں قوم مستثنیٰ منہ ہے اور زید مستثنیٰ اور دونوں ایک جنس سے ہیں۔

(۲) استثناء منقطع۔ جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے نہ ہوں جیسے نان خورد مگر آب۔ اس میں نان مستثنیٰ منہ ہے اور آب مستثنیٰ اور دونوں دو جنس سے ہیں۔

۱۳۔مرکب بدلی۔ جو مبدل منہ اور بدل سے مل کر بنے، مبدل منہ جس کے بدلے کوئی اسم آئے اور بدل وہ اسم ہے جو مبدل منہ کے بدلے آئے اور بدل کی چار قسمیں ہیں:

(۱) بدل کل۔ جو مبدل منہ کا عین ہو جیسے احمد برادرِ خالد آمد، میں برادر خالد، احمد کا عین ہے۔

(۲) بدل بعض۔ جو مبدل منہ کا جز ہو جیسے حمید دستش قوی است (حمید اس کا ہاتھ مضبوط ہے) میں دست، حمید کا جز ہے۔

(۳) بدل اشتمال ۔ جو مبدل منہ سے متعلق ہو جیسے محمود جامہ اش کہنہ شد (محمود اس کا کپڑا پرانا ہو گیا) میں جامہ، بدل ہے اور محمود مبدل منہ۔

(۴) بدل غلط ۔ جو غلط مبدل منہ کے بعد آئے جیسے احمد را، نے حمید را دیدم (احمد کو، نہیں حمید کو میں نے دیکھا) میں احمد غلط مبدل منہ کا، حمید بدل ہے۔

مرکب مفید

پوری بات کو مرکب مفید کہتے ہیں اور مرکب مفید کو مرکب تام، کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں اور جملہ کی الفاظ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ ۔ وہ جملہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے ان میں ایک محکوم علیہ ہوتا ہے اور دوسرا محکوم بہ۔ محکوم علیہ عموماً پہلے ہوتا ہے اور محکوم بہ بعد میں ہوتا ہے۔ محکوم علیہ کو مبتدا کہتے ہیں اور محکوم بہ کو خبر کہتے ہیں۔

(۲) جملہ فعلیہ ۔ وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل، یا فعل، فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر بنے۔ فعل اگر لازم ہے تو جملہ فعل اور فاعل سے مل کر مکمل ہو جاتا ہے اور اگر متعدی ہے تو فعل فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر مکمل ہوتا ہے، جیسے زید آمد، اس میں زید فاعل ہے اور آمد فعل اور دونوں مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اور جیسے زید قرآن خواند، اس میں خواند فعل ہے، زید فاعل اور قرآن مفعول، ان تینوں کے ملنے سے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فاعل

وہ ذات ہے جس سے فعل صادر ہو یا فعل اس کے ساتھ قائم ہو جیسے مرد زید یا زد زید، میں زید فاعل ہے۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) فاعل مظہر ۔ اس فاعل کو کہتے ہیں جو لفظوں میں ظاہر ہو

(۲) فاعل مضمر ۔ اس فاعل کو کہتے ہیں جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو جیسے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب، امر کے واحد حاضر اور نہی کے واحد حاضر میں۔

مفعول مالم یسم فاعلہ ۔ وہ مفعول ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے زدہ شد زید (زید مارا گیا) میں زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے کیونکہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔

مفعول

مفعول کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) **مفعول بہ**۔ وہ مفعول ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے زدم زیدرا (میں نے زید کو مارا) میں زید مفعول بہ ہے۔

(۲) **مفعول فیہ**۔ وہ مفعول ہے جس سے کام کا وقت یا جگہ معلوم ہو۔

اگر کام کی جگہ معلوم ہو تو اس مفعول فیہ کو ظرف مکان کہتے ہیں جیسے رفتم در بازار (میں بازار گیا) میں بازار مفعول فیہ ظرف مکان ہے، اور اگر کام کا وقت معلوم ہو تو وہ مفعول فیہ ظرف زمان ہے جیسے روزہ داشتم بروز جمعہ (میں نے جمعہ کو روزہ رکھا) میں روزِ جمعہ مفعول فیہ ظرف زمان ہے۔

(۳) **مفعول لہٗ**۔ وہ مفعول ہے جس کے سبب کام ہوا ہو جیسے زدم زیدرا برائے ادب، میں ادب مفعول لہٗ ہے۔

(۴) **مفعول معہ**۔ وہ مفعول ہے جو مفعول بہ کے بعد آئے اور اس پر با، مع کے معنیٰ میں ہو جیسے زدم زیدرا با بکر (میں نے زید کو مارا بکر کے ساتھ) میں با بکر مفعول معہ ہے۔

(۵) **مفعول مطلق**۔ وہ مفعول ہے جس میں فعل کے بعد اس کے مصدر یا حاصل مصدر کا ذکر ہو جیسے نشستم نشستن امیر (میں امیر کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا) میں نشستن امیر مفعول مطلق ہے۔

خبریہ اور انشائیہ۔ جملہ اسمیہ وفعلیہ میں سے ہر ایک کی معنیٰ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

(۱) **جملہ خبریہ**۔ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زید غلام است، اس میں زید کے غلام ہونے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔

(۱) **جملہ انشائیہ**۔ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں جیسے زن زیدرا (زید کو تو مار) اس میں زید کے مارنے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں۔

☆☆☆

جملہ کی چار قسموں کا بیان

۱۔ **جملہ اسمیہ خبریہ**۔ وہ جملہ ہے جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زید غلام است (زید غلام ہے) یہ جملہ مبتدا اور خبر سے مل کر بنا ہے، کیونکہ زید مبتدا ہے اور غلام خبر، است حرف ربط اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ **جملہ اسمیہ انشائیہ**۔ وہ جملہ ہے جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے، لیکن اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، جیسے زید چہ گویا است (زید کیا بولنے والا ہے؟) یہ جملہ بھی مبتدا اور خبر سے مل کر بنا ہے کیونکہ زید مبتدا ہے، چہ حرفِ استفہام، گویا خبر، است حرف ربط۔ اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں۔

۳۔ **جملہ فعلیہ خبریہ**۔ وہ جملہ ہے جو فعل، فاعل سے یا فعل فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر بنے اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زدم زید را (میں نے زید کو مارا) یہ جملہ فعل، فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر بنا ہے، کیونکہ زدم فعل با فاعل ہے اور زید مفعول اور را علامت مفعول اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔

۴۔ **جملہ فعلیہ انشائیہ**۔ وہ جملہ ہے جو فعل، فاعل سے یا فعل فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر بنے اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں جیسے بزن زید را (زید کو تو مار) یہ جملہ بھی فعل، فاعل اور مفعول تینوں سے مل کر بنا ہے کیونکہ بزن فعل ہے اور اس میں واحد حاضر کی پوشیدہ ضمیر اس کا فاعل ہے اور زید مفعول اور را علامت مفعول اور اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔

(۱) امر، جیسے بگو (۲) نہی، جیسے مگو (۳) تمنی، جیسے کاش! عالم شدمے (۴) ندا، جیسے اے کریم کرم کن (۵) قسم، جیسے بخدا چنین است (۶) تعجب، جیسے زید چہ گویا است (۷) استفہام، جیسے زید! چہ می کنی۔ (۸) عرض، یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے پیش من چرا نمی آئی۔ (۹) عقود، یعنی وہ الفاظ جو معاملات میں استعمال کئے جاتے ہیں جیسے بشش می فروشم، ہبچ می خرم (۱۰) دعا جیسے خدا حافظ و ناصر تو باد۔

فصل سوم

ترکیبوں کے بیان میں

(۱) مرکب اضافی بدو اسم۔ جیسے رسولِ خدا (خدا کا رسول)

ترکیب۔ رسول مضاف، خدا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

مرکب اضافی بسہ اسم۔ جیسے نامِ رسول خدا (خدا کے رسول کا نام)

ترکیب۔ نام مضاف، رسول مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف ہوا خدا کا، نام رسول مضاف، اپنے خدا مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(۲) مرکب توصیفی۔ جیسے آب سرد (ٹھنڈا پانی)

ترکیب۔ آب موصوف سرد صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہوا۔

(۳) مرکب اشاری۔ جیسے ایں کتاب من (یہ میری کتاب)

ترکیب۔ ایں اسم اشارہ، کتاب مضاف، من مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مشار الیہ، ایں اسم اشارہ، اپنے مشار الیہ سے مل کر مرکب اشاری ہوا۔

(۴) مرکب موصولی۔ جیسے ہر کہ می آید (جو آتا ہے)

ترکیب۔ ہر کہ اسم موصول، می آید، فعل با فاعل صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مرکب موصولی ہوا۔

(۵) مرکب تعدادی۔ جیسے سہ مرد (تین مرد)

ترکیب۔ سہ عدد، مرد معدود، عدد اپنے معدود سے مل کر مرکب تعدادی ہوا۔

(۶) مرکب تمیزی۔ جیسے دہ من جَو (دس من جو)

ترکیب۔ دہ عدد، من معدود، عدد اپنے معدود سے مل کر ممیّز، جَو تمیز، ممیّز اپنے تمیز سے مل کر مرکب تمیزی ہوا۔

(۷) مرکب عطفی۔ جیسے زید و بکر (زید اور بکر)

ترکیب۔ زید معطوف علیہ، واو حرف عطف، بکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مرکب عطفی ہوا۔

(۸) مرکب جاری۔ جیسے درخانہ (گھر میں)

ترکیب۔ در حرف جار، خانہ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مرکب جاری ہوا۔

(۹) مرکب تفسیری۔ جیسے زید یعنی برادرِ احمد (زید یعنی احمد کا بھائی)

ترکیب۔ زید مُفَسَّر، یعنی، حرفِ تفسیر، برادر مضاف، احمد مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مُفَسِّر، مُفَسَّر، حرفِ تفسیر اور مفسِر سے مل کر مرکبِ تفسیری ہوا۔

(۱۰) مرکب تشبیہی۔ جیسے زید چوں شیر (زید شیر کے مانند)

ترکیب۔ زید مشبہ، چوں حرف تشبیہ، شیر مشبہ بہ، مشبہ اپنے مشبہ بہ سے ملکر مرکب تشبیہی ہوا۔

(۱۱) مرکب حالی۔ جیسے زید دواں (زید دوڑتا ہوا)

ترکیب۔ زید ذوالحال، دواں حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مرکب حالی ہوا۔

(۱۲) مرکب تاکیدی۔ جیسے مرد دست مرد (مرد ہے مرد)

ترکیب۔ پہلا مرد مؤکد دوسرا مرد تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مرکب تاکیدی ہوا۔

(۱۳) مرکب استثنائی۔ جیسے قوم مگر زید (لوگ مگر زید)

ترکیب۔ قوم مستثنیٰ منہ، مگر حرف استثنا، زید مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مرکب استثنائی ہوا۔

(۱۴) مرکب بدلی۔ جیسے احمد برادر خالد (احمد خالد کا بھائی)

ترکیب۔ احمد مبدل منہ، برادر مضاف، خالد مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل، مبدل منہ، اپنے بدل سے مل کر مرکب بدلی ہوا۔

فائدہ۔ غیر مفید مرکبات سب کے سب جزءِ جملہ ہوتے ہیں۔

جملہ اسمیہ خبریہ۔ جیسے احمد ذہین است (احمد ذہین ہے)

ترکیب۔ احمد مبتدا، ذہین خبر، است حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ اسمیہ انشائیہ۔ جیسے زید چہ گویا است (زید کیا بولنے والا ہے)

ترکیب۔ زید مبتدا، چہ حرفِ استفہام، گویا خبر، است حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ خبریہ۔ جیسے زدم زیدرا (میں نے زید کو مارا)

ترکیب۔ زدم فعل با فاعل، زید مفعول، را علامت مفعول، فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ انشائیہ۔ جیسے مدرسہ برو (مدرسہ تو جا)

ترکیب۔ برو فعل، واحد حاضر کی پوشیدہ ضمیر فاعل، مدرسہ مفعول فیہ، برو فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

جملہ انشائیہ کے دس اقسام کی ترکیبیں۔

(۱) امر۔ جیسے بزن زیدرا (زید کو تو مار)

ترکیب۔ بزن فعل، اس میں واحد حاضر کی ضمیر مستتر فاعل، زید مفعول، را علامت مفعول۔ بزن فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) نہی۔ جیسے مزن زیدرا (زید کو تو مت مار)

ترکیب۔ مزن فعل، اس میں واحد حاضر کی ضمیر مستتر فاعل، زید مفعول، را علامت مفعول۔ مزن فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) تمنی۔ جیسے کاش عالم شدمے (کیا اچھا ہوتا کہ میں عالم ہوتا)

ترکیب۔ کاش حرف تمنا، شدمے فعل ناقص، اس میں واحد متکلم کی ضمیر اس کا اسم اور عالم خبر۔ شدمے فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) تعجب۔ جیسے زید چہ گویا است (کیا زید بولنے والا ہے؟)

ترکیب۔ زید مبتدا، چہ حرف تعجب، گویا خبر، است حرف ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) دعا۔ جیسے خدا حافظ و ناصر تو باد (خدا تیری حفاظت اور مدد کرنے والا ہو)

ترکیب۔ باد فعل ناقص، خدا اس کا اسم، حافظ معطوف علیہ، واو حرف عطف، ناصر

معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف، تو مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، با فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) استفہام۔ جیسے **چہ می کنی** (تو کیا کرتا ہے)

ترکیب۔ می کنی، فعل با فاعل، چہ حرف استفہام مفعول، می کنی فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۷) ندا۔ جیسے **اے کریم کرم کن** (اے مہربانی کرنے والے مہربانی کر)

ترکیب۔ اے حرف ندا، کریم منادیٰ، حرف ندا اپنے منادیٰ سے مل کر ندا ہوا، کن فعل، اس میں واحد حاضر کی ضمیر مستتر فاعل، کرم مفعول۔ کن فعل با فاعل اپنے مفعول سے ملکر، جواب ندا۔ ندا، اپنے جواب ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۸) قسم۔ جیسے **بخدا زید عالم است** (خدا کی قسم زید عالم ہے)

ترکیب۔ بخدا کی اصل سوگند خورم بخدا ہے۔ خورم فعل با فاعل، سوگند مفعول، ب حرف جار، خدا مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا خورم کے، خورم فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر قسم، زید مبتدا، عالم خبر، است حرف ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۹) عرض۔ یعنی شوق دلانا۔ جیسے **پیش من چرا نمی آئی** (میرے پاس تو کیوں نہیں آتا ہے)

ترکیب۔ نمی آئی فعل با فاعل، پیش مضاف، من مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، چرا حرف استفہام۔ نمی آئی فعل با فاعل اپنے مفعول فیہ اور حرف استفہام سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۰) عقود۔ نکاح اور بیع جیسے معاملات کو عقود کہتے ہیں، جیسے **می فروشم** (میں بیچتا ہوں) حال، جواب میں خریدنے والا کہے **می خرم**، (میں خریدتا ہوں) حال۔

ترکیب۔ می فروشم فعل با فاعل اور می خرم فعل با فاعل دونوں مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

جملہ موصولہ۔ وہ جملہ ہے جو اسم موصول اور صلہ سے مل کر بنے۔ جیسے **ہر چہ از دوست می رسد نیکو است** (جو کچھ دوست سے حاصل ہوتا ہے، اچھا ہے)

جملہ موصولہ کی ترکیب۔ ہر چہ اسم موصول، می رسد فعل، اس میں واحد غائب کی پوشیدہ ضمیر فاعل، از حرف جار، دوست مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا می رسد فعل کے، می رسد فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، نیکو خبر، است حرف ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ موصولہ ہوا۔

جملہ معطوفہ۔ وہ جملہ ہے جو حرف ربط کے ذریعہ دو جملوں سے مل کر بنے، جیسے **آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند** (وہ پیالہ ٹوٹ گیا اور وہ ساقی نہ رہا)

جملہ معطوفہ کی ترکیب۔ آں اسم اشارہ، قدح مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر فاعل ہوا بشکست کا، بشکست فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، آں اسم اشارہ، ساقی مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر فاعل ہوا نماند کا، نماند فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

جملہ مشروطہ۔ وہ جملہ ہے جو شرط اور جزا سے مل کر بنے، جیسے **اگر زید خواہد آمد انعام خواہد یافت** (اگر زید آئے گا تو انعام پائے گا)

ترکیب۔ اگر حرف شرط، خواہد آمد فعل، زید فاعل، خواہد آمد فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط ہوا، اور خواہد یافت فعل اس میں واحد غائب کی پوشیدہ ضمیر اس کا فاعل، انعام مفعول، خواہد یافت فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر جزا ہوا شرط کا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ مشروطہ ہوا۔

جملہ مُعَلِّلَہ۔ وہ جملہ ہے جو علت اور معلول دو جملوں سے مل کر بنے، پہلا جملہ معلول ہوتا ہے اور دوسرا جملہ علت۔ جیسے **از آنجا واپس آمدم کہ خوف دزداں بود** (وہاں سے میں واپس آیا کیوں کہ چوروں کا ڈر تھا)

ترکیب۔ آمدم فعل با فاعل، واپس مفعول، از حرف جار، آں اسم اشارہ، جا، مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق آمدم فعل کے۔ آمدم فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معلول ہوا، کہ

حرف علت، خوف مضاف، وزداں مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا بود فعل تام کا، بود فعل تام اپنے فاعل سے مل کر علت ہوا معلول کا، معلول اپنی علت سے مل کر جملہ معللہ ہوا۔

جملہ مبینہ۔ وہ جملہ ہے جو مبیّن اور بیان سے مل کر بنے۔ جیسے شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود، اس کی اصل یہ ہے کہ شنیدم ایں سخن کہ لقمان سیہ فام بود (میں نے یہ بات سنی کہ لقمان سیاہ رنگ کا تھا)

ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل، ایں اسم اشارہ، سخن مشار الیہ، اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مفعول مبین، کہ حرف بیان، بود فعل ناقص، لقمان اس کا اسم، سیہ فام خبر، بود فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بیان ہوا، ایں سخن مبین اپنے بیان سے مل کر مفعول ہوا شنیدم کا، شنیدم فعل با فاعل، اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جملہ مبینہ ہوا۔

جملہ تمثیلیہ۔ وہ جملہ ہے جو ممثل لہ اور ممثل سے مل کر بنے، پہلا جملہ ممثل لہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ ممثل جیسے تواضع کند ہوشمند گزیں، نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں (تواضع عقلمند آدمی اختیار کرتا ہے۔ پھلوں سے لگی ہوئی ٹہنی جھک جاتی ہے)

ترکیب۔ کند فعل، ہوشمند فاعل، تواضع مفعول اول، گزیں مفعول ثانی، کند فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ممثل لہ ہوا، نہد فعل، شاخ موصوف، پر میوہ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، سر مفعول، بر حرف جار، زمیں مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا نہد فعل کا، نہد فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ممثل ہوا، ممثل لہ اپنے ممثل سے مل کر جملہ تمثیلیہ ہوا۔

جملہ معترضہ: وہ جملہ ہے، جو کلام کے درمیان واقع ہو اور ماقبل و مابعد سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو جیسے احمد خدا رحم کند بر و ہنوز نیامد (احمد، خدا رحم کرے اس پر۔ ابھی تک نہیں آیا)

ترکیب: نیامد فعل، احمد فاعل، ہنوز مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کند فعل، خدا فاعل، رحم مفعول، بر، حرف جار، او، مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کند فعل کے، کند فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ معترضہ ہوا۔

☆☆☆

تیسرا باب حروف کے بیان میں

حروف۔حرف کی جمع حروف ہے اور حروف کی دو قسمیں ہیں۔:

ا۔حروف تہجی۔ وہ حروف ہیں جو کلمہ کی ترکیب کے واسطے بنائے گئے ہیں۔اور وہ فارسی میں بتیس (۳۲) ہیں۔ث ح ص ض ط ظ ع ق یہ آٹھ حروف خاص عربی کے ہیں اور پ چ ژ گ یہ چار حروف خاص فارسی کے ہیں۔اور باقی بیس حروف عربی فارسی دونوں میں مشترک ہیں۔

۲۔حروف معنوی۔ وہ حروف ہیں جو بغیر دوسرا کلمہ کے ملائے اس کے معنی سمجھ میں نہ آئے۔حروف معنوی کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مفردہ (۲) مرکبہ

حروف معنوی مفردہ۔

وہ حروف ہیں جو بغیر دوسرا کلمہ کے ملائے اس کے معنی سمجھ میں نہ آئے اور وہ اکیلا ہو اور اس کے دس حروف ہیں۔ ا ب ت ش ک م ن و ہ ی۔

ا۔ الف ___ پندرہ معنوں میں آتا ہے

(۱) برائے ندا۔اسم کے آخر میں جیسے کریما (اے کریم) اور اگر اسم کا آخری حرف پہلے ہی سے الف ہو تو (ی) کے ساتھ الف زیادہ کیا جائے گا، جیسے خدایا (اے خدا)۔

(۲) برائے ندبہ۔اسم کے آخر میں جیسے دریغا، حسرتا، دردا (افسوس)

(۳) برائے دعا۔مضارع کی دال سے پہلے جیسے کناد، باد (کیجئے، ہوجیو) مکناد

مباد (مت کیجئے، مت ہوجیو)

(۴) برائے قسم۔ اسم کے آخر میں جیسے ربا (رب کی قسم) حقا (حق کی قسم)۔

(۵) برائے عطف۔ دو اسموں کے درمیان جیسے شباروز (رات اور دن)

(۶) برائے اتصال۔ مکرر اسموں کے درمیان جیسے شباشب (رات رات سے ملی ہوئی) لبالب (ہونٹ ہونٹ سے ملا ہوا)۔

(۷) برائے تعظیم۔ اسم کے آخر میں جیسے شب وروز مخدومنا طالبا (رات اور دن ہمارے آقا چاہنے والے ہیں)

(۸) برائے تنوین۔ اسم کے آخر میں جیسے اصلاً ندارد (وہ ذات نہیں رکھتا ہے)

(۹) بمعنی کثرت۔ اسم کے آخر میں جیسے خوشا (بہت خوش)

(۱۰) بمعنی اسم فاعل۔ امر حاضر کے آخر میں جیسے دانا (جاننے والا) بینا (دیکھنے والا) گویا (بولنے والا)

(۱۱) بمعنی اسم مفعول۔ امر حاضر کے آخر میں جیسے پذیرا (قبول کیا ہوا)

(۱۲) بمعنی طرف۔ اسم کے آخر میں جیسے سراز یددارد، چہ سیلاب عمر (کیا زندگی کا سیلاب زید کی طرف سر رکھتا ہے)

(۱۳) لیاقت۔ امر کے آخر میں خط پاکیزہ ؤ مرغوب وخوانا (خط عمدہ اور پسندیدہ اور پڑھنے کے لائق ہے)۔

(۱۴) بمعنی است۔ اسم کے آخر میں جیسے زود اکہ کند غنچہ گل شہرت جم را (جلد ہے کہ پھول کا غنچہ بہت شہرت حاصل کرے گا)

(۱۵) زائد۔ فعل کے آخر میں جیسے گفتا (گفت) اسم کے شروع میں جیسے اسکندر (سکندر) حرف کے شروع میں جیسے ابے حکم شرع آب خوردن خطاست (شریعت کے حکم کے بغیر پانی پینا غلطی ہے)

۲۔ ب ___ بیس معنوں میں آتی ہے

(۱) بمعنی ابتداء۔اسم کے شروع میں جیسے بنام جہاندار جاں آفریں (دنیا کو پیدا کرنے والے دنیا کے مالک کے نام سے شروع کرتا ہوں)

(۲) بمعنی قسم۔اسم کے شروع میں جیسے بخدا ایں کار نہ کردم (خدا کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا)

(۳) بمعنی در۔اسم کے شروع میں جیسے من بمسجد رفتم (میں مسجد میں گیا)

(۴) بمعنی بر۔اسم کے شروع میں جانم بلب رسید (میری جان ہونٹ پر پہونچی)

(۵) بمعنی را۔اسم کے شروع میں جیسے کتاب خود باحمد داد (اپنی کتاب اس نے احمد کو دی)

(۶) بمعنی برائے۔اسم کے شروع میں جیسے بطواف کعبہ رفتم (میں کعبہ کے طواف کے واسطے گیا)

(۷) بمعنی سبب۔اسم کے شروع میں جیسے باعمال نیک رستگاری یابی (اچھے کاموں کیوجہ سے تو نجات پائیگا)

(۸) بمعنی طرف۔اسم کے شروع میں جیسے از خانہ بصحرا دویدم (گھر سے جنگل کی طرف میں دوڑا)

(۹) بمعنی از۔مصدر کے شروع میں جیسے جمال دوست بدیدن نمی شود آخر (دوست کا حسن دیکھنے سے تشفی نہیں ہوتی ہے)

(۱۰) بمعنی مع۔اسم کے شروع میں جیسے بخیر وعافیت رسیدم (میں خیر وعافیت کے ساتھ پہونچا)

(۱۱) بمعنی مدد۔اسم کے شروع میں جیسے بلشکر تواں کرد ایں کارزار (لشکر کی مدد سے تو یہ مقابلہ کرسکتا ہے)

(۱۲) بمعنی عوض۔اسم کے شروع میں جیسے ایکہ می گوئی چرا جامے بجائے می خری (اے شخص تو کہتا ہے کہ کوئی کپڑا جگہ کے بدلہ میں کیوں خریدتا ہے۔

(۱۳) بمعنی موافق ۔ اسم کے شروع میں جیسے بخلق جہاں آفریں کار کن (دنیا کے پیدا کرنیوالے کی پیدائش کے موافق کام کر)

(۱۴) بمعنی تشبیہ ۔ اسم کے شروع میں جیسے بصورت تو کمتر آفرید خدا (تیری صورت جیسا اللہ نے نہیں پیدا کیا)

(۱۵) بمعنی مقابلہ ۔ اسم کے شروع میں جیسے مہر بروئے او ہیچ ست (سورج اس کے چہرہ کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے)

(۱۶) بمعنی باوجود ۔ اسم کے شروع میں جیسے بعصیاں درِ رزق برکس نہ بست (گناہوں کے باوجود روزی کا دروازہ کسی پر اس نے بند نہیں کیا۔

(۱۷) بمعنی لائق ۔ اسم کے شروع میں جیسے صائب کنونکہ درد بدر ماں نماندہ است (صحیح اب درد علاج کے لائق نہیں رہا ہے)

(۱۸) بمعنی الصاق ۔ دو اسم کے بیچ میں جیسے دمبدم ساعت بساعت عشق تو افزوں شود (ہر گھڑی ہر گھنٹہ تیرا عشق زیادہ ہو رہا ہے)

(۱۹) بمعنی اضافت ۔ اسم کے شروع میں جیسے ورزرداری بہ زور محتاج نہ (اور اگر تو روپیہ پیسہ رکھتا ہے تو طاقت کا محتاج نہیں ہے)

(۲۰) زائد ۔ اسم پر جیسے آں قطرہ ام کہ چرخ بدورا فگندمرا (میں وہ قطرہ ہوں کہ آسمان کی گردش نے مجھ کو پھینک دیا)۔ فعل پر جیسے بگفت ، بگو۔ حرف پر جیسے بجز گنہ نہ کردم کارے (گناہ کے علاہ کوئی کام میں نے نہیں کیا)

فائدہ ۔ بے کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ اسم اشارہ پر آتی ہے تو اسم اشارہ کا الف دال سے بدل جاتا ہے جیسے بایں سے بدیں باں سے بداں۔

۳۔ ت ___ چار معنوں میں آتی ہے۔

(۱) بمعنی خود ۔ اسم کے آخر میں جیسے بکرمت مرا بخش (اپنی مہربانی سے مجھ کو بخش)

(۲) برائے ضمیر اضافی اسم کے آخر میں جیسے بارت بردم (میں تیرا بوجھ لے گیا)

(۳) برائے ضمیر مفعولی۔ فعل کے آخر میں جیسے گفتمت (میں نے تجھ کو کہا)
(۴) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے بالشت اصل میں بالش ہے بمعنی تکیہ۔

۴۔ ش ___ پانچ معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی حاصل مصدر ۔ امر کے واحد حاضر کے آخر میں جیسے گردش (چکر) آمیزش (ملاوٹ) دانش (عقلمند)
(۲) بمعنی خود۔ اسم کے آخر میں جیسے زید کارش خوب کرد (زید نے اپنا کام خوب کیا)
(۳) بمعنی ضمیر اضافی۔ اسم کے آخر میں جیسے غلامش (اس کا غلام) نامش (اس کا نام)
(۴) بمعنی ضمیر مفعولی۔ فعل کے آخر میں جیسے دادمش طعام (میں نے اس کو کھانا دیا)
(۵) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے خودش آمدم (میں اپنے آپ آیا)

۵۔ م ___ نو معنوں میں آتی ہے

(۱) بمعنی ضمیر فاعلی۔ فعل کے آخر میں جیسے گفتم (میں نے کہا) رفتم (میں گیا) کردم (میں نے کیا)
(۲) بمعنی ضمیر مفعولی۔ فعل کے آخر میں جیسے چہ می فرمائیم یعنی چہ فرمائی مرا (آپ کیا فرماتے ہیں مجھ کو)
(۳) بمعنی ضمیر اضافی ۔ اسم کے آخر میں جیسے دلم (میرا دل) اسپم (میرا گھوڑا) غلامم (میرا غلام)
(۴) بمعنی نہی ۔ امر حاضر کے شروع میں جیسے مکن (تو مت کر) مرو (تو مت جا) مدہ (تو مت دے)
(۵) بمعنی خود۔ اسم کے آخر میں جیسے بلطفم بدہ (اپنی مہربانی سے دے)
(۶) بمعنی ہستم ۔ اسم کے آخر میں جیسے فقیرم بکرم گناہم مگیر یعنی فقیر ہستم (میں فقیر ہوں مہربانی سے میرے گناہ کو مت پکڑ)
(۷) برائے تانیث۔ اسم کے آخر میں جیسے خان سے خانم، بیگ سے بیگم۔

(۸) برائے تعین تعداد۔ عدد کے آخر میں جیسے یکم (پہلا) دوم (دوسرا) سوم (تیسرا)

(۹) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے مردم در (آدمی کو پھاڑنے والا)

۶۔ ن ___ پانچ معنوں میں آتا ہے

(۱) برائے نفی۔ فعل کے شروع میں جیسے نکرد (اس نے نہیں کیا) نگفت (اس نے نہیں کہا) نرفت (وہ نہیں گیا)

(۲) برائے استفہام۔ فعل کے شروع میں جیسے طعام نہ خوردی؟ (کیا تو نے کھانا نہیں کھایا)

(۳) برائے نسبت۔ اسم کے آخر میں جیسے جوش سے جوشن، جوش (زرہ)

(۴) برائے مصدر۔ مصدر کے آخر میں جیسے کردن، گفتن، خواندن۔

(۵) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے پاداش سے پاداشن (بدلہ)

۷۔ واو ___ پانچ معنوں میں آتا ہے۔

(۱) برائے عطف۔ دو اسموں کے درمیان جیسے آمد زید و بکر (زید اور بکر آیا) کبھی دو جملوں کے درمیان جیسے زید آمد و خالد رفت (زید آیا اور خالد گیا)

(۲) برائے تصغیر۔ اسم کے آخر میں جیسے پسر سے پیسرو (چھوٹا لڑکا)

(۳) برائے نسبت۔ اسم کے آخر میں جیسے ہند سے ہندو (ہندو والا)

(۴) بمعنی حال۔ جملہ کے شروع میں جیسے زدم زید را و پدرش استادہ بود (میں نے زید کو مارا حالانکہ اس کا باپ کھڑا تھا)۔

(۵) زائد۔ اسم میں یائے نسبت سے پہلے جیسے دھلی سے دھلوی (دھلی والا) دو حرفی کلمہ بمند کے ساتھ جیسے تنومند، برومند

واو ___ واو کے اقسام

واو کی چار قسمیں ہیں:

(۱) واو معروف۔ وہ واو جو ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے جیسے نور، طور، دور کی واو۔

(۲) واو مجہول۔ جو واو ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے جیسے مور، شور اور زور کی واو۔

(۳) واو لین۔ جو واو ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے غور، تول اور دوڑ کی واو

(۴) واو معدولہ۔ جو واو لکھنے میں آئے اور پڑھنے میں نہ آئے جیسے خود، خویش اور خواجہ کی واو۔

۸۔ ہائے ہوز ___ چھ معنوں میں آتی ہے

(۱) برائے اسم مفعول۔ فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں جیسے خرد سے خوردہ، گفت سے گفتہ، خفت سے خفتہ۔

(۲) برائے حاصل مصدر، فعل امر کے واحد حاضر کے آخر میں جیسے گریہ (رونائی) خندہ (ہنسی)

(۳) برائے تصغیر۔ اسم کے آخر میں جیسے دخترہ (چھوٹی لڑکی) پسرہ (چھوٹا لڑکا)

(۴) برائے نسبت۔ اسم کے آخر میں جیسے سبزہ (ہرے رنگ والا) نشانہ (نشان والا) پیمانہ (ناپ والا)

(۵) برائے مشابہت۔ اسم کے آخر میں جیسے دستہ (ہاتھ جیسا) چرخہ (آسمان جیسا) چشمہ (آنکھ جیسا)

(۶) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے ستمگارہ (ظلم کرنیوالا) میخوارہ (شراب پینے والا)

ہائے ہوز کی چار قسمیں ہیں

(۱) اصلی ملفوظی۔ وہ ہا، جو کلمہ کا جز ہو اور پڑھنے میں بھی آئے جیسے کوہ، زرہ، گرہ۔

(۲) اصلی مختفی۔ وہ ہا، جو کلمہ کا جز ہو مگر پڑھنے میں نہ آئے جیسے خواجہ، خامہ، جامہ۔

(۳) وصلی ملفوظی۔ وہ ہا، جو کلمہ کا جز نہ ہو اور پڑھنے میں آئے جیسے روز سے روزہ، دختر سے دخترہ، پسر سے پسرہ۔

(۴) وصلی مختفی۔ وہ ہا، جو کلمہ کا جز نہ ہو اور پڑھنے میں بھی نہ آئے جیسے نام سے نامہ، دست سے دستہ، چشم سے چشمہ۔

۹۔ ی ___ ی کے اقسام

(ی) کی تین قسمیں ہیں:

(۱) یائے معروف۔ جو یا ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے۔ جیسے نبی، علی، ولی کی یا۔

(۲) یائے مجہول۔ جو یا ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے جیسے دیر، سویر، ریل کی یا

(۳) یائے لین۔ جو یا ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے عین، چین، دَین کی یا۔

یائے معروف سات معنوں میں آتی ہے

(۱) بمعنی مصدر۔ اسم صفت کے آخر میں جیسے نکوکاری (اچھا کام کرنا) دانائی (جاننا) بینائی (دیکھنا)

(۲) بمعنی لیاقت۔ مصدر کے آخر میں جیسے کشتنی (مار ڈالنے کے لائق) خوردنی (کھانے کے لائق) سوختنی (جلنے کے لائق)

(۳) بمعنی ہستی اسم کے آخر میں جیسے تیز فہمی یعنی تیز فہم ہستی (تو جلد سمجھتا ہے)

(۴) برائے ضمیر واحد حاضر۔ فعل کے آخر میں جیسے چرا رفتی (تو کیوں گیا) کجا رفتی (تو کہاں گیا)

(۵) برائے ضمیر واحد متکلم۔ اسم کے آخر میں جیسے نور چشمی (میری آنکھ کی روشنی)

(۶) برائے نسبت۔ اسم کے آخر میں جیسے الہ آبادی، احمد آبادی، حیدر آبادی

(۷) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے حضوری گر ہمی خواہی از و غافل مشو حافظ (اگر تو حاضر ہونا چاہتا ہے تو اس سے غافل مت ہو حافظ)

یائے مجہول آٹھ معنوں میں آتی ہے

(۱) برائے وحدت۔ اسم کے آخر میں جیسے مردے آمد (ایک آدمی آیا)

(۲) برائے تنکیر۔ اسم کے آخر میں باکے نیست (کوئی ڈر نہیں ہے)

(۳) برائے تمنا۔ فعل کے آخر میں جیسے چہ خوش بودے (کیا اچھا ہوتا)

(۴) برائے اضافت۔ دو اسموں کے درمیان جیسے خدائے جہاں (دنیا کا خدا) روئے تو (تیرا چہرہ) چاقوئے احمد (احمد کا چاقو)

(۵) برائے صفت۔ دو اسموں کے درمیان جیسے پائے لنگ (لنگڑا پاؤں) جائے تنگ (چھوٹی جگہ)

(۶) برائے قلت۔ اسم کے آخر میں جیسے آبے بیار (تھوڑا پانی لا)

(۷) برائے کثرت۔ اسم کے آخر میں جیسے

مرا شاید انگشتری بے نگیں ☆ نشاید دل خلقے اندو نگیں

مجھکو بغیر نگینہ کی سی انگوٹھی چاہئے ۔ بہت سے لوگوں کا رنجیدہ دل نہیں چاہئے۔

(۸) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے یکے راپسر گم شد از راحلہ (ایک شخص کا لڑکا سواری سے گم ہوگیا۔ اور حرف ربط کے آخر میں جیسے دانا ستے یعنی دانا ست، شیدا ستے یعنی شیدا ست۔

حروف معنوی مرکبہ

وہ حروف جو بغیر دوسرا کلمہ کے ملائے اسکا معنی سمجھ میں نہ آئے اور وہ دو یا تین حروف سے مرکب ہو وہ دس ہیں:

۱۔ با۔ پانچ معنوں میں آتی ہے۔

(۱) بمعنی معیت یعنی ساتھ۔ اسم کے شروع میں جیسے فرستاد با او بسے مال وگنج

(بھیجا اس نے اس کے ساتھ بہت سامال اور خزانہ)

(۲) بمعنی باوجود۔ اسم اشارہ کے شروع میں جیسے با آنکہ من اورا بار ہا طلبیدم نیامد (اس کے باوجود کہ میں نے بارہا اس کو بلایا وہ نہیں آیا)

(۳) بمعنی معاوضہ۔ اسم کے شروع میں جیسے متاع درد دل با سلطنت ندہم (دل کے درد کی پونجی سلطنت کے بدلہ مَیں نہیں دونگا)

(۴) بمعنی مقابلہ۔ اسم کے شروع میں جیسے بادست تو سخاوت حاتم ہیچ ست تیرے ہاتھ کے مقابلہ میں حاتم کی سخاوت کچھ نہیں ہے۔

(۵) بمعنی صفت۔ اسم کے شروع میں جیسے باہنر (ہنر والا) باخبر (خبر والا)

۲۔ تا۔ آٹھ معنوں میں آتی ہے۔

(۱) بمعنی ابتدا۔ اسم کے شروع میں جیسے تا عشق تو از سکوں محروم شدم (تیرے عشق سے سکون سے محروم ہو گیا میں)

(۲) بمعنی انتہا۔ اسم کے شروع میں جیسے تا شام کار کردم (شام تک میں نے کام کیا)

(۳) بمعنی ہرگز۔ اسم کے شروع میں جیسے زصاحب غرض تا سخن نشنوی (خود غرض کی ہرگز بات نہ سنے تو)

(۴) بمعنی تنبیہ۔ حرف کے شروع میں جیسے

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور ☆ روز درماندگی بہ سیم وغل

(خبردار تو کیا خریدنا چاہتا ہے اے مغرور * قیامت کے دن کھوٹے سکے سے)

(۵) برائے سبب بمعنی تا کہ۔ اسم کے شروع میں جیسے بیا تا ترا خدمت کنم (آ، تا کہ میں تیری خدمت کروں)

(۶) برائے شرط بمعنی جبتک۔ اسم کے شروع میں جیسے تا جہاں باشد تو باشی خوش مرام (جبتک دنیا رہے گی تو خوش قسمت رہے گا)

(۷) بمعنی بیانیہ۔ حرف کے شروع میں جیسے

عمر گراں مایہ دریں صرف شد ☆ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتاء

(قیمتی زندگی اس میں گذر گئی * کہ کیا کھاؤں گا گرمی میں اور کیا پہنوں گا سردی میں)

(۸) بمعنی مفاجات ۔ اسم کے شروع میں جیسے تا موش سراز سوراخ برآورد (اچانک چوہا نے سوراخ سے سر نکالا)

۳۔را۔ چھ معنوں میں آتی ہے۔

(۱) برائے علامت مفعول۔ اسم کے آخر میں جیسے زدم زیدرا۔ میں نے زید کو مارا۔

(۲) برائے علامت اضافت ۔ دو اسموں کے درمیان جیسے زیدرا غلام کجاست (زید کا غلام کہاں ہے)

(۳) بمعنی برائے۔ اسم کے آخر میں جیسے خدارا برمن رحم کن (خدا کے واسطے مجھ پر رحم کر)

(۴) بمعنی از۔ اسم کے آخر میں جیسے قضارا با او دو چار شدم (قسمت سے اس کے ساتھ دو چار ہوا میں)

(۵) بمعنی در۔ اسم کے آخر میں جیسے شبے را بیکے دوستاں در بوستاں رفتم (رات میں دوستوں میں سے ایک دوست کے ساتھ باغ میں گیا میں)

(۶) زائد۔ اسم کے آخر میں جیسے یکے از دوستان مخلص را (ایک مخلص دوست)

۴۔ از ___ چھ معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی ابتداء۔ اسم کے شروع میں جیسے از خانہ آمدم (میں گھر سے آیا)

(۲) بمعنی بعض۔ اسم کے شروع میں جیسے گرفتم از دراہم (میں نے کچھ درہم لیا)

(۳) بمعنی بر۔ اسم کے شروع میں جیسے او از نفس خود بخیلی می کند (وہ اپنی ذات پر بخالت کرتا ہے)

(۴) برائے علت۔ اسم کے شروع میں جیسے چوں از شدت افلاس کار برمن تنگ تر شد پیش حاتم رفتم (جب افلاس کی سختی کیوجہ سے کام مجھ پر بہت مشکل ہو گیا تو میں حاتم کے پاس گیا)

(۵) برائے اضافت ۔ اسم کے شروع میں جیسے خاتم از طلا (سونیکی انگوٹھی)

(۶) زائد۔حرف کے شروع میں جیسے از بہر خدا (خدا کے واسطے)

۵۔ بر ___ دو معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی پر (اوپر) اسم کے شروع میں جیسے بر بام رفتم (میں کوٹھے پر گیا)

(۲) زائد۔فعل پر جیسے برانداخت (اس نے ڈالا)

۶۔ در ___ چار معنوں میں آتا ہے۔

(۱) برائے ظرفیت۔بمعنی میں، بیچ، اسم کے شروع میں جیسے رفتم در مسجد (میں مسجد میں گیا)

(۲) برائے مفعولیت بمعنی را۔اسم کے شروع میں جیسے زتو آئی در من آموختن (تو آتا ہے مجھکو سکھانے)

(۳) بمعنی طرف۔اسم کے شروع میں جیسے نظر چوں کنم دررخ آں پری (جب میں دیکھتا ہوں اس پری کے چہرہ کی طرف)

(۴) زائد بر فعل۔جیسے درسافت، درافگند وغیرہ۔

۷۔ چہ ___ آٹھ معنوں میں آتا ہے۔

(۱) برائے سوال بمعنی کیا۔اکثر جملہ کے شروع میں جیسے ایں چیست (یہ کیا ہے) چہ گفتی (تو نے کیا کہا) چہ خواندی (تو نے کیا پڑھا)

(۲) برائے سبب۔جملہ کے درمیان میں جیسے ایں طعام نخوردم چہ بے مزہ بود (یہ کھانا میں نے نہیں کھایا کیا بے مزہ تھا)

(۳) برائے مساوات۔جیسے چہ برتخت مردن چہ برروئے خاک (برابر ہے تخت پر مرنا برابر ہے زمین پر مرنا)

(۴) برائے کثرت۔جیسے چہ شبہا نشستم دریں سیرگم (بہت سی رات میں بیٹھا اس سیر میں گم)

(۵) برائے تعظیم۔اسم کے شروع میں جیسے چہ خوب ہستی (کیا اچھا ہے تو)

(۶) برائے تحقیر۔ فعل کے شروع میں جیسے ماچہ باشیم (ہم کیا ہیں یعنی کچھ نہیں ہیں)
(۷) برائے تصغیر۔ اسم کے آخر میں جیسے باغچہ (چھوٹا باغ) طاقچہ (چھوٹا طاق)
(۸) برائے تعجب۔ اسم کے شروع میں جیسے چہ نام است اللہ نام خدا (کیا نام ہے اللہ خدا کا نام)

۸۔ کہ ___ تیرہ معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی ہر کہ۔ جیسے گرد خراب کہ علم نیاموخت (وہ برباد ہو جائے گا جس نے علم نہیں سیکھا)
(۲) بمعنی بلکہ۔ جیسے نیستی تو عالم کہ طفل مکتب ہستی (تو عالم نہیں ہے بلکہ مکتب کا لڑکا ہے)
(۳) بمعنی کیونکہ۔ جیسے بنشیں کہ زید نشستہ (بیٹھ کیونکہ زید بیٹھا ہے)
(۴) بمعنی ناگاہ۔ جیسے نشستہ بودم کہ زید آمد (میں بیٹھا تھا اچانک زید آیا)
(۵) بمعنی از۔ یعنی سے، جیسے عالم بہ کہ ایں جاہل (عالم بہتر ہے اس جاہل سے)
(۶) برائے شرط۔ بمعنی اگر، جیسے چہ کم گردد کہ بر من نگاہے کنی (کیا کم ہو جائیگا اگر مجھ پر ایک نظر کرے)
(۷) برائے علت۔ بمعنی تا کہ، جیسے بر درت آمدم کہ لطف کنی (میں تیرے دروازہ پر آیا تا کہ تو مہربانی کرے)
(۸) برائے استفہام۔ بمعنی کون، جیسے ایں مرد کیست، کست اصل میں کہ است ہے (یہ آدمی کون ہے)
(۹) برائے بیان بمعنی کہ جیسے چہ گفتی کہ از تو رنجید (تو نے کیا کہا کہ تجھ سے وہ ناراض ہو گیا)
(۱۰) برائے تردید۔ بمعنی یا، جیسے یارب اینجا باشم کہ روم (اے اللہ میں یہاں رہوں یا جاؤں)
(۱۱) برائے تشبیہ۔ بمعنی مثل، جیسے نیست در دہر جفا کار کہ او (نہیں ہے زمانہ میں اس جیسا ظالم)

(۱۲) برائے عطف۔ بمعنی اور، جیسے

اے بسا اسپ تیز رو کہ نماند ☆ کہ خرلنگ جان منزل برد

(اے بہت سے تیز چلنے والے گھوڑے جو نہیں رہے اور لنگڑا گدھا جان منزل پر لے گیا)

(۱۳) زائد۔ جیسے جز کہ حیرانی نباشد کار دیں (حیرانی کے سوا نہیں ہے دیں کا کام)

۹۔ باز ___ چار معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی پھر۔ جیسے باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را (ہوسکتا ہے کہ میں پھر دیکھوں اس آشنا دوست کو)

(۲) بمعنی ترک۔ جیسے دل باز نمی ماند از بادہ و ساقی (دل نہیں چھوڑتا ہے شراب اور ساقی سے)

(۳) بمعنی کشاد۔ جیسے در باغ را باز کردند زود (باغ کو اس نے جلد کھولا)

(۴) زائد۔ جیسے حکایت بگوش ملک باز رفت (حکایت بادشاہ کے کان میں گئی)

۱۰۔ فرا ___ دو معنوں میں آتا ہے۔

(۱) بمعنی در۔ جیسے یکے کاسۂ سر فرا گور بود (سر کا ایک پیالہ قبر میں تھا)

(۲) زائد۔ جیسے فرا گرفت (اس نے پکڑا)

حروف معنوی مرکبہ کی چوبیس قسمیں ہیں

۱۔ حروف جار بارہ ہیں۔

(۱) از (سے) (۲) اندر (بیچ میں) (۳) در (میں) (۴) با (ساتھ) (۵) بہ (سے، کو) (۶) بر (پر، اوپر) (۷) بہر (۸) برائے (واسطے) (۱۰) تا (تک) (۱۱) جز (سوائے) (۱۲) را (کو)

(نوٹ) چو، حرف جار نہیں ہے۔ حرف شرط ہے۔

۲۔ حروف عطف تیرہ ہیں۔

(۱) واو (اور) (۲) الف بمعنی واو جیسے شبا روز (رات اور دن) (۳) ارچہ (۴) اگرچہ (جو کچھ) (۵) باوجود۔ (اس پر، تسپر) (۶) پس (۷) سپس (بعد، پیچھے) (۸) دگر (۹) دیگر (دوسرا، اور، پھر) (۱۰) نیز (۱۱) ہم (بھی) (۱۲) ہرچند (جتنا کچھ، جسقدر) (۱۳) کہ (اور) جیسے۔

اے بسا اسپ تیز رو کہ نماند ☆ کہ خرلنگ جان منزل برد

(اے بہت سے تیز چلنے والا گھوڑا جو نہیں رہا اور لنگرا گدھا جان منزل پر لے گیا)

۳۔ حروف شرط گیارہ ہیں۔

(۱) گر (۲) اگر (۳) ار (اگر) (۴) تا (جبتک) (۵) چو (۶) چوں (جب) (۷) گرچہ (۸) اگرچہ (۹) ارچہ (اگرچہ) (۱۰) ہرگاہ (جس وقت) (۱۱) ہرچند (جسقدر)

۴۔ حروف علت آٹھ ہیں۔

(۱) چہ (کیا) جیسے ایں طعام نخوردم چہ بے مزہ بود (یہ کھانا میں نے نہیں کھایا، کیا ہی بے مزہ تھا)

(۲) کہ بمعنی (تاکہ) جیسے بردرت آمدم کہ لطف کنی (تیرے دروازہ پر میں آیا تاکہ تو مہربانی کرے)

(۳) چرا کہ (کیونکہ) (۴) زیرا چہ (۵) زیرا کہ (اس واسطے) (۶) لہذا اس واسطے (۷) ازیں سبب (اسوجہ سے) (۸) بنابریں (اسی لئے)

۵۔ حروف ندا چار ہیں۔

(۱) اے (۲) یا (۳) آیا (۴) الف (اے)

۶۔ حروف ندبہ چھ ہیں۔

(۱) الف (۲) اے (برائے افسوس) (۳) آہ (آہ) (۴) وا (وا) (۵) وائے وائے (۶) ہائے ہائے (ہائے افسوس)

۷۔حروف قسم، تین ہیں۔

(۱)الف، جیسے ربا (رب کی قسم) (۲) ب، جیسے بخدا (خدا کی قسم) (۳) و، جیسے (واللہ) اللہ کی قسم۔

۸۔حروف تشبیہ تیس ہیں

(۱)چو (۲)چوں (۳)ہمچوں (۴)چنوں (جیسا) (۵)چناں (۶)ہمچناں (۷)چنیں (۸)ہمچنیں (ویسا) (۹)چنانچہ (جیسا کہ) (۱۰)مثل (مثل) (۱۱)مانند (مانند) (۱۲)آسا (۱۳)آنہ (۱۴)سار (۱۵)وار (مانند) (۱۶)ماں (۱۷)مانا (۱۸)مانی (مانند) (۱۹)گوئی (۲۰)گویا (شاید) (۲۱)گویا کہ (شاید کہ) (۲۲)رنگ (۲۳)نش (۲۴)ساں (۲۵)وار (۲۶)وند (۲۷)آوند (۲۸)ویس (۲۹)وِش (۳۰)ہ (مثل، مانند)

۹۔حروف استثناء دس ہیں۔

(۱)الا (۲)مگر (مگر) (۳)سوا (۴)ماسوا (۵)خیر (۶)بجز (سوا) (۷)غیر (۸)بغیر (۹)ورائے (۱۰)ماورائے (علاوہ)

۱۰۔حروف استدراک آٹھ ہیں۔

(۱)لاکن (۲)لیکن (۳)ولیکن (۴)لیک (۵)ولے (لیکن) (۶)الا (۷)اَمّا (۸)مگر (مگر)

۱۱۔ حروف تردید چھ ہیں

(۱)اِمّا (۲)یا (۳)کہ (یا) (۴)اگر (۵)دیگر (اگر) (۶)خواہ (چاہے)۔

۱۲۔حروف تنبیہ چھ ہیں

(۱)ہاں (ہاں) (۲)ہیں (ہیں) (۳)ہے (ہے) (۴)اَلا (خبردار) (۵)اینک (اب) (۶)ایں جا ہیں (ادھر دیکھ)

۱۳۔حروف ایجاب تین ہیں

(۱) آرے (۲) بلے (ہاں) (۳) لبیک (میں حاضر ہوں)

۱۴۔حروف انکار سات ہیں

(۱) بے (۲) نے (۳) نہ (۴) نا (۵) کم (۶) عدم (نہیں) (۷) حاشا (ہرگز نہیں)

۱۵۔حروف اضراب تین ہیں

(۱) بل (۲) بلکہ (۳) کہ (بلکہ)

۱۶۔حروف استفہام پندرہ ہیں

(۱) چہ (۲) از چہ (کیا) (۳) ہر چہ (جو کچھ) (۴) چوں (جب) (۵) چرا (کیوں) (۶) چیست (کیا ہے) (۷) چند (کتنا) (۸) چگونہ (کس طرح) (۹) کہ (کون) (۱۰) کو یعنی کہ او (کہاں) (۱۱) کے (کب) (۱۲) کجا (کہاں) (۱۳) کدام (کون) (۱۴) کیست یعنی کہ است (کون ہے) (۱۵) آیا (کیا)

۱۷۔حروف نسبت پندرہ ہیں

(۱) ی جیسے رومی (روم والا) فارسی (فارس والا) (۲) گاں جیسے رائیگاں (عقل والا) (۳) آنہ جیسے شاہانہ (بادشاہ جیسا) (۴) زہ جیسے پاکیزہ (پاکی والا) (۵) ہ جیسے سبزہ (ہرے رنگ والا، ہرا بھرا) (۶) یں جیسے چوبیں منسوب بہ چوب (لکڑی کی چیز) (۷) ینہ جیسے شبینہ (رات والی) (۸) آد یعنی آباد (بسنے والا) (۹) وند جیسے خداوند (خدا والا، مالک) (۱۰) اک جیسے پوشاک، خوراک (پہننے کی چیز، کھانے کی چیز) (۱۱) ک جیسے کودک (چھوٹا لڑکا) (۱۲) ن جیسے انجمن (مجلس، محفل) (۱۳) شن جیسے گلشن (پھول باغ) (۱۴) آب جیسے سرداب (تہ خانہ) (۱۵) آبہ جیسے سردابہ (تہ خانہ)

۱۸۔حروف شرکت تین ہیں

(۱) نیز (۲) ہم (بھی) (۳) تاش (شریک) تاش، ترکی لفظ ہے۔

۱۹۔حروف اتصاف تین ہیں

(۱) ناک جیسے دردناک (درد سے بھرا ہوا) (۲) گیں جیسے غمگین غم سے بھرا ہوا (۳) آگیں جیسے مشک آگیں مشک سے بھرا ہوا۔

۲۰۔حروف محافظت دو ہیں

(۱) بان جیسے دربان (دروازے کی حفاظت کرنے والا) باغ بان (باغ کی حفاظت کرنے والا) مہربان (محبت کرنے والا) (۲) چی جیسے خزانچی (خزانہ کی حفاظت کرنے والا)

۲۱۔حروف لیاقت تین ہیں

(۱) گاں جیسے رائیگا (رائے کے لایق یعنی عقلمند) (۲) وار جیسے شاہوار (بادشاہ کے لائق) (۳) یائے معروف جیسے کشتنی (مار ڈالنے کے لائق)

۲۲۔حروف رنگ چھ ہیں

(۱) فام جیسے گلفام (پھول جیسے رنگ والا) (۲) وام جیسے سبزوام (ہرا رنگ) (۳) گوں جیسے لالہ گوں (لالہ جیسے رنگ والا) (۴) گونہ جیسے گلگونہ (پھول جیسے رنگ والا) (۵) جرتہ (۶) جردہ جیسے سیاہ جرتہ، سیاہ جردہ (سیاہ رنگ) جرتہ اور جردہ سیاہ رنگ کے ساتھ خاص ہیں۔

۲۳۔حروف ظرفیت گیارہ ہیں

(۱) آباد جیسے حیدرآباد (حیدر کی جگہ) (۲) بار جیسے رود بار (ندی، نالہ کی جگہ) (۳) داں جیسے قلمداں (قلم کی جگہ) عطرداں (عطر کی جگہ) (۴) زار جیسے گلزار (پھول کی جگہ) چمن زار (چمن کی جگہ) (۵) سار جیسے کوہ سار (پہاڑ کی جگہ) (۶) ستاں جیسے گلستاں، (پھول کی جگہ، بوستاں (خوشبو کی جگہ) (۷) سرائے جیسے حرم سرائے (حرم کی جگہ)

عشرت سرائے (آرام کی جگہ) (۸) کدہ جیسے آتش کدہ (آگ کی جگہ) ماتم کدہ (ماتم کی جگہ) (۹) گاہ جیسے قیام گاہ (ٹھہرنے کی جگہ) عیدگاہ (عید کی جگہ) (۱۰) لاخ جیسے سنگلاخ (پتھر کی جگہ) (۱۱) وند جیسے آوند (برتن) آوند کی اصل آب وند ہے۔ زار، سار، لاخ کثرت کا فائدہ بھی دیتے ہیں۔

۲۴۔ حروف زوائد دس ہیں

ذیل میں مع مثال درج ہیں، (۱) الف، جیسے گفتا میں الف زائد ہے، (۲) ب جیسے بگو، بگفت، (۳) در، جیسے درکشید، (۴) بر، جیسے برگرفت، (۵) فرا جیسے فراگرفت، (۶) فرو جیسے فروماند (۷) وا جیسے واگذاشت (۸) مرّ جیسے مرخدائے را (۹) سر جیسے سرچشمہ (۱۰) آں جیسے شاداں۔

حروف ابجد

وہ حروف ہیں جو تعداد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور وہ آٹھ کلموں میں آتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ابجد	ھوز	حطی	کلمن
۴،۳،۲،۱	۷،۶،۵	۱۰،۹،۸	۵۰،۴۰،۳۰،۲۰
سعفص	قرشت	ثخذ	ضظغ
۹۰،۸۰،۷۰،۶۰	۴۰۰،۳۰۰،۲۰۰،۱۰۰	۷۰۰،۶۰۰،۵۰۰	۱۰۰۰،۹۰۰،۸۰۰

☆☆☆

خاتمہ

۱۔کلمات آفریں۔ وہ کلمات ہیں جو بولنے والا مخاطب کے کسی کام سے بے حد خوش ہو کر بولا کرتا ہے، جیسے آفریں بر ہمت مردانۂ تو۔ (شاباشی تیری مردانہ ہمت پر)

کلمات آفریں سات ہیں (۱) آفریں، (۲) شاباش، (۳) شاد باش، (۴) بہ بہ، (۵) مرحبا، (۶) حبذا، (۷) زہے قسمت۔

۲۔کلمات نفریں۔ وہ کلمات ہیں جو نفرت کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے، جیسے لعنت بکار شیطان۔

کلمات نفریں تین ہیں (۱) نفریں (۲) لعنت (۳) تف۔

فائدہ۔ نفریں، نا آفریں کا مخفف ہے۔

۳۔کلمات مفاجات۔ وہ کلمات ہیں جو کسی کام کے اچانک ہونے کو ظاہر کرے جیسے ناگاہ از آواز مہیب بیدار شدم۔ (اچانک ڈراؤنی آواز سے میں بیدار ہو گیا)

کلمات مفاجات سات ہیں۔ (۱) ناگاہ، (۲) ناگہ، (۳) ناگہاں، (۴) دفعتہً، (۵) غفلتہً، (۶) بے خبرانہ، (۷) یک بارہ۔

۴۔کلمات تعجب۔ وہ کلمات ہیں جن سے تعجب کا اظہار ہوتا ہو، جیسے اللہ اللہ چہ جائے ایں سخن است۔ (اللہ اللہ کیا اس بات کی جگہ ہے)

کلمات تعجب دس ہیں۔ (۱) چہ، (۲) چہا، (۳) اللہ اللہ، (۴) تعالیٰ اللہ، (۵) سبحان اللہ، (۶) ماشاء اللہ، (۷) بارک اللہ، (۸) تبارک اللہ، (۹) اللہ اکبر، (۱۰) لا الہ الا اللہ۔

۵۔کلمات تاسف۔ وہ کلمات ہیں جو افسوس کو ظاہر کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں،

جیسے دریغا کہ عہد جوانی گذشت۔ (افسوس کہ جوانی کا زمانہ گذر گیا)

کلمات تاسف پندرہ ہیں۔ (۱) اف (۲) اوخ (۳) افسوس (۴) ہے ہے (۵) آخ واخ (۶) دریغ (۷) دریغا (۸) دردا (۹) فریاد (۱۰) آہ (۱۱) وائے (۱۲) خاک بسرم (۱۳) حیف (۱۴) حسرتا (۱۵) ہیہات۔

۶۔ کلمات تمنا۔ وہ کلمات ہیں جو آرزو یا تمنا کے اظہار کے لئے بولے جائیں جیسے کاش کہ من باو نرفتمے۔ (کاش کہ میں اس کے ساتھ نہ جاتا)

کلمات تمنا پانچ ہیں۔ (۱) کاش، (۲) کاشکے، (۳) کاج، (۴) بُود، (۵) باشد۔

۷۔ کلمات شک وظن۔ وہ کلمات ہیں جو شک اور ظن کے اظہار کے لئے بولے جائیں جیسے شاید کہ زید آمدہ است۔ (شاید کہ زید آیا ہے)

کلمات شک وظن چھ ہیں۔ (۱) شاید، (۲) باشد، (۳) می شود، (۴) گویا، (۵) مگر، (۶) آیا ممکن است۔

۸۔ کلمات تحقیق۔ وہ کلمات ہیں جو یقین کے اظہار کے لئے بولے جائیں جیسے گفتہ بودم البتہ چنیں خواہد شد، میں البتہ کلمۂ تحقیق ہے۔

۹۔ کلمات خیر مقدم۔ وہ کلمات ہیں جو مہمان کے استقبال کے لئے بولے جاتے ہیں اور وہ چار کلمات ہیں، (۱) خوش آمدی، (۲) خوش آمدید، (۳) مرحبا، (۴) خیر مقدم۔

۱۰۔ کلمہ تفسیر۔ وہ کلمہ ہے جو ماقبل کے کلمہ یا کلام کی تفسیر اور توجیہ بیان کرے اور وہ کلمہ، (یعنی) ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ العَلِیْمُ

ختم شد

آسان فارسی قواعد ایک نظر میں

۱۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔اسم،فعل،حرف

۲۔ اسم کی تین قسمیں ہیں۔مصدر،مشتق،جامد

۳۔ مصدر کی چھ قسمیں ہیں۔مصدر اصلی،مصدر وضعی،مصدر مفرد،مصدر مرکب، مصدر متصرف،مصدر مقتضب

۴۔ مشتق کی پانچ قسمیں ہیں۔حاصل مصدر،اسم فاعل،اسم مفعول،اسم حال،اسم آلہ

۵۔ جامد کی دو قسمیں ہیں۔معرفہ،نکرہ

۶۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں۔علم،ضمیر،اسم اشارہ،اسم موصول،معہود،مضاف،ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف،ندا۔

۷ نکرہ کی سات قسمیں ہیں۔اسم مصغر،اسم مکبر،اسم صوت،اسم کنایہ،اسم جمع،اسم منسوب،اسم عدد

۸۔ فعل کی گیارہ قسمیں ہیں۔ماضی مطلق،ماضی قریب،ماضی بعید،ماضی استمراری، ماضی احتمالی،ماضی تمنائی،مضارع،حال،مستقبل،امر،نہی۔

۹۔ حرف۔حرف کی جمع حروف ہے اور حروف کی دو قسمیں ہیں۔حروف تہجی،حروف معنوی

۱۰۔ حروف معنوی کی دو قسمیں ہیں۔حروف مفردہ،حروف مرکبہ

۱۱۔ ترکیب کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد اور مرکب

۱۲۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید

۱۳۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی: مرکب توصیفی، مرکب امتزاجی اور مرکب غیر امتزاجی

۱۴۔ مرکب غیر امتزاجی کی تیرہ قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب عددی (۲) مرکب تعدادی (۳) مرکب تمیزی (۴) مرکب اشاری (۵) مرکب موصولی (۶) مرکب تفسیری (۷) مرکب حالی (۸) مرکب جاری (۹) مرکب عطفی (۱۰) مرکب تاکیدی (۱۱) مرکب تشبیہی (۱۲) مرکب استثنائی (۱۳) مرکب بدلی۔

۱۵۔ مرکب مفید کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ اسمیہ انشائیہ (۳) جملہ فعلیہ خبریہ (۴) جملہ فعلیہ انشائیہ۔

۱۶۔ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں (۱) امر (۲) نہی (۳) تمنی (۴) ندا (۵) قسم (۶) تعجب (۷) استفہام (۸) عرض (۹) عقود (۱۰) دعا۔

☆☆☆

شعبۂ تحفیظ القرآن

جامعہ کا کتب خانہ "محسن لائبریری"

DARUL ULOOM SABEELUS SALAM

Salalah, Barkas, P.O. Balapur, Hyderabad (A.P.)

Ph : 0091-40-24440450, 23203668

E-mail : dssalam@yahoo.com